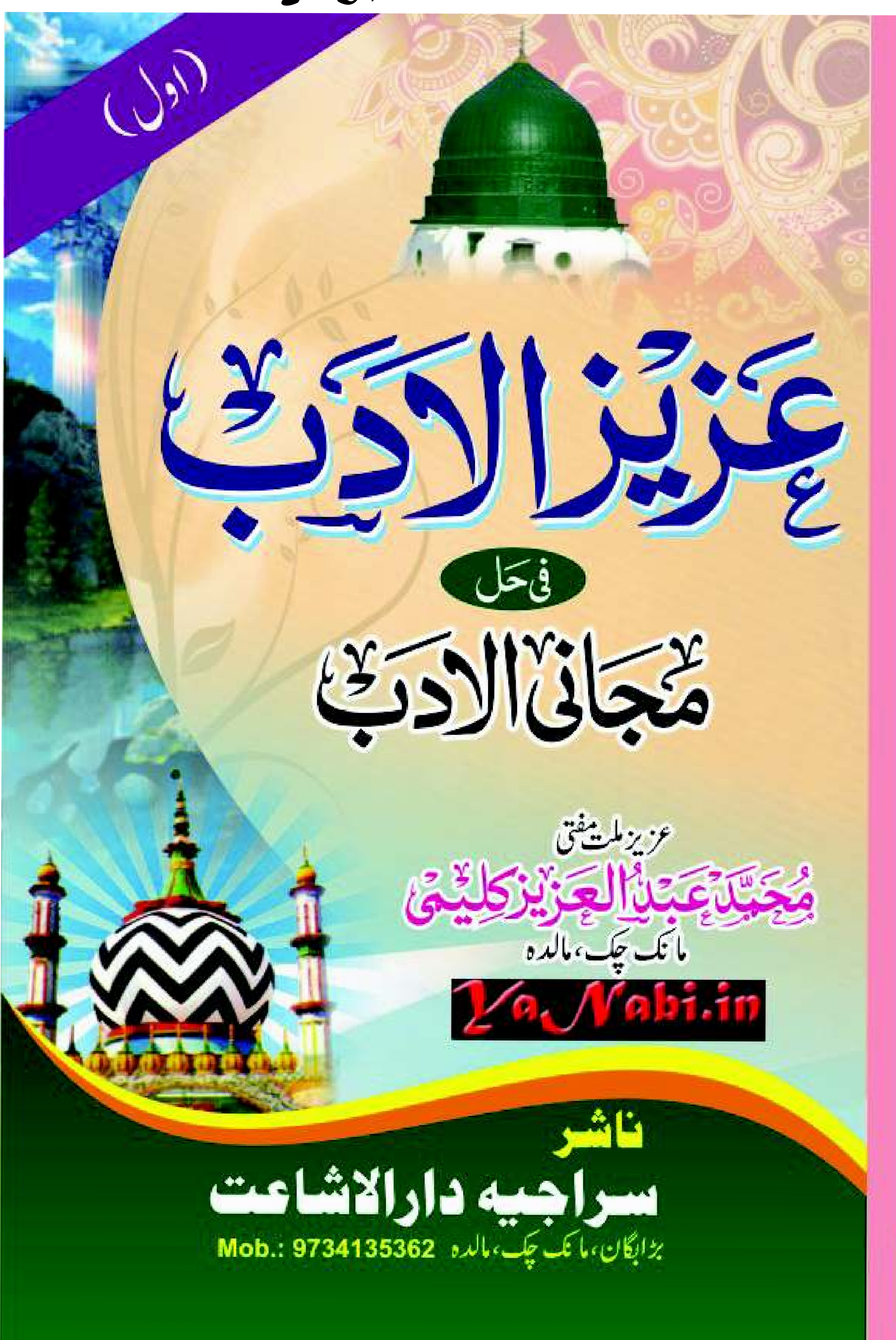
www.YaNabi.in



تصنیفات عزیز ملت

تحفۂ کلیمیؔ۔
تزکیہ نفس اور قلب کو یاد الٰہی میں مشغول کرنے کا لاجواب تحفہ۔

منکشف ۔ در شرح منشعب ،
جس میں صرفی معلومات کے خزانے ہیں۔

کشف الادب ۔ فی شرح فیض الادب اول
جس میں مبتدی بچوں کی کافی رعایت کی گئی ہے۔

عزیز الادب ۔ فی حل مجانی الادب ۔
جسمیں آسان ترجمہ افعال واسماء کا حل کر دیا گیا ہے۔

اعتکاف کا طریقہ و مسائل ۔ (بنگلہ)
جس میں اعتکاف کا طریقہ، مسائل اور آداب مسجد بھی مرقوم ہے۔

نغمات کلیمیؔ ۔ (بنگلہ) نعتیہ منقبتوں کا بے نظیر گلدستہ۔

نغمات عزیزی ۔ (بنگلہ) نعتیہ منقبتوں کا انمول تحفہ

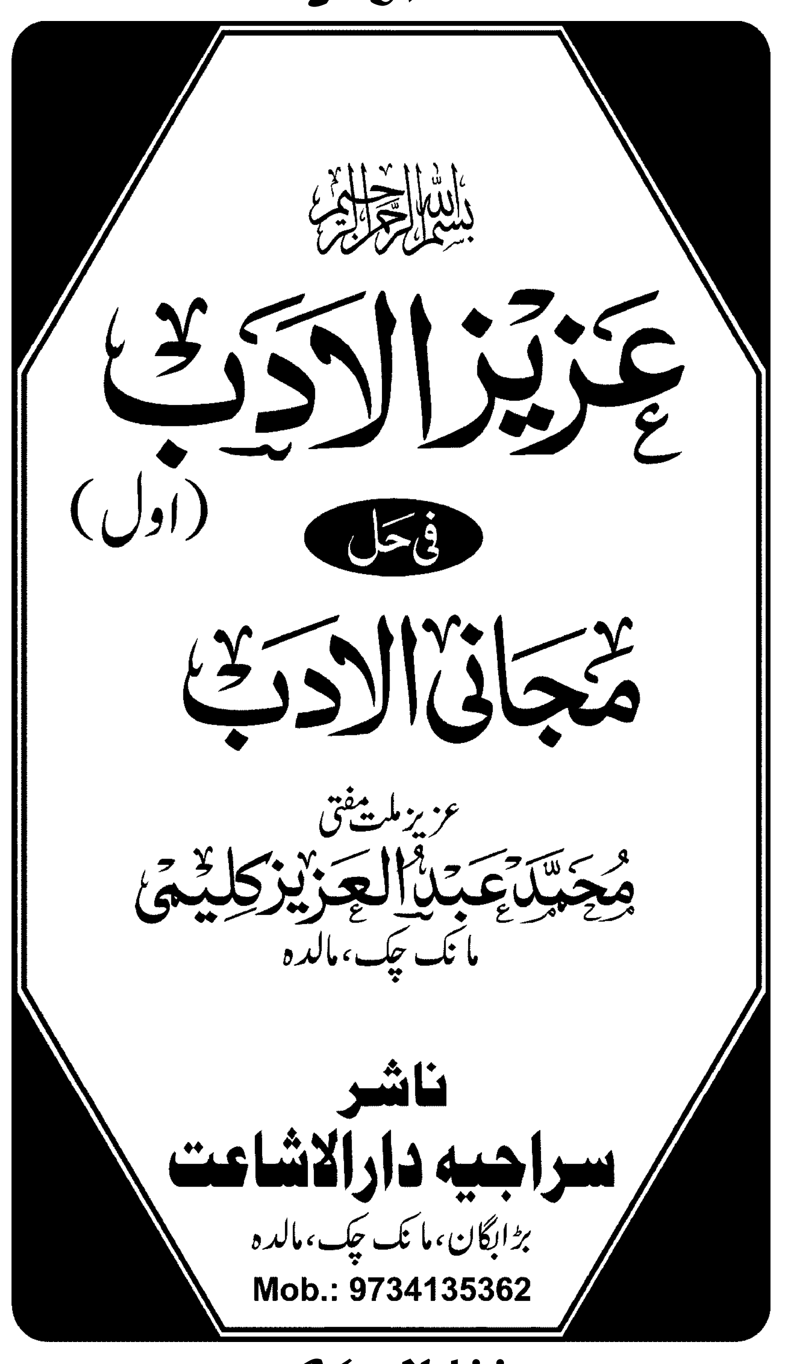
تذکرۂ مشائخ پنڈوہ ۔

علم اور علما ۔ (بنگلہ)

دعوت الی الخیر کے کامیاب طریقے ۔

SERAJIA DARUL ISHA'AT
BARABAGAN, MANIKCHAK, MALDA

www.YaNabi.in
www.YaNabi.in



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز الادب (اول)

فی حل

مجانی الادب

عزیز ملت مفتی

محمد عبد العزیز کلیمی

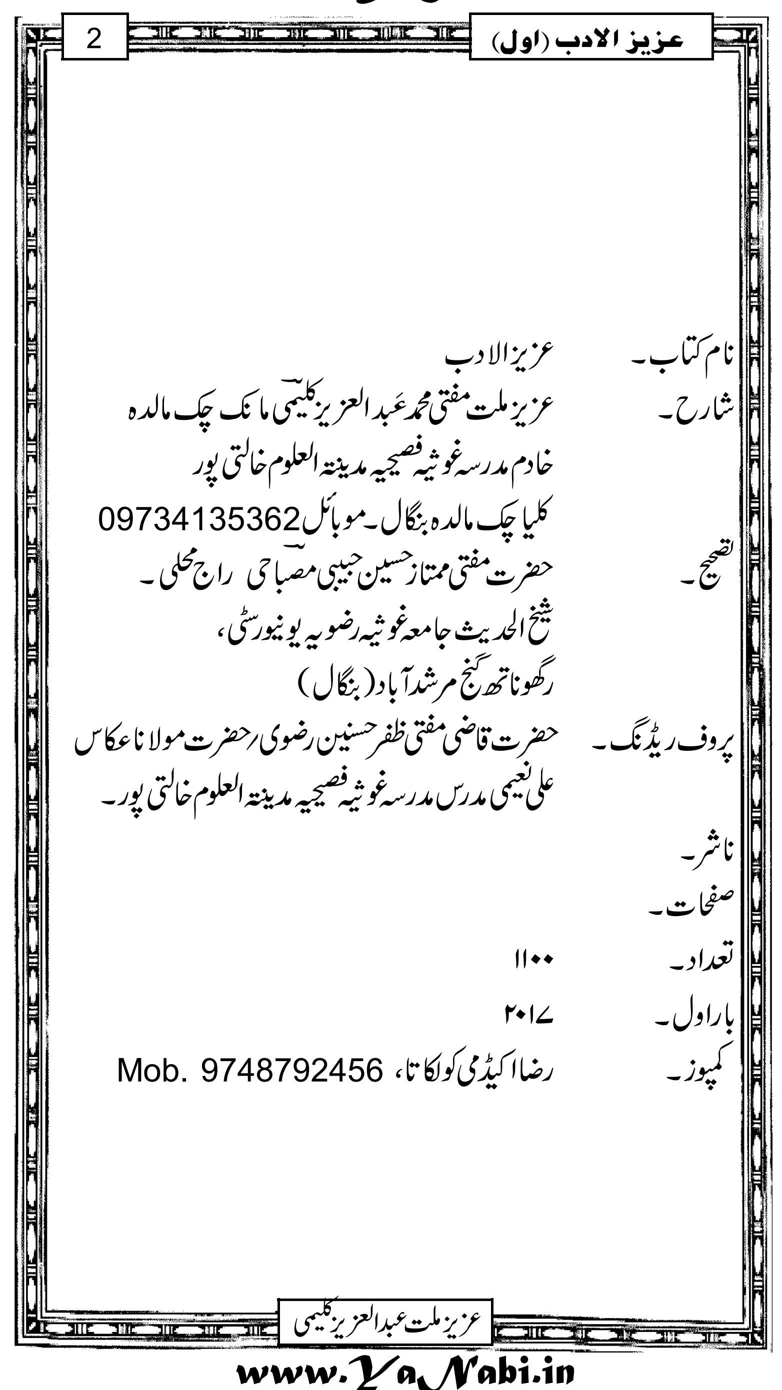
مانک چک، مالدہ

ناشر

سراجیہ دار الاشاعت

بڑاگان، مانک چک، مالدہ

Mob.: 9734135362



نام کتاب۔ عزیز الادب

شارح۔ عزیز ملت مفتی محمد عبد العزیز کلیمی مانک چک مالدہ
خادم مدرسہ غوثیہ فصیحیہ مدینۃ العلوم خالتی پور
کلیا چک مالدہ بنگال۔ موبائل 09734135362

تصحیح۔ حضرت مفتی ممتاز حسین حبیبی مصباحی راج محلی۔
شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ یونیورسٹی،
رگھوناتھ گنج مرشد آباد (بنگال)

پروف ریڈنگ۔ حضرت قاضی مفتی ظفر حسنین رضوی رحضرت مولانا عکاس علی نعیمی مدرس مدرسہ غوثیہ فصیحیہ مدینۃ العلوم خالتی پور۔

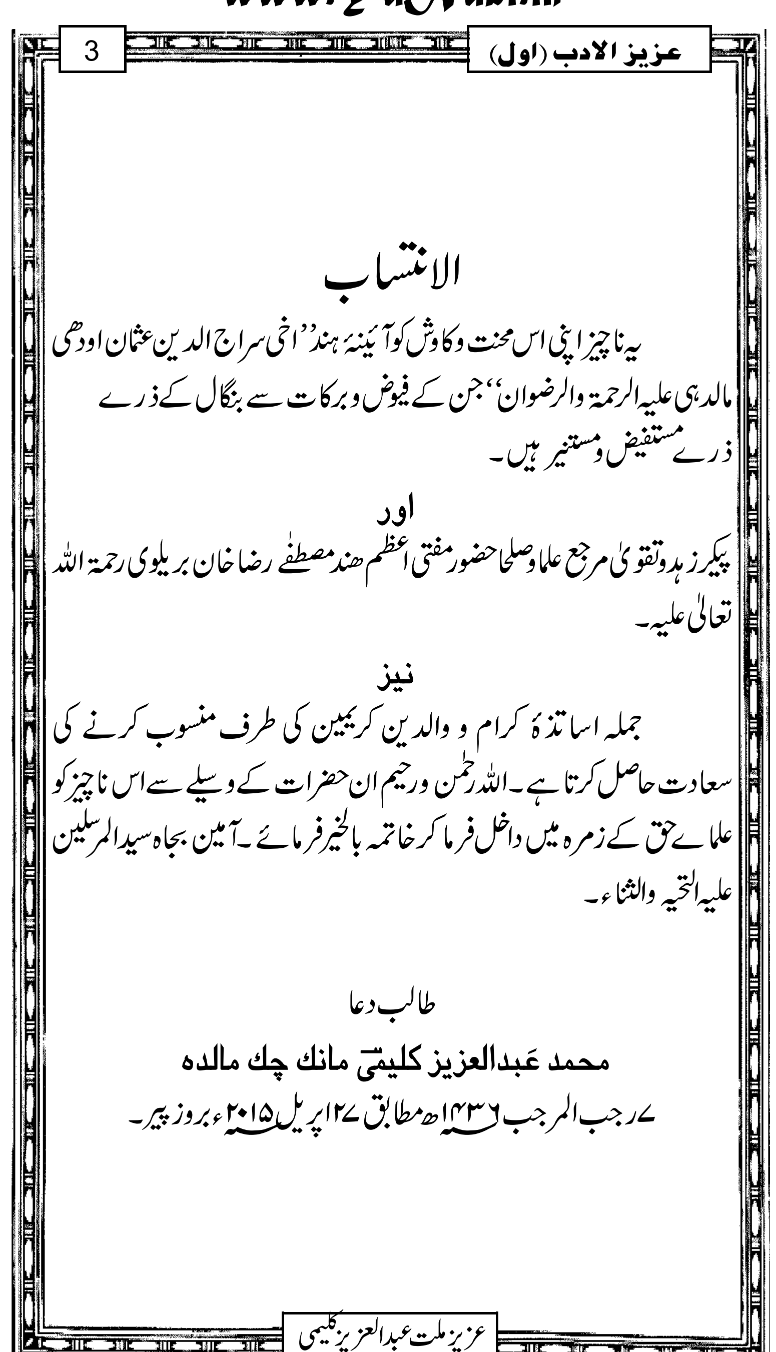
ناشر۔

صفحات۔

تعداد۔ ۱۱۰۰

بار اول۔ ۲۰۱۷

کمپوز۔ رضا اکیڈمی کولکاتا، Mob. 9748792456



الانتساب

یہ ناچیز اپنی اس محنت وکاوش کو آئینۂ ہند" اخی سراج الدین عثمان اودھی مالدہی علیہ الرحمۃ والرضوان" جن کے فیوض وبرکات سے بنگال کے ذرے ذرے مستفیض ومستنیر ہیں۔

اور

پیکر زہد وتقویٰ مرجع علما وصلحا حضور مفتی اعظم ہند مصطفٰے رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

نیز

جملہ اساتذۂ کرام و والدین کریمین کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ اللہ رحمٰن ورحیم ان حضرات کے وسیلے سے اس ناچیز کو علمائے حق کے زمرہ میں داخل فرما کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیہ والثناء۔

طالب دعا

محمد عَبدالعزیز کلیمیؔ مانك چك مالده

۷ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۷ اپریل ۲۰۱۵ء بروز پیر۔

www.YaNabi.in

www.YaNabi.in

تاثر

بقلم جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ممتاز حسین حبیبی مصباحی زید مجدہ شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ یونیورسٹی رگھوناتھ گنج مرشد آباد۔ بنگال۔

بسم الله الرحمن الرحيم . الحمد لله احسن الخالقين الذى بعث رسولنا محمدا عربيا بالحق المبين والصلوة والسلام على سيد العرب والعجم وعلى اله واصحابه المتأدبين بادابه اجمعين امابعد .

فاضل نوجوان حضرت العلام مولانا المحترم جناب مفتی محمد عبدالعزیز کلیمی سلمہ القوی اطال اللہ عمرہ۔ کی اب تک چار کتابیں تصنیف ہوچکی اللہ تعالی اسکے دست وقلم میں قوت بخشے اور زیادہ سے زیادہ مذہب وملت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

پیش نظر کتاب "عزیز الادب" فی حل مجانی الادب۔ یہ مصنف کی چوتھی تصنیف ہے میں نے ابتداء تا انتہا نظر ثانی کیا موصوف نے کافی محنت وکاوش سے سلیس ترجمہ کے ساتھ ساتھ حل لغات کر کے محنتی متعلم اور کمزور معلم کیلئے ایک انمول تحفہ پیش کیا۔

مولی تعالی موصوف کی محنت وکاوش کو مقبول عام بنائے اور متعلم ومدرس کیلئے فائدۂ تام بخشے امین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والثنا

گدائے کوئے حبیب

محمد ممتاز حسین حبیبی

www.YaNabi.in



فهرست

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمده و نصلی و نسلم علی خير الخلق محمد صلی الله عليه وسلم و علی آله و صحبه اجمعين ۔

البابُ الاولُ فی التَّدَيُّنِ وَالتَّقْوىٰ

اعتقادُ و جودِ اللهِ تعالیٰ اِعْلَمْ اَيُّهَاالاِنْسَانُ اَنَّكَ مَخْلُوقٌ وَ لَكَ خالقٌ و هو خالقُ العالمِ و جميعِ مَافِی الْعَالَمِ وَ اَنَّهُ وَ احِدٌ كَانَ فَی الاَزَلِ وَ لَيْسَ لِكونِه زَوَالٌ وَ يَكُونُ مَعَ الْاَ بَدِ وَ لَيْس لِبَقائِه فَنَاءٌ وُ جودُ ه فی الْاَ زَلِ وَ الْاَ بَدِ وَ اجِبٌ وَ مَا لِلْعَدَمِ اِلَيْه سَبِيلٌ وَ هُو مَوْجُودٌ بذَاتِه كُلُّ اَحَدٍ اِلَيْهِ مُحتاجٌ وَ لَيْسَ لَهُ اِلیٰ اَحَدٍ اِحْتِيَاجٌ وُ جُودُ هُ به وَ وُجُودُ كل شئٍ به۔ (لَلغزالی)

حل لغات : **اَلتَّدَيُّن** ۔دینداری **اَلتَّقْوىٰ** پرہیزگاری۔ **اعتقاد**۔تصدیق کرنا، یقین کرنا، باب افتعال کا مصدر ہے۔ **مَخْلُوقٌ** ۔ پیدا کیا ہوا۔ باب نصر ینصر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ **اَلْاَزَلُ** ۔ہمیشگی، وہ زمانہ جس کیلئے ابتدا نہ ہو۔ **زَوَالٌ** ۔جاتا رہنا۔ختم ہونا۔ **اَلْاَبَدُ** ۔ہمیشگی، وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو۔ **احتیاج**۔ضرورت، حاجت۔باب افتعال کا مصدر ہے۔ **كَوْنٌ** ، وجود۔

ترجمه : پہلا باب دینداری اور پرہیزگاری کے بیان میں: اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین۔تو جان! اے انسان کہ تو مخلوق (پیدا کیا ہوا) ہے اور تیرا کوئی خالق (پیدا کرنے والا) ہے اور وہی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ ایک ہے۔ وہ ازل سے ہے، اور اس کے وجود کے لیے کوئی زوال نہیں، اور وہ ہمیشگی کے ساتھ رہیگا۔ اور اس کی بقا کے لیے فنا نہیں ہے، اسکا وجود اَزل اور اَبد میں واجب (لازمی) ہے، اور عدم کیلئے اس کی (خدا کی) طرف کوئی راستہ نہیں۔ اور وہ

بذات خود موجود ہے، ہر ایک اسکا محتاج ہے، اور اس کو کسی کی طرف حاجت نہیں۔ اسکا وجود اسی سے ہے۔ اور ہر چیز کا وجود اسی کے سبب سے ہے۔

قُدْرَ ةُاللّٰهِ: اِنَّهُ تعالیٰ عَلیٰ كُلِّ شَئٍ قَدِيْرٌ وَ اَنَّ قُدْرَ تَهُ وَ مُلكه فِي نِهاَ يةِ الكَمالِ وَ لَا سَبِيْلَ اِلَيْهِ لِلعِجْزِ وَالنُّقصاَنِ وَ اِنَّ السَّمٰوَاتِ السَبَعَ فِي قَبْضَتِهٖ وَ قُدْرَ تِهِ وَ تَحْتَ قَهْرِ هٖ و تسخِيْرِهٖ و مَشِيْئَتِهٖ وَ هُو مَالِكُ المُلْكِ لَا مُلْكَ اِلَّا مُلْكُهُ(وله)

حل لغات : **قُدْرَةٌ**۔طاقت، مجال، شانِ الٰہی، خدائے تعالیٰ کی طاقت، **مُلْكٌ** ، سلطنت، حکومت، **مِلْكٌ** ، ملکیت، جائداد، اسباب، **مَلَكٌ** ۔فرشتہ، **اَلْكَمَالُ** ۔پورا ہونا، گُن، لیاقت۔ **اَلْعِجْزُ** ۔انکساری، کمزوری، شکست۔ **اَلنُّقْصَانِ**۔ کمی، کوتاہی، خسارا۔ **السَمٰوات** ۔ **سَمَاءٌ** کی جمع مؤنث سالم ہے جس کا معنی ہے آسمان۔ **قَهْرٌ** ۔بلا، آفت، غضب، خفگی۔ **تَسْخِيرٌ** ۔تابع کرنا، قابو میں لانا، گھیرنا۔ **مَشِيئَتٌ** ۔مرضی، قسمت، اللہ کی مرضی، **مَالِكُ الْمُلْكِ** ۔مُلک کا مالک، سلطنت کا مالک۔

ترجمه : اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔ اور بے شک اس کی قدرت اور اس کی حکومت انتہائی کمال میں ہے۔ اور اس کی طرف کمزوری اور خسارا کا کوئی راستہ نہیں۔ اور بے شک ساتوں آسمان اس کے قبضہ اور قدرت میں ہیں اور اسکے غضب اور اس کی تابع اور مرضی کے ماتحت ہیں۔ اور وہی حکومت کا مالک ہے کوئی حکومت نہیں مگر اسی کی حکومت۔ (ایضا)

علم الله: اِنَّهُ تعالیٰ عالمٌ بِكلِ معلومٍ وَ عِلْمُه محيطٌ بكلِ شيٍ من العُلیٰ الیٰ الثریٰ اِلّا و قَدْ اَحاَطَ بِه علمُه لِاَنَّ الْاَ شُيَاءَ بِعِلمِهٖ ظَهَرَ تْ بِقُدْرَةٍ اِنْتَشَرَتْ وَاِنَّهُ تعالیٰ يَعْلَمُ عد دَالرمالِ والقفارِ و قطرٰتِ الا مطارِوورقِ الاشجارِ و غَوامضِ الْاَفْكارِ و نهراتِ

الریاحِ والھواءُ فی علمِه ظاھرةٌ مِثلَ عد دِ نجومِ السماءِ (وله)

قال البرعی : یریٰ حرکات النَملِ فی ظلم الدجٰی۔

وَلَمْ یَخَفَ اعلانٌ عَلَیْهِ واسرارٌ

وَیُحْصِیْ عَدِیْدَ النَملِ والقطرِ والحصٰی۔

وَمَا اشْتَمَلَتْ بَحْرٌ علیه وَاَنْهَا ر

حل لغات :مُحِیْطٌ۔گھیرنے والا، باب افعال سے اَغَاث یُغیْثُ کے وزن پر اسم فاعل کا صیغہ ہے اَلْعُلٰی، بلندی، شرافت۔ اَلثَّریٰ، تری، گیلی مٹی، زمین کے نیچے کی مٹی، زمین۔ اَحَاطَ، فعل ماضی باب افعال سے۔ اس کا مصدر اِحَاطَةً آتا ہے بمعنیٰ گھیرنا۔ اَلْاَشْیَاءُ ۔چیزیں۔ شَیٌٔ کی جمع ہے ۔ ظَهَرَتْ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے بمعنی ظاہر ہونا۔ اِنْتَشَرَتْ ۔واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے باب افتعال سے بمعنی پھیلنا۔ اَلرِّمَالُ ۔ریت، بالو، اس کا واحد اَلرَّ مْلُ ہے۔اَلْقِفَارُ، اس کا واحد اَلْقَفْرُ، ہے بمعنی گھاس، پانی، آدمی سے خالی زمین، چٹیل میدان۔اَلْقَطْرَاتُ قَطْرَةٌ کی جمع ہے، بمعنی پانی کی بوند، معمولی چیز۔اَلْاَمْطَارُ، مَطَرٌ کی جمع ہے۔بمعنی بارش، اَلْاَشْجَارُ، شَجَرٌ کی جمع ہے بمعنیٰ درخت۔ غَوَامِضُ ، غَامِضٌ یا غَامِضَةٌ کی جمع ہے، چھپی ہوئی باتیں۔بھید، پوشیدہ راز۔ اَلْاَفْکَارُ ، فِکْرٌ کی جمع ہے۔سوچ۔غور۔اَلرِّیَاحُ، رِیْحٌ کی جمع ہے۔ہوا۔ نُجُوْمٌ ، نَجْمٌ کی جمع ہے، ستارہ۔ یَریٰ۔باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر رُؤْیَةٌ آتا ہے بمعنی بصارت یا بصیرت سے دیکھنا۔اور اس کا مادّہ را ، ہمزہ، اور یا، ہے۔اَلنَّمْلُ، چیونٹیاں۔ اَلدُّجٰی ،تاریکیاں، اندھیری راتیں۔لَمْ یَخَفَ، باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے نفی حجد بلم در فعل مستقبل کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔اس کا مادّہ خَفِی ہے اس کا مصدر خَفَاءً ۔ خُفْیَةً پوشیدہ ہونا

www.YaNabi.in

۔ یُحْصِیْ ، باب افعال سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی شمار کرنا۔ اَلْحَصٰی ، کنکریاں۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا علم ، بے شک اللہ تعالیٰ ہر معلوم (جیسے جانا جا سکے) کو جانتا ہے اور اسکا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ بلندی سے پستی تک کوئی چیز نہیں ہے مگر اس کو اس کا علم گھیرے ہوئے ہے اس لیے کہ تمام چیزیں اسی کے علم سے ظاہر ہوئیں ، اسی کی قدرت سے پھیلیں ، اور اللہ تعالیٰ ریت اور چٹیل میدان کے ذرے اور بارشوں کے قطرے اور درختوں کے پتے اور پوشیدہ رازوں اور ہواؤں کے ذرے کی تعداد کو جانتا ہے۔اور ہوا اس کے علم میں ایسی ہی ظاہر ہے جیسے آسمان کے ستاروں کی تعداد۔(ایضا)۔

حضرت برعی نے کہا : اللہ تعالیٰ رات کی تاریکیوں میں چیونٹیوں کی حرکتوں کو دیکھتا ہے۔کوئی کھلی یا چھپی چیز اس پر پوشیدہ نہیں ہے۔اور وہ چیونٹیوں اور قطروں اور کنکریوں کی تعداد کو شمار کرتا ہے اور ان چیزوں کو (شمار کرتا ہے) جس پر سمندر اور دریا مشتمل ہیں۔

حِکْمَةُ اللّٰهِ وَتَدْ بِیْرُهٗ :لَیْسَ مِنْ شَیٍٔ قَلِیْلٌ اَوْ کثیرٌ صغیرٌاَوْ کبیرٌ زِیادةٌ او نُقْصَانٌ راحةٌاَوْ نَصَبٌ صِحَّةٌ اَوْ وَصَبٌ اِلَّا بِحِکْمَتِهٖ وتَدْ بِیْرِهٖ و مَشِیْئَتِهٖ وَ لَوِ اجْتَمَعَ الْبَشَرُ و المَلٰئِکَةُ و الشیاطینُ علیٰ اَنْ یُّحَرِّکُوافِی الْعالَمِ ذَرَّةً اَوْ یَسْکُنُوهَا اَوْ یُنَقِّصُو امِنْهَا اَوْ یَزِیْدُو ا فِیْهَا بغَیْرِاِرادَتِهٖ وَحولِهٖ وَ قُوَّتِهٖ لَعَجِزُوا وا عَنْ ذَالِكَ وَ لَمْ یَقْدِرُو امَاشَاءَ کَانَ وَ مَالَایَشَاءُ لایکونُ وَلَایَرُدُّمَشِیْئَتَه شیٌ وَ مَهْمَا کانَ یَکُونُ فَاِ نّه بِتَدْ بِیْرِهٖ وَاَمْرِهٖ وَ تَسْخِیْرِهٖ۔

حل لغات :تَدْبِیْرٌ، علاج، سوچ بچار، سوچنا، حکمت، رَاحَةٌ

www.YaNabi.in

آرام، آسائش، خوشی، نَـصَـبٌ ،مرض، تکلیف، بلا ۔ صِـحَّةٌ تندرستی، درستی۔ وَصَـبٌ ، بیماری، دائمی درد، سستی تھکن، مَشِيْـئَةٌ ،منشا، مرضی، اِجْـتَـمَـعَ باب افتعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اسکا مصدر اِجْتِمَاعٌ آتا ہے جمع ہونا، اکٹھا ہونا، يُـحَـرِّكُـوا ۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اسکا مصدر تَحْرِيْكٌ آتا ہے یعنی ہلانا، حرکت دینا۔ يُسَكِّنُوا باب تفعیل سے فعل مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے ۔ اس کا مصدر اَلتَّسْكِيْنُ آتا ہے بمعنیٰ ٹھہرانا۔ يُـنَـقِّصُوا ، باب تفعیل سے فعل مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَـنْـقِيْـصٌ آتا ہے بمعنیٰ کمی کرنا، گھٹانا۔ يَـزِيْدُو ا باب ضَـرَبَ سے فعل مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر زَيْـدًا آتا ہے بمعنی زیادہ ہونا۔ اور جب کسی چیز کے بارے میں بولا جائے تو اس کا معنی ہوگا زیادہ کرنا، جیسے زَادَالشُّغُلَ یعنی اسنے کام زیادہ کیا۔ حَوْلٌ ، طاقت ،قوت، لَـعَـجِزُوا ، باب سَـمِعَ سے فعل ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَجْزاً عَجُوْزاً ہے بمعنی طاقت نہ رکھنا، عاجز ہونا، لام برائے تاکید ہے ۔ لَايَـرُدُّ باب نَـصَرَ سے فعل مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَدًّا آتا ہے بمعنی رد کرنا، قبول نہ کرنا، پھیرنا۔

ترجمہ : کوئی چیز تھوڑی یا زیادہ، چھوٹی یا بڑی، زیادہ تی یا کمی، آرام یا تکلیف، تندرستی یا بیماری، (ان میں سے) کوئی چیز نہیں ہے مگر اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) حکمت اور اس کی تدبیر اور اس کی مرضی سے ہے ۔ اور اگر انسان اور فرشتے اور شیاطین جمع ہوں اِس بات پر کہ دنیا میں کسی ذرہ کو ہلائیں یا اس کو ساکن کریں یا اس سے کمی کریں یا اس میں زیادہ کریں اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) ارادے اور طاقت وقوت کے بغیر، تو ضرور وہ اس سے عاجز ہوں گے، اور قدرت نہیں پائیں گے، اس نے جو چاہا ہوا، اور جو نہیں چاہتا ہے نہیں ہوتا ہے۔

www.YaNabi.in

کوئی چیز اس کی مرضی کو رد نہیں کرسکتی۔ اور جو کچھ ہوا یا ہوتا ہے پس وہ اسی کی تدبیر اور حکم اور تابعداری سے ہے۔

تَقْویٰ اللّٰهِ

قال البستی: وَاشْـدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ اللهِ مُعْتَصِمًا فِاَنَّه الركنُ اِنْ خَانَتْكَ اَرْكَانٌ

وقـال ابـن الوردى : وَاتَّقِ اللّٰه فتقوى اللّٰهِ مَاجَاوَرَتْ قَلْبَ امرئٍ اِلَّا و صل لَيْسَ مَنْ يَّقْطَعُ طُرُقًا بَطَلًا اِنَّمَا مَنْ يَّتَّقِى اللّٰه البطلُ

قـال ابـن عـمران : وَسَلِ اُلِا لَه وَ لُذَّبِهِ لَاتَنْسَه فااللّٰهُ يذْكرُ عبدَهُ ان يزكرَه

وقـال غيـره : لاتـجعلّن المالَ كَسْبَكَ مفردًا وتقى اِلٰهِكَ فَاجْعَلَنَّ مـاتـكسـب ماقال ابونواسٍ لِهارون الرشيدِ و قد اَرَادَ عِقابَه قد كنت خِفتُك ثم اَمَّنَنِى من ان اَخافَكَ خوفُ اللّٰهِ

حل لغات : اُشْدُدْ۔ باندھ لو، باب نَـصَرَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ يَدَيْكَ اصل میں يَدَيْنَكَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا ہے۔ جو يَدٌ کا تثنیہ ہے۔ حَبْلٌ ۔ رسّی، مُعْتَصِمٌ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِعْتِـصَـامٌ آتا ہے بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔ اَلـرُّكْنُ ستون، اصل، جڑ، بنیاد، سہارا۔ اس کی جمع اَرْكَـانٌ ہے۔ خَـانَتْ باب نَـصَرَ سے فعل ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر خوناً آتا ہے بمعنی خیانت کرنا۔ دھوکہ دینا۔ اِتَّـقِ باب افتعال سے امر حاضر۔ معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِتِّقَاءً آتا ہے بمعنی پرہیز کرنا، خوف کرنا۔ اس کا مادہ واو، قاف اور یا ہے۔ مَاجَاوَرَتْ باب مُفَاعَلَة سے فعل ماضی منفی معروف صیغہ

www.YaNabi.in

واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔اوراس کا فاعل تقوی ہے۔اس کا مصدر مُجَاوَرَۃً آتا ہے بمعنی پڑوس میں رہنا۔قریب ہونا۔ اِمْرَئ انسان۔ وَصَلَ ۔باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل قَلْبٌ ہے۔اوراس کا مصدر ہے وَصْلًا بمعنی ملنا۔یَقْطَعُ باب فتح سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اوراس کا مصدر قَطْعًا آتا ہے بمعنی کاٹنا،عبور کرنا، طے کرنا۔ بَطَلٌ بہادر۔ سَلْ ۔باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر سُؤَالًا وسَأَلَۃً آتا ہے بمعنی درخواست کرنا۔پوچھنا۔مانگنا۔ لُذْ۔باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر لَوْذًا اوراس کا مادّہ لام، واؤاور ذال ہے بمعنی پناہ گیر ہونا۔پناہ مانگنا۔ لَاتَنْسَ باب سَمِعَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَسْیاً اور مادّہ نون۔سین اور یا ہے بمعنی بھولنا۔ لَاتَجْعَلَنَّ ۔ باب فَتَحَ سے فعل نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر جَعْلًا آتا ہے بمعنی بنانا، پیدا کرنا۔ کَسْبٌ، کمائی۔محنت ۔ اِجْعَلَنَّ باب فَتَحَ سے امر حاضر معروف بنون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے ۔ اَرَادَ۔باب افعال بروزن اَغَاثَ، فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ خِفْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی معروف واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

اَمَّنَنِیْ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اورنون وقایہ کی ضمیر مفعول بہ ہے اوراس کا فاعل خوفُ الله ہے۔جو کتابت کی غلطی سے خَوفُكَ اللّٰہ ہوگیا ہے۔اوراس کا مصدر تَأْمِیْنًا آتا ہے بمعنی امان دینا۔اطمینان دینا۔اس کا مادّہ الف، میم اور نون ہے۔

ترجمہ :اللہ کا خوف، بستی نے کہا، اپنے دونوں ہاتھوں سے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔اس لیے کہ یہی سہارا ہے، کہیں دیگر سہارے تجھ سے

خیانت نہ کریں۔ابن وردی نے کہا۔اور اللہ سے ڈرو اس لیے کہ اللہ کا خوف انسان کے دل کو پڑوسی نہیں بناتا ہے مگر (خدا سے وہ دل) ملجاتا ہے۔جو راستہ طے کرے وہ بہادر نہیں۔ بہادر وہ ہے جو خدا سے ڈرے۔ابن عمران نے کہا: اللہ سے مانگو اور اسی کی پناہ حاصل کرو۔اس کو نہ بھولو۔اس لیے کہ اللہ اپنے بندہ کو یاد کرتا ہے جو بندہ اس کو یاد کرتا ہے۔اور دوسروں نے کہا ہے: صرف مال کو اپنی کمائی ہرگز نہ بناؤ۔اور اپنے معبود کے خوف کو ضرور اپنی کمائی بناؤ۔ابونواس نے کیا خوب کہا ہارون رشید سے جب اسنے (یعنی ہارون رشید نے) اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔تحقیق میں تجھ سے ڈرتا تھا پھر مجھے اطمینان دے دیا کہ میں تجھ سے ڈروں، اللہ کے خوف نے۔

حمداللہ تعالیٰ

لَكَ الْحَمْدُ حمداً نَسْتَلِذُّ بِهٖ ذِكْراً وَاِنْ كنتُ لَا اُحْصِیْ ثناءً ولا شكرًا ۚ لك الحمدُ حمدً اطیبًا یَمْلَأُ السَمَا واقطارَ ها والا رضَ والبرَ و البحرَ ۚ لك الحمدُ مَقْرُو نًا بِشكرِ كَ دَ ائِمًا ۚ لك الحمدُ فِي الْاُولیٰ لك الحمدُ فی الْاُخْرٰی۔

حل لغات :نَسْتَلِذُّ باب اِسْتِنْصَار سے فعل مضارع معروف جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ لَا اُحْصِیْ ۔باب افعال سے فعل مضارع منفی واحد متکلم کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر اَلْاِحْصَا آتا ہے بمعنی شمار کرنا۔ یَمْلَأُ باب فَتَحَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر مَلْئًا آتا ہے بمعنی بھرنا، پُر کرنا۔ مقرونًا ملا ہوا، باب سَمِعَ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

ترجمہ :تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، جسے ذکر کر کے ہم پناہ حاصل کرتے ہیں۔اگر چہ میں تیری تعریفوں کو شمار نہیں کر سکتا اور نہ ہی تیرے شکر

(کا حق ادا) کرسکتا۔ تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی پاکیزہ حمد جو آسمان اور زمین اور اس کے کناروں اور خشکی اور تری کو پُر کئے ہوئے ہوتی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں جو ہمیشہ تیرے شکر کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اول (یعنی دنیا) میں، تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اخیر (یعنی آخرت) میں۔

مُلَازَمَةُ الصّلٰوة

ذَکَرَ اُبوبکرِ الصلٰوةَ یومًا فقال: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَاكانَتْ لَه نورًا و برهَانًاو نجاةً من النارِ، و کتب عمرُاِلیٰ عُمَّالِه: اِنّ اَهَمّ امورِکم عندِی الصلٰوةُ مَنْ حَفِظَها و حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَه و مَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَلما سَوَاهَا اَضْيَعُ

حل لغات: حَافَظَ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُحَافَظَةٌ آتا ہے بمعنی نگہبانی کرنا۔ حفاظت کرنا۔ بُرْهَانٌ۔ قطعی دلیل، ٹھوس دلیل۔ عُمَّالٌ۔ لیبر، مزدور۔ اس کا واحد عامل ہے۔ اُمُوْرٌ۔ یہ اَمْرٌ کی جمع ہے بمعنی کام۔ معاملہ۔ ضَيَّعَهَا۔ ضَيَّعَ باب تفعیل سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ھا ضمیر مفعول بہ راجع بسوئے الصلوۃ۔ اس کا مصدر تَضْيِيعًا ہے بمعنیٰ ضائع کرنا برباد کرنا۔ نقصان اٹھانا ہے۔ اَضْيَعُ۔ باب ضَرَبَ سے اسم تفضیل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا معنیٰ بہت زیادہ بیکار ہونے والا۔

ترجمہ: نماز کی پابندی: ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: جس نے نماز کی حفاظت کی تو اس کے لئے نور، ٹھوس دلیل اور جہنم سے نجات ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں

کو لکھا (یعنی لکھ کر بھیجا) کہ میرے نزدیک تمہارے تمام کاموں میں سب سے اہم نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی، اسنے اپنے دین کی حفاظت کی۔ اور جس نے اس کو (یعنی نماز کو) برباد کیا تو وہ اس کے سوا بہت چیزوں کو زیادہ برباد کرنے والا ہوگا۔

ذکرالاٰخرة

اِنَّه تعالیٰ خلق الانسانَ من نوعَيْنِ من شخصٍ وروحٍ و جعل الجسدَ منزلًا لِلرُّوحِ لتا خذزادَ آخِرَتِهَا من هٰذَاالعَالَمِ و جعل لِكلّ رُوحٍ مدةً مقدرةً تكونُ فى الجسدِ، وَاٰخرُتلك الْمُدّةِ هُوَاَ جَلُ تلك الروحِ مِنْ غَيْرِ زيادَةٍ وَلَانقصانٍ فَاِذَاجَاءَ الاجلُ فَرَقَ بَيْنَ الروحِ والجسدِ۔ (للغزالی)۔ قال الَامامُ علی۔

لَادَارَ لِلمرءِ بعدَ الموتِ يسكنُها۔ اِلَّاالَّتِى هو قبلَ الموتِ بَانِيُهَا

وقال اٰخرُ: ومامِنْ كَاتِبٍ اِلَّاسيفنٰى۔ ويبقى الدَّهْرَ ماكتبَتْ يدَاه

فَلَا تكْتُبْ بِكَفِّكَ غيرَ شئٍ۔ يَسُرُّكَ فى القيٰمةِ اَنْ تَرَاه

عش ماشِئْتَ فَاِنَّكَ ميتٌ واحبب ماشِئْتَ فانك مُفَارِقُه

واعمل ماشِئْتَ فانك مجزٰى به (للغزالی)

حل لغات: نَوْعَيْنِ۔ یہ نَوْعٌ کا تثنیہ ہے بمعنی قسم۔ لِتَا خُذَ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اور اس میں لام۔ لام کَی ہے جو سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور اس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے۔ اس کا مصدر اَخَذًا آتا ہے بمعنی لینا۔ حاصل کرنا۔ پکڑنا۔ اَجَلٌ مقررہ وقت، موت کا وقت لَادَارَ۔ کوئی گھر نہیں، لائے نفی جنس ہے اور دار اس کا اسم ہے۔ اَلْمَرْءُ۔ انسان۔ بَانِیْ۔ یعنی بنانے والا۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور ھا ضمیر مجرور مضاف

الیہ ہے بَـنٰـی یَبْـنِـیْ باب ضَـرَبَ سے تعمیر کرنا۔ آباد کرنا۔ مکانات بنانا۔
سَیَـفْـنٰی ۔عنقریب فنا ہوگا۔ باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف واحد مذکر
غائب کا صیغہ ہے اور اس میں سین برائے استقبال ہے۔ یَبْـقِیْ باب ضَرَبَ
سے فعل مضارع معروف واحد مذکر کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر بَـقْـیًا آتا ہے بمعنی
ثابت رہنا۔ ہمیشہ رہنا۔ اَلـدَّهْــرُ زمانہ۔ کَتَبَـتْ فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث
غائب یَـدَاهُ مضاف مضاف الیہ سے ملکر اس کا فاعل ہے۔ لَا تَـكْـتُـبْ فعل نہی
حاضر معروف ہے ''تو مت لکھ'' بِـكَـفِّكَ ۔'با' حرف جار اور کَفٌّ بمعنی ہتھیلی مضاف
اور ضمیر مضاف الیہ ہے یَسُرُّ باب نَـصَـرَ سے فعل مضارع معروف واحد مذکر
غائب کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر سُـرُوْرًا آتا ہے بمعنی خوش کرنا۔ عِـشْ باب
ضَرَبَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَیْشًا
آتا ہے بمعنی زندگی گذر بسر کرنا۔ زندہ رہنا۔ شِـئْتَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر شَیْـئًا آتا ہے بمعنی چاہنا۔
اَحْبِـبْ باب افعال سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔اس کا
مصدر اِلاحْبَاب آتا ہے بمعنی پسند کرنا۔ محبت کرنا۔ دل لگانا۔ مُـفَـارِقٌ باب
مفاعلۃ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جدا ہونے والا الگ ہونے والا۔ اِعْـمَـلْ باب
سَـمِعَ سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَـمَلًا آتا
ہے بمعنی کام کرنا۔ محنت کرنا۔ مُـجْـزیٰ باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے
اس کا معنی ہوگا بدلہ دیا ہوا۔

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے پیدا کیا یعنی
جسم اور روح سے اور جسم کو روح کی منزل یعنی مسکن بنایا تا کہ اس دنیا سے اپنی
آخرت کا سامان حاصل کر لے۔ ہر روح کے لیے ایک مدت مقرر فرمائی کہ وہ جسم
میں رہے۔اور اس مدت کا آخر ہی اس روح کی موت کا وقت ہے بغیر زیادتی و کمی

کے۔ پس جب موت کا وقت آتا ہے تو روح اور جسم کے درمیان فرق ہو جاتا ہے
۔حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انسان کے لیے مرنے کے بعد کوئی
گھر نہیں جس میں وہ ٹھہرے۔ مگر وہ جو مرنے سے پہلے اس کو بنایا ہو۔ اور
دوسروں نے کہا۔ اور کوئی کاتب نہیں ہے مگر عنقریب وہ فنا ہو جائیگا۔ اور زمانے
میں وہ چیز باقی رہے گی جو ان کے دونوں ہاتھوں نے لکھی۔ پس اپنے ہاتھ سے
ایسی چیز کے سوا مت لکھ کہ جسے تم قیامت میں دیکھو تو وہ تمہیں خوش نہ کرے۔
جیسے چاہو زندگی گذارو پھر تم کو تو مرنا ہی ہے۔ اور جسے چاہو پسند کرو پھر تو تم کو اس
سے جدا ہونا ہے۔ اور جو چاہو کرو پس تم کو تو اس کا بدلہ ملنا ہے۔

قال ابو محفوظ الکرخی: مَوْتُ التُّقٰی حَیَاةٌ لَانَفَادَلَهَا۔ قَدْ
مَاتَ قومٌ وَ هُوَ فی الناسِ اَحْیاءٌ

وقال الشبراوی: اِذَا مَا تَحَیَّرْتَ فِی حَالَةٍ۔ وَلَمْ تَدْرِ فِیْهَا الْخَطَا
وَ الصَّوَابَ فَخَالِفْ هَواكَ فَاِنَّ الهَویٰ۔ یَقُوْدُ النُّفُوسَ اِلٰی
مَایُعَابُ

حُكِیَ اَنَّ رجلًا حَاسَبَ نَفْسَهُ فَحَسِبَ عُمْرَه فاذاهُوَ
سِتُّونَ عَامًا فَحَسِبَ اَیَّامَها فَاِذَا هُوَ اَحَدٌوَّ عِشْرُوْنَ اَلْفَ یومٍ و
تِسْعُمِائَةِ یَوْمٍ فَصَاحَ یَاوَیْلَاه! اِذَا كَانَ لِی كلَ یومٍ ذنبٌ فَكَیْفَ
الْقی اللهَ بهذالعددِ منها فَخَرَّ مغشِیاً علیه فلما اَفَاقَ اَعَادَ علی
نفسِه ذالك و قال فكیف بمن له فی كلِ یومٍ عشرةُ الٓافِ ذنبٍ
فَخَرَّ مَغْشِیًا علیه فَخَرَّ كُوهُ فاذاهو قَدْمَاتَ۔سُئِلَ عمرُبنُ
عبدِالعزیزِ مَا كَانَ بَدْءُ تو بتِك فقال كنتُ یوماً اَضْرِبُ غُلاماًلِیْ
فقال اُذْكُرْ تلك اللَّیْلَةَ الَّتِیْ تَكُوْنُ صبیحَتهَا القیمةُ فَعَمِلَ ذَالِكَ
اَلْكَلَامُ فِیْ قَلْبِیْ۔ (للغزالی)

حل لغات :۔ **التُّقىً** یہ **اَلتُّقَاةُ** کی جمع ہے بمعنی پرہیزگاری۔ **نَفَادٌ** خاتمہ۔ **اَحْيَاءٌ** **حَیٌّ** کی جمع ہے زندہ۔ **تَحَيَّرْتَ**۔ باب **تفعُّل** سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَحَيُّراً** آتا ہے بمعنی حیران پریشان ہونا۔ **لم تدْرِ** باب **ضَرَبَ** نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **دَرْياً** آتا ہے جس کا مادّہ ہے دال' را' اور یا' اسکا معنی حیلہ سے جاننا۔ **خَالِفْ** باب مفاعلۃ سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر **مُخَالَفَةٌ** آتا ہے بمعنی ایک دوسرے کے خلاف کرنا۔ **هَوَاكَ** **هَوَا** مضاف اور ک ضمیر مضاف الیہ ہے ھویٰ کا معنی ہے دل چسپی' شوق۔ خواہش نفس۔ **يَقُوْدُ** ۔ باب **نَصَرَ** سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **قَوْدًا** آتا ہے بمعنی کھینچنا۔ **النُّفُوس**۔ **نَفْس** کی جمع ہے۔ **يُعَابُ** باب **ضَرَبَ** سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **عَيْبًا** بمعنی عیب دار بنانا۔ **حُكِيَ** ' فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **حِكَايَةً** بمعنی بیان کرنا۔ نقل کرنا۔ **حَاسَبَ**۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی کا صیغہ ہے بمعنی محاسبہ کرنا۔ حساب کرنا۔ **صَاحَ** فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے باب **ضَرَبَ** سے اس کا مصدر **صَيْحًا** بمعنی چیخنا، چلاّنا۔ **اَلْقٰى**۔ باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر **لِقَاءً** بمعنی ملاقات کرنا' دیکھنا' پانا۔ **خَرَّ**۔ باب **نَصَرَ** اور **ضَرَبَ** دونوں سے آتا ہے۔ بمعنی گرنا۔ مرنا۔ **مَغْشِياً**۔ بے ہوش ہوکر۔ **يَاوَيْلَا**۔ افسوس کا کلمہ' ہائے بربادی' **اَفَاق**۔ باب افعال بروزن **اَغَاثَ** فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِفَاقَةً** بمعنی صحت یاب ہونا ہوش دار ہونا۔ **اَعَادَ**۔ باب افعال سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے فعل ماضی اس کا مصدر **اِعَادَةً** بمعنی لوٹانا' دہرانا۔ **حَرَّكُوا**۔ باب تفعیل سے فعل ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَحْرِيْكاً** بمعنی حرکت

کرنا۔ ہلانا۔ **بَدْوٌ**۔ شروع' ابتدا۔ آغاز

ترجمہ : ابو محفوظ کرخی نے کہا: پرہیزگاروں کی موت زندگی ہے اس کا خاتمہ نہیں ہے۔ بہت لوگ مر گئے حالاں کہ وہ لوگوں میں زندہ ہیں۔ (یعنی ان کا نام زندہ ہے)۔ اور شبراوی نے کہا: جب تم کسی حالت میں حیران و پریشان ہو۔ اور اس میں غلط اور درست کو نہ جان سکو۔ تو خواہش نفس کی مخالفت کرو کیونکہ خواہش' نفسوں کو عیب کی طرف کھینچتی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا پس اپنی عمر کا حساب لگایا تو وہ ساٹھ (٦٠) برس ہوئی۔ پھر اس کے دنوں کا حساب لگایا تو وہ اکیس ہزار نوسو (٢١٩٠٠) دن ہوئے پس وہ چیخ اٹھا ہائے! بربادی' اگر ہر روز میرا ایک گناہ ہو تو اس تعداد کے ساتھ میں کیسے خدا سے ملاقات کروں گا۔ اس (بات) پر وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا' پھر جب ہوش میں آیا تو اپنے نفس پر وہی (بات) دہرائی۔ اور کہا اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا ہر دن دس ہزار گناہ ہو (١٠٠٠٠) اس (بات) پر وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ پھر لوگوں نے اسے ہلایا تو وہ مر چکا تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا گیا: آپ کے توبہ کی ابتدا کیسے ہوئی تو آپ نے فرمایا: ایک دن میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو اس نے کہا یاد کیجئے اس رات کو جس کی صبح قیامت ہوگی۔ پس اس بات نے میرے دل میں اثر کیا۔

ذلة الدنيا

قال بعضهم اِنَّ ابليسَ يعرض الدنيا كلَّ يومٍ علٰى النـاسِ فيقول مَنْ يَّشْتَرِى شيئًا يضره ولا ينفعه و يهمه ولا يسره' فيقول اصحابُها وعشا قُها نحن فيقول: انما ثَمَنُها ليس دراهمَ ولا دنانيرَ، انماهو نصيبُكم من الجَنَّةِ فانى اِشْتَرَ يْتُهَا

بـاَرْبَـعَةِ اشيـاءَ بـلـعـنةِ اللهِ و غضبِه و سخطِه و عذابِه و بعت الـجَـنةَ بِهَـا فيقولون رَضِيْنَا بِذَلِكَ فيقول اُرِيْدُ اَنْ اَرْبَحَ عليكم فيها فيقولون نعم فَيَبِيْعُهم اِيَّا ها ثم يقول بئسَتِ التجارةُ۔

حل لغات: **يَعْرِضُ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **عَـرْضًا** بمعنی پیش کرنا۔ دکھلانا۔ **يَضُرُّ** باب **نَـصَـرَ** سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **ضَـرّاً ضُـرّاً** بمعنی نقصان دینا۔ **يَهُمُّ** باب **نَـصَـرَ** سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **هَـمًّا** بمعنی رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔ **يَسُرُّ** باب **نَـصَرَ** سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ اس کا مصدر **سُرُورًا** بمعنی خوش کرنا۔ **عُشَّاق**۔ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ عاشق۔ **دَرَاهِم** چاندی کے سکّے۔ اس کا واحد **دِرْهَم** ہے **دَنَـانِيْر**، سونے کے سکّے اس کا واحد **دِرْهَم** ہے۔ **نَـصِيْبٌ**، حصہ، **غَضَبٌ**، غصہ، **سَخَطٌ**۔ ناراضگی، **بِعْتُ** باب **سَمِعَ** سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلْبَيْع** بمعنی بیچنا، **رَضِيْـنَا** باب **سَـمِعَ** سے فعل ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر **رُضَـىً** بمعنی خوش ہونا۔ راضی ہونا۔ **اَرْبَـحُ** باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر **رِبْحاً** بمعنی نفع اٹھانا۔

ترجمہ: بعض حضرات نے کہا ہے کہ شیطان ہر روز دنیا کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے پھر کہتا ہے کوئی خریدیگا ایسی چیز جو نقصان دے اور فائدہ نہ دے اور غمگین کرے اور خوش نہ کرے۔ تو دنیا کے دوست اور اس کے عاشق کہتے ہیں، ہم۔ پھر شیطان کہتا ہے کہ اس کی قیمت دراھم اور دنانیر نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمہارا جنت کا حصہ ہے۔ اس لیے کہ میں نے اس کو چار چیزوں کے بدلے خریدا ہے۔ اللہ کی لعنت، اور اس کا غصہ، اور اس کی ناراضگی، اور اس کا عذاب۔ اور میں نے ان کے بدلے میں جنت بیچی ہے۔ پس وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس سے

راضی ہیں۔ پھر شیطان کہتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم سے اس میں کچھ فائدہ حاصل کروں۔ تو وہ لوگ کہتے ہیں، ہاں! (یعنی اسمیں بھی ہم راضی ہیں) پھر شیطان اس کو ان لوگوں کے پاس بیچ دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے کیا ہی بری تجارت ہے۔ (ایضا)

(١٥) قـال بـعضهم وماأهلُ الحياةِ لَنَا بِاَهلٍ۔ وَلَا دَارَ الـفَـنَـاءِ لَـنَا بِدَارٍ وما اموالنا الاعوار۔ سَيَاخُذُ هَا المعيُرمِنَ الـمعـارِ وقـال الفقيه الباجى:۔ فاِنْ كنتُ اَعْلَمُ علماً يقيناً۔ بِاَنّ جـميـعَ حَيَـاتِىْ كَسَـاعَةٍ فَـلِمَ لَا اَكُونُ ضنيناً بِهَا۔ وَاَجْعَلُهَا فِىْ صلاحٍ وَ طَاعةٍ قال اٰخر:۔ لَااَسْعَدَ اللّٰهُ اَيَّاماً عززتُ بِهَا۔ دَهْراً وَ فِىْ طَيٍّ ذاكَ العِزّاَذْ لَالٌ

حـل لغات: ۔**اَهْلٌ** صاحب، خاندان، عزیز۔ **اَمْوَالٌ**۔ مال کی جمع ہے۔ **عَوَارٌ** قرض۔ **اَلْـمُعِيْرُ** قرض دینے والا۔ **اَلْـمُعَارُ**، قرض لینے والا۔ **عِـلْماً يَـقِيـناً**۔ پوری پوری آگاہی۔ صحیح جان کاری۔ **سَـاعَةٌ**۔ گھڑی۔ لمحہ، منٹ۔ **ضَـنِيْـنٌ**، بخیل۔ **صَلَاحٌ**۔ بھلائی۔ بہتری۔ **طَـاعَةٌ**۔ بندگی۔ عبادت فرماں برداری۔ **لَااَسْـعَدَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **الاسعاد** بمعنی نیک بنانا۔ **عَزَّزْتُ** باب تفعیل سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَـعْـزِيْزًا** بمعنی معزز ہونا۔ عزت دار ہونا۔ **دَهْرٌ**، زمانہ۔ **طَيٌّ** نیچے، تہ۔ **اَذْلَالٌ**۔ ذلتیں۔

تـرجـمـہ: اور بعض حضرات نے کہا: اور زندگی کا ساتھی ہمارا ساتھی نہیں ہے۔ اور نہ فنا کا گھر ہمارا گھر ہے۔ اور ہمارے اموال نہیں ہیں مگر قرض کے۔ عنقریب اس کو قرض دینے والا قرض دار سے لے لیگا۔ اور فقیہ باجی نے کہا ہے: جب میں علم یقین سے جانتا ہوں کہ میری تمام زندگی ایک لمحہ کی طرح ہے تو

میں اس کے متعلق کیوں بخیلی نہ کروں اور اس کو (یعنی زندگی کو) بھلائی اور عبادت میں صرف کروں۔ کسی دوسرے نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ ان دنوں کو نیک نہ بنائے جن میں ایک زمانہ تک میں باعزت رہا حالاں کہ اس عزت کی تہ میں ذلت تھی۔

زُهْدُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ ادهمَ فى الدُّنْيَا

(١٦) حَدَّثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَارٍ قَالَ صَحِبْتُ ابراَهيمَ بْنَ اَدْهَمَ بْنِ مَنْصُوْرِ ابْنِ اسْحٰقَ اِلْبَلْخِيْ بِالشَّامِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا اِسحٰقَ خَبِّرْنِى عَنْ بَدْءِ اَمْرِكَ كَيْفَ كَانَ فَقَالَ كَانَ اَبِىْ مِن مُلُوكِ خُراَسَانَ و كنتُ شَابًّا فَرَكبتُ يَوْمًا عَلٰى دَابَّةٍ وَ مَعِى كَلْبٌ وَ خَرَجْتُ اِلَى الصَّيْدِ فَاَثَرْتُ ثَعْلَبًا فَبَيْنَمَا اَنَا فِى طَلَبِهِ اِذْهَتَفَ بِى هَاتِفٌ اَلِهَذَا خُلِقْتَ اَمْ بِهَذَا اُمِرْتَ فَفَزِعَتُ وَ وَ قَفْتُ ثُمَّ عُدْتُّ فَرَكَضْتُ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مثل ذٰلِكَ ثَلَاثَ مراتٍ فَفَكرت بنفسى لاوالله، مالِهذاخُلِقْتُ وَلَا بِهَذا اُمِرْتُ ثُمَّ نَزَلْتُ وَ صَادَفْتُ رَاعِيًا لِاَبِى فَاَخَذْتُ مِنه جُبَّةً مِنْ صَوْفٍ فَلبِسْتُهَا وَ اَعْطَيْتُهُ اَلفرسَ وَمَا كَانَ مَعِى ثُمَ دَخَلْتُ الْبَادِيَةَ۔ (للشريشى)

(١٧) قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيمُ مَنْ يَّبِيْعُ الْاٰخِرَةَ بِا الدُّنْيَا يَخْسَرُهُمَا جَمِيْعًا (للثعابى)

قِيْلَ اِنَّ مِثَالَ الدُنْيَا كَمسُاَ فِرِ طَرِيقٍ اَوَّلُهُ الْمَهْدُ وَاٰخِرُاللحَدُ وَ فِيْمَا بَيْنَهَا مَنَازِلُ مَعْدُوْدَةٌ وَاِنَّ كلَّ سَنَةٍكَمنزلةٍ و كَلُ شهرٍ كَفَرْسَخٍ ،وكُلُ يَوْمٍ كَمِيْلٍ و كلُ نَفْسٍ كَخُطْوَةٍ وَهُوَ يَسِيْرُدَائمًادائمًا فَيَبْقٰى لِوَاحِدٍ مِّنْ طَرِيْقِهِ فَرْ سَخٌ وَالْاٰ خِرُ اَقلُّ اَوْ اَكْثَرُ۔ (للغزالى)

حل لغات: ۔ زُهْد، بے رغبتی کرنا باب سَمِعَ اور فَتَحَ کا مصدر

ہے۔ حَدَّثَ باب تفعیل سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَحْدِيثاً بمعنی بیان کرنا۔ روایت کرنا۔ خبر دینا۔ اَلصَّيْدُ۔ شکار۔ اس کی جمع صُيُودُ ہے۔ ثَعْلَبٌ، لومڑی، مؤنث سماعی ہے۔ هَتَفَ باب ضَرَبَ فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر هَتْفًا غیبی آواز سنائی دینا۔ نعرہ لگانا۔ چیخنا ہے۔ فَزِعْتُ باب سَمِعَ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر فَزَعًا بمعنی دہشت زدہ ہونا۔ رَكَضْتُ باب نَصَرَ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے فعل ماضی اس کا مصدر رَكْضًا بمعنی دوڑنا۔ صَادَفْتُ باب مفاعلة سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُصَادَفَةٌ بمعنی پانا۔ رَاعِىْ چرواہا۔ صوفٌ اُون۔ بکری کا بال۔ اَعْطَيْتُ باب افعال سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اِعْطَاءٌ بمعنی دینا۔ اَلْبَادِيَةُ۔ جنگل۔ بیابان۔ يَبِيْعُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر بَيْعًا بمعنی بیچنا ہے۔ يَخْسَرُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر خَسْرًا و خُسْرًا بمعنی نقصان اٹھانا۔ گمراہ ہونا۔ اَلْمَهْدُ۔ گود۔ آغوش۔ اَللَّحْدُ۔ قبر۔ گور۔ مَعْدُوْدَةٌ۔ باب نَصَرَ سے اسم مفعول واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَدًّا بمعنی شمار کرنا۔ فَرْسَخٌ تین میل کا فاصلہ، مِيْلٌ (١٧٦٠) گز کا فاصلہ۔ خُطْوَةٌ اس کی جمع خُطْوَاتٌ ہے دو قدموں کا درمیانی فاصلہ۔ تقریبا (٣٠) انچ۔

ترجمہ: ابراھیم بن ادھم کی دنیا سے بے رغبتی: ۔ ابراھیم بن بشار نے بیان کیا۔ کہ میں ملک شام میں ابراھیم بن ادھم بن منصور ابن اسحاق بلخی کے ساتھ رہا تو میں نے ان سے کہا۔ اے ابو اسحاق آپ کے معاملے کی ابتدا کے بارے میں مجھ کو بتائیں، کیسے ہوا؟ تو آپ نے جواباً کہا: میرا باپ خراسان کے بادشاہوں میں سے تھا اور میں جوان تھا۔ پس ایک دن میں چوپائے پر سوار ہوا

اور میرے ساتھ ایک کتا تھا۔ اور میں شکار کو نکلا۔ تو ایک لومڑی کا پیچھا کیا۔ اسی اثنا ء میں کہ میں اس کی طلب میں تھا۔ اچانک کسی غیبی آواز دینے والے نے آواز دیا۔ کیا تو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے؟ یا تجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے؟ پھر میں دہشت زدہ ہوگیا اور ٹھہر گیا۔ پھر میں لوٹا اور دوبارہ دوڑا، تو اسی طرح تین مرتبہ (وہی آواز) سنائی دی۔ پھر میں نے اپنے دل میں سوچا، نہیں اللہ کی قسم نہ میں اس کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور نہ ہی اس کا حکم دیا گیا ہوں۔ پھر میں (سواری سے) اُترا۔ اور اپنے باپ کے ایک چرواہا کو پایا۔ تو میں اس سے اون کا ایک جبہ لیا اور اس کو پہن لیا اور میں نے اس کو گھوڑا اور جو کچھ میرے ساتھ تھا سب دے دیا پھر میں جنگل میں داخل ہوگیا۔

لقمان حکیم نے کہا: جس نے آخرت کو دنیا کے بدلے میں بیچا تو وہ دونوں میں نقصان اٹھائیگا۔ کہا گیا ہے کہ دنیا کی مثال راستہ کے مسافر کی طرح ہے اس کی ابتدا، گود اور آخر قبر ہے اور ان دونوں کے درمیان متعدد منزلین ہیں، اور ہر سال ایک منزل کی طرح اور ہر مہینہ ایک فرسخ کی طرح اور ہر دن ایک میل کی طرح اور ہر سانس ایک قدم کی طرح ہے۔ اور وہ مسافر ہمیشہ ہمیش چل رہا ہے تو کسی کا راستہ ایک فرسخ باقی ہے اور کسی کا اس سے کم یا زیادہ۔

(۱۹) قَالَ اَبُو عَبْدِالرحمٰن الْخَلِيْلُ الدُّنْيَا اَمَدٌ وَالْآ خِرُهُ اَبَدٌ وَ قَالَ اَيْضًا اَلدُّنْيَا اَضْدَ ادٌ متجاوِرةٌ و اشباهٌ مُتَبَايِنَةٌ وَ اَقَارِبُ متباعِدَ ةٌ واَقَارِبُ اَبَاعِدُ مُتَقَارِبَةٌ (للشريشى)

قال بعضهم :۔ اِنَّماَ الدُّنْيَا فَنَاءٌ لَيْسَ لِلدُّنْيَا ثبوتٌ ۔ اِنَّما الدُّنْيَا كَبَيْتٍ نَسَجَتْهُ العنكبوتُ

كُلُ مَافِيْهَا لِعُمْرِى عَنْ قَلِيْلٍ سَيَفُوْتُ وَلَقَدْ يَكْفِيْكَ مِنْهَا اَيُّهَا الْعَاقِلُ قُوَّتُ

www.YaNabi.in

www.YaNabi.in

قَالَ اَبُوالْعَتَاهِيَه :۔ فَلَوكَانَ هَولُ الْموتِ لَاشَئَى بَعْدَهُ لَهَانَ عَلَيْنَا الْاَمْرُوَاحْتَقَر الْاَمْرُ وَلَكِنَّهُ حَشْرٌ و نَشْرٌ و جَنَّةٌ وَنَارٌ وَمَا قَدْيَسْتَطِيْلُ بِهِ الْخَبْرُ (۲۱) سُئِلَ بَعْضُ الفلاسِفَةِ مَنِ الَّذِى لَاعَيْبَ فيه فقال الَّذِى لَايَمُوتُ (للمستعصمى)

قَالَ الْمَيْدَ انِى :۔ اَلْعُمْرُ مِثْلُ الضَّيْفِ اَوْ كَالطَّيْفِ لَيْسَ لَهُ اِقَامَةٌ وَاَخُوالحِجَافِى سَائِرِ ۔ الْاَحْوَالِ مُرْتَقِبُ حِمَامِه وَالْجاَهِلُ الْمُغْتَرُّمَنْ ۔ لَمْ يَجْعَلِ التَّقْوىٰ اِغْتِنَامَهُ

حل لغات: اَمَدٌ وقت، زمانہ۔ اَبَدٌ ہمیشگی وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو۔ اَضْدَادٌ، ضِدٌّ کی جمع ہے مخالف چیزیں۔ مُتَجَاوِرَةٌ باہم قریب ہونا۔ اَشْبَاهٌ، شِبْهٌ کی جمع ہے مشابہ چیزیں۔ مُتَبَاينَةٌ ایک دوسرے سے الگ ہونا۔ اَقَارِبُ، قَرِيْبٌ کی جمع ہے قریبی چیزیں۔ مُتَبَاعِدَةٌ ایک دوسرے سے دور ہونا۔ اَبَاعِدُ، بَعِيْدٌ کی جمع ہے دور کی چیزیں۔ مُتَقَارِبَةٌ۔ ایک دوسرے سے قریب ہونا۔ نَسَجَ يَنْسُجُ نَسْجًا۔ بُنَّا۔ باب نَصَرَ سے۔ سَيَفوتُ۔ سین برائے استقبال اور يَفُوْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر فَوْتًا۔ بمعنی جاتا رہنا۔ گذرنا۔ يَكْفِىْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس کا مصدر كِفَايَةً بمعنی کافی ہونا۔ هَوْلٌ اس کی جمع اَهْوَالٌ ہے بمعنی ڈر، خوف۔ دہشت۔ لَهَانَ۔ اس میں لام برائے تاکید ہے اور هَانَ فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے باب نَصَرَ سے اس کا مصدر سے هَوْنًا بمعنی نرم و آسان ہونا۔ اِحْتَقَرَ باب افتعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِحْتِقَارًا بمعنی چھوٹا اور ذلیل سمجھنا۔ حَشْرٌ قیامت، اور حساب۔ نَشْرٌ۔ زندہ کرنا یا ہونا۔ بکھیرنا۔ يَسْتَطِيْلُ باب استفعال سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ

www.YaNabi.in

ہے اس کا مصدر اِسْتِطَالٌ بمعنی طویل ہونا۔ لمبا ہونا۔ اَلْفَلَاسَفَةُ فَلْسَفِیٌ کی جمع ہے، فلسفہ جانے والا۔ اَلضَّیْفُ مہمان اس کی جمع اَلضُّیُوْفُ ہے۔ اَلطَّیْفُ۔ خواب اس کی جمع اَلطُّیُوْفُ ہے۔ اِقَامَةٌ باب افعال کا مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا۔ اَخُوالْحَجَا۔ بوالہوش۔ عقل مند۔ سمجھدار۔ مُرْتَقِبٌ، انتظار کرنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ حِمَامٌ۔ موت۔ اَلْمُغْتَرُّ۔ مدہوش۔ اِغْتِنَامُ۔ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی غنیمت سمجھنا۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن خلیل نے کہا ہے: دنیا تھوڑا زمانہ اور آخرت ہمشہ ہے۔ نیز اس نے کہا: دنیا میں ایسی مخالف چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے قریب ہیں اور ایسی مشابہ چیزیں جو ایک دوسرے سے الگ ہیں اور ایسی قریب کی چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے دور ہیں۔ اور ایسی بعید چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے قریب ہیں۔ (شریشی)

بعض نے کہا ہے: بے شک دنیا فانی ہے، دنیا کیلئے بقا نہیں۔ بے شک دنیا اس گھر کی طرح ہے جس کو مکڑی نے بنا ہو۔ ہر وہ چیز جو اس میں (دنیا میں) ہیں میری عمر کی قسم تھوڑے ہی دن میں فنا ہو جائیں گی۔ اور اے عقلمند ضرور تم کو ان میں سے ایک خوراک کافی ہے۔

ابو العتاھیہ نے کہا ہے۔ پس اگر موت کا خوف ہوتا اور اس کے بعد کوئی (اور) چیز نہ ہوتی۔ تو ضرور ہم پر معاملہ آسان اور چھوٹا ہوتا۔ لیکن (اس کے ساتھ) حشر و نشر اور جنت و دوزخ اور بہت چیزیں ہیں جس کی خبر لمبی ہے۔

بعض فلسفیوں سے پوچھا گیا وہ کون ہستی ہے جس میں کوئی عیب نہیں؟ تو جواب میں کہا۔ وہ جس کو (موت نہیں) مرنا نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی۔ (مستعضمی)

مبدانی نے کہا۔ عمر مثل مہمان یا خواب کی طرح ہے جس کو ٹھہرنا نہیں۔

اور عقلمند ہر حال میں اپنی موت کا منتظر رہتا ہے۔ اور وہ جاہل، مدہوش ہے جس نے پرہیز گاری کو اپنی غنیمت نہیں سمجھا۔

الباب الثانی فی الحکم

(۲۲) مَا اكْتَسَبَ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ اِلٰى هُدًى وَيَرُدُّهُ عَنْ رَدًى (للمستعصمی)

(۲۳) اَلْمُهَلَّبُ ابْنُ اَبِى صَفْرَةَ قَالَ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَّشْتَرِى الْعُبَيْدَ بِمَالِهِ وَلَايَشْتَرِى الْاَحْرَارَ بِفِعَالِهِ قِيْلَ وَالسَّخِىُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ بَعِيْدٌ مِنَ الناسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ۔ (للمستعصمی)

(۲٤) مِنْ ظَرِيْفِ كلامِ نصربن سَيَّارٍ كُلُ شَيْءٍ يَبْدُوْ صَغِيْرًا ثم يَكْبُرُ اِلَّا الْمُصِيْبَةَ فَاِنَّهَا تَبْدُو كبيرةً ثم تَصْغَرُ و كلُ شَيْءٍ يَرْخُصُ اِذَ اكْثُرَ اِلَّا الْاَدَبُ فَاِذَ اكْثُرَ غَلَا۔ (من لطائف الملوك)

حل لغات:۔ مَا اكْتَسَبَ باب افتعال سے ماضی منفی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِكْتِسَابٌ بمعنی مال یا علم حاصل کرنا۔ کمائی کرنا۔ يَهْدِىْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر هُدًى اور هَدْيًا بمعنی رہنمائی کرنا۔ هُدیً براہ راست روی، ہدایت۔ يَرُدُّ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَدًّا بمعنی لوٹانا۔ پھیرنا۔ رَدًى، ہلاکت۔ بربادی۔ عَجِبْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَجَبًا بمعنی تعجب کرنا۔ اَلْاَحْرَارُ۔ حُرٌّ کی جمع ہے بمعنی آزاد۔ ظَرِيْفٌ۔ اچھا۔ عمدہ۔ يَبْدُوْ۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ يَكْبُرُ۔ باب نَصَرَ سے

واحد مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے۔ **تَصْغَرُ** باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع واحد موئث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **صَغَرًا** بمعنی چھوٹا ہونا۔ **یَرْخُصُ** ۔ باب **کَرُمَ** سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **رُخْصًا** بمعنی سستا ہونا۔ **غَلَا** باب **فَتَحَ** فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **غَلَاءً** بمعنی بھاؤ بڑھنا۔ مہنگا ہونا۔

ترجمہ : دوسرا باب حکمتوں کے بیان میں :۔ کسی شخص نے عقلمندی سے بڑھکر کوئی چیز نہیں کمائی جو اس کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرے اور اس کی ہلاکت و بربادی سے لوٹائے۔ (بازرکھے)

مہلب ابن ابی صفرہ نے کہا ہے :۔ کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال کے بدلے غلام خریدتا ہے اور اپنے کاموں سے آزادوں کو نہیں خریدتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے۔ اور بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جہنم سے قریب ہے۔ (مستطصمی)

نصر بن سیار کے عمدہ کلام سے ہے۔ ہر چیز چھوٹی ہو کر ظاہر ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے مگر مصیبت۔ اس لیے کہ وہ بڑی ہو کر ظاہر ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور ہر چیز سستی ہوتی ہے جب زیادہ ہوتی ہے، مگر ادب کیونکہ جب وہ (ادب) زیادہ ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے۔ (لطائف الملوک)

(۲۵) قَالَ نُوشِیْرُوَ انُ الْمُرُوَّۃُ اَنْ لَّا تَعْمَلُ عَمَلًا فِي السِّرِّ تَسْتَحْيِ مِنْهُ فِي الْعِلَانِيَةِ (للشریشی)

(۲٦) قال بعضُ السَّلَفِ: اَلْعُلُومُ اَرْبَعَةٌ اَلْفِقْهُ لِلَادْيَانِ والطِبُ لِلَابْدانِ والنجومُ لِلَازْمَانِ والبَلَاغَةُ لِلِّسَانِ۔ (للایشیهی)

(۲۷) قال بعضُ الحکماءِ :اَنَّ العلماءَ سُرُجُ الْاَزْ مِنَةِ کلُ عَالِمٍ

سِرَاجُ زَمَانِهِ يَسْتَضِيُّ بِهِ اَهْلُ عَمْرِهِ (وله)

(۲۸) قال عَلِیٌّ ابْنُ اَبِي طَالِب: مَا آتَی اللّٰهُ تعالیٰ عَالِمًا عِلْمًا اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ المِيْثَاقَ اَنْ لَّا يَكْتُمَهُ وَ قَالَ اَيْضًا مَا اَخَذَاللّٰهُ عَلَى الْجُهَّالِ اَنْ يَّتَعَلَّمُوا حَتّٰى اَخَذَ عَلَى الْعلَمَاءِ اَنْ يُعَلِّمُوا (للشریشی)

(۲۹) قِیْلَ لِاَ فْلَاطُون، مَاهُو الشَّیْءُ الَّذِیْ لَايُحْسِنُ اَنْ يُّقَالَ وَاِنْ كَانَ حَقًا قَالَ مَدْحُ الِانسَان نَفْسَهُ

(۳۰) قَالَ اِبْنُ قُرَّةَ رَاحَةُ الجسمِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ وَرَاحَةُ النفسِ فِي قِلَّةِ الاٰثَامِ ورَاحةُ الْقلبِ فِي قِلةِ الْاِهْتِمَامِ وَرَاحَةُ اللِّسَانِ فِي قِلةِ الْكَلَامِ۔ (من لطائف الوزاراء)

حل لغات:۔ **لَاتَعْمَلُ** باب **سَمِعَ** سے فعل نہی حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **عَمَلًا** بمعنی کام کرنا۔ **اَلسِّرُّ** پوشیدگی، چھپی۔ باطنی۔ **تَسْتَحِی** ۔ باب **اِسْتِنْصَار** سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلْاِتستِحْیاءُ** بمعنی شرم آنا۔ **اَلْعلَانِیَّةُ** ظاہری۔ **اَلسَّلَفُ** ۔ گزشتہ اگلے زمانے کے لوگ۔ **اَلْاَدْیَانُ** ۔ **دِیْنٌ** کی جمع ہے دین۔ مذہب۔ **اَلطِّبُ** ۔ علاج معالجے کا علم۔ **اَلْاَبْدَانُ** **یَدَنٌ** کی جمع بہت سے جسم۔ **اَلْاَزْمَانُ** ۔ **زَمَنٌ** کی جمع، بہت زمانہ۔ **سُرُجٌ**۔ **سِرَاجٌ** کی جمع ہے چراغ۔ مصباح۔ **یَسْتَضِیُٔ** باب **اِسْتِنْصَارُ** سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلِاتستِضْیاءُ** بمعنی روشنی حاصل کرنا۔ **اَلْعَصْرُ** ۔ زمانہ۔ **آتٰی** باب افعال سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِیْتَاءً** بمعنی دینا۔ **اَخَذَ** باب **نَصَرَ** سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کی صیغہ ہے مصدر **اَلْاَخْذُ** بمعنی لینا، پکڑنا۔ **اَلْمِیْثَاقُ** ، وعدہ۔ **لایَکْتُمُ** باب **نَصَرَ** سے فعل مضارع منفی واحد

مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر کَتْمًا بمعنی، پوشیدہ کرنا۔ چھپانا۔ **اَلْجُهَّالُ۔ جَاهِلٌ** کا مبالغہ ہے۔ نادان۔ **اَفْلَاطُون**، نہایت چوڑے چکلے سینہ والا شخص۔ یونان کے ایک بہت بڑے حکیم کا نام جو بقراط کا شاگرد اور ارسطو کا استاد تھا۔ **اَلْاٰثَامُ**۔ گناہیں، اَلْاثمُ کی جمع ہے۔ **اَلِاهْتِمَامُ**۔ انتظام۔

ترجمہ: (۲۵) نوشیرواں نے کہا ہے۔ بہادری یہ ہے کہ پوشیدگی میں کوئی ایسا کام نہ کرو جس کی ظاہر ہونے پر تم کو شرمندگی اٹھانی پڑے

(۲۶) بعض سلف نے کہا ہے کہ:۔ علوم چار ہیں۔ فقہ ادیان کے لیے (یعنی دین کا علم) اور طب بدنوں کے لیے (یعنی بدن کی حالت کے لیے) اور نجوم زمانے کے لیے (یعنی زمانے کے حالات کے لیے) اور بلاغت زبان کے لیے (زبان کی جان کاری کے لیے)

(۲۷) بعض حکما نے کہا ہے: بے شک علما زمانے کے چراغ ہیں۔ ہر عالم اپنے زمانے کا چراغ جس سے اس کے زمانے کے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں

(۲۸) حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کو علم نہیں دیا مگر اس پر وعدہ لیا کہ وہ اس کو نہیں چھپائیگا۔ اور نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ سیکھیں یہاں تک کہ علماء سے وعدہ لیا کہ وہ سکھائیں۔ (شریشی)

(۲۹) افلاطوں سے کہا گیا وہ کیا چیز ہے کہ اس کا کہنا اچھا نہیں اگرچہ وہ حق ہو؟ جواباً کہا انسان کی اپنی تعریف کرنا۔

(۳۰) ابن مرۃ نے کہا ہے: جسم کی راحت کم کھانے میں ہے اور نفس کی راحت کم گناہ میں ہے اور دل کی راحت کم انتظام میں ہے اور زبان کی راحت کم بولنے میں ہے۔ (لطائف وزرا)

(۳۱) قال افلاطون الحکیم لَاتَطْلُبْ سُرْعَةَ العمل

وَاطْلُبْ تَجْوِيْدَهُ فَاِنَّ النَاسَ لَايَسْأَلُونَ فِي كَمْ فَرَغَ وَ اِنماَ يَنْظُرُونَ اِلىٰ اِتْقَاتِهِ وَجُودَةِ صَنْعَتِهٖ (امثال العرب)

(۳۲) مَثَلُ الذِى يُعَلِّمُ الناسَ الخَيْرَ وَلَايَعْمَلُ بِهٖ كَمَثَلِ اَعْمٰى بِيَدِهٖ سِرَاجٌ يَسْتَضِئُ بِه غَيْرُهُ وَ هُوَلَايَرَاهُ

(۳۳) قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِالْقَيْسِ اِذَا خَرَجَتِ الكَلِمَةُ مِنَ القلبِ دَخَلَتْ فِي الْقَلَبِ وَ اِذَا خَرَجَتْ مِنَ اللِّسَانِ لَمْ تَتَجَاوَزِ الْاٰذَانَ۔

(۳٤) قال الْاَصْمَعِي سَمِعْتُ بعضَ العَرَبِ يَقُولُ:۔ اَلْفَقْرُفِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ وَالْغِنٰى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ وَ قَالَ الْاٰخرُ:۔ اِخْتَرْ وَطَنًا مَا اَرْضَاكَ فَاِنَّ الْحُرَّ يَضِيُعُ فِي بَلَدِهٖ وَلَايُعْرَفُ قَدْرُهُ (للشريشى)

(۳٥) قِيْلَ عشرَةٌ تَقْبَحُ فى عَشَرَةٍ ضَيْقُ الصَدْرِ فِي الْمُلُوكِ وَالْعُذْرُ فِي الْاَشْرَافِ وَالْكِذْبُ فِي الْقُضَاةِ وَالْخَدِيْعَةُ فِي الْعُلَمَاءِ وَالْغَضْبُ فِي الْاَبْرَارِ وَالْحِرْصُ فِي الْاَغْنِيَاءِ وَالسَّفْهُ فِي الشيوخِ وَالْمَرْضُ فِي الْاَطِبَّاءِ وَالتَّهَرُّوُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْفَخْرُ فِي مَنْ لَا اٰلَ لَهُ۔

حل لغات:۔ سُرْعَةٌ جلدی، تیزی۔ تَجْوِيْدٌ، باب تفعیل کا مصدر ہے، خوبصورت بنانا۔ عمدہ بنانا۔ فَرَغَ، نَصَرَ سَمِعَ فَتَحَ تینوں سے آتا ہے فَرَاغًا وفُرُوْغًا بمعنی کام سے خالی ہونا۔ چھٹکارہ ملنا۔ اِتْقَان، باب افعال کا مصدر، مضبوطی سے کرنا۔ صَنْعَةٌ بناوٹ۔ لَمْ تَتَجَاوَزْ باب تَفَاعُل سے نفی حجد لم در فعل مستقبل معروف واحد موئنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَجَاوُزًا آگے بڑھنا۔ تجاوز کرنا۔ اِخْتَرْ باب افعال سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِخْتِيَارًا اختیار کرنا، پسند کرنا اَرْضَا۔ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل وَطَنٌ ہے اور اس کا مصدر

اِرْضَاءً رضا مند کرنا۔خوش کرنا۔ یَضِیْعُ باب ضَرَبَ فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر ضَیْعًا تلف ہونا۔ بیکار رہونا۔ برباد ہونا۔ لَایُعْرَفُ باب ضَرَبَ فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر عِرْفَةً پہچاننا۔جاننا۔ تَقْبُحُ باب کَرُمَ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَبْحًا برا ہونا۔ بدصورت ہونا۔ ضَیْقٌ، تنگ، بخل۔ اَلْاَشْرَافُ۔ شَرِیْفٌ کی جمع ہے عزت دار لوگ۔ اَلْقُضَاةُ قاضی کی جمع ہے۔ اَلْخَدِیْعَةُ دھوکا۔فریب۔ اَلْحِرْصُ، لالچ۔ اَلسَّفَهُ بے وقوفی۔نادانی۔ اَلتَّهَزُّ۔ ہنسی، مذاق، استہزا۔

ترجمه :۔(۳۱) حکیم افلاطون نے کہا: کام میں جلدی طلب نہ کرو، اور اس کی خوبصورتی کو طلب کرو اس لیے کہ لوگ نہیں پوچھتے ہیں کہ کتنے (دنوں) میں (کام سے) چھٹکارہ ملا، بلکہ اس کی (کام کی) مضبوطی اور اس کی بناوٹ کی عمدگی کی طرف دیکھتے ہیں۔(امثال العرب)

(۳۲) اس شخص کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا ہے۔ اس اندھے کی طرح ہے جس کے ہاتھ میں چراغ ہو۔ اس سے اس کے علاوہ (دوسرے لوگ) روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ خود نہیں دیکھتا ہے۔ (امثال العرب)

(۳۳) عامر بن عبدالقیس نے کہا: جب بات دل سے نکلتی ہے تو دل پر اثر کرتی ہے اور جب زبان سے نکلتی ہے تو کان سے آگے نہیں بڑھتی۔

(۳۴) اصمعی نے کہا: میں نے بعض عرب کو کہتے ہوئے سنا ہے۔محتاجی وطن میں پردیسی ہے اور مالداری پردیس میں وطن ہے۔ اور دوسرے نے کہا۔ ایسا وطن اختیار کر جو تجھے خوش رکھے۔ اس لیے کہ انسان (کبھی) اپنے شہر میں برباد ہو جاتا ہے۔ اور اس کی قدر و منزلت کو نہیں پہچانی جاتی ہے۔

(۳۵) کہا گیا ہے کہ دس (چیزیں) دس (لوگوں میں) بری ہوتی ہیں۔ بادشاہوں میں سینہ کا تنگ ہونا' (یعنی بخیل ہونا) اور بے وفائی شریفوں میں' جھوٹ قاضیوں میں' دھوکہ عالموں میں' غصہ نیک لوگوں میں' لالچ مالداروں میں' بیوقوفی بوڑھوں میں' بیماری طبیبوں میں' مستی فقیروں میں اور فخر اس شخص میں جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

(٣٦) نَظَرَ فَیْلَسُوفُ اِلٰی غُلَامٍ حَسَنِ الْوَجْهِ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ اِنَ قَرَنْتَ بِحُسْنِ خِلْقِكَ حُسْنَ خُلُقِكَ (للشعالبی)

(٣٧) قَالَتِ الْعَرَبُ لَیْسَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ قَبِیْحٌ اِلَّا وَجْهُهُ اَحْسَنُ شَیٍٔ فِیْهِ (وله)

(٣٨) اَضْعَفُ النَّاسِ مَنْ ضَعَفَ عَنْ كِتْمَانِ سِرِّهٖ وَاَقْوَاهُمْ مَنْ قَوِیَ عَلٰی غَضَبِهٖ وَاَصْبَرُهُمْ مَنْ سَتَرَ فَاقَتَهُ وَاَغْنَاهُمْ مَنْ قَنِعَ بِمَا تَیَسَّرَ لَهُ (امثال العرب)

(٣٩) قِیْلَ كَانَ قیسُ بْنُ سَاعِدَةَ یَفِدُ عَلٰی قَیْصَرَ زَائِرًا فَیُكْرِمُهُ وَ یُعَظِّمُهُ فَقَالَ لَهُ قَیصرُ مَا اَفْضَلُ الْعِلْمِ قَالَ مَعْرِفَةُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهُ قَالَ وَمَا اَفْضَلُ الْعَقْلِ قَالَ وَ قُوفُ الْمَرْءِ عِنْدَ عِلْمِهٖ قَالَ فَمَا الْمَالُ قَالَ مَا قُضِیَ بِحَقٍّ۔(للاصبهانی)

(٤٠) قَالَ حَكِیْمٌ مَنْ ذَاالَّذِیْ بَلَغَ مَقَامًا جَسِیْمًا فَلَمْ یَبْطَرْ وَاتَّبَعَ الْهَوٰی فَلَمْ یَعْطَبْ رَغِبَ اِلَی اللِّئَامِ فَلَمْ یَهِنْ،وَوَاصَلَ الْاَشْرَارَ فَلَمْ یَنْدَمْ وَصَحِبَ السُّلْطَانَ فَدَامَتْ سَلَامَتُهُ

حل لغات : فَیْلَسُوف۔حکیم۔ قَرَنْتَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَرْنًا، باندھنا، ملانا۔ خِلْق۔ پیدائش۔صورت۔ خُلُق' عادت۔خصلت۔ اَضْعَفُ، زیادہ کمزور۔ اسم تفضیل

کا صیغہ ہے۔ **کِتْمَان**۔ چھپانا۔ **اَقْویٰ**۔ طاقتور۔ **اَصْبَرُ** زیادہ صابر۔ اسم تفضیل۔ **فَاقَۃٌ**۔ بھوکا رہنا۔ **اَغْنیٰ**، زیادہ مالدار۔ اسم تفضیل۔ **قَنِعَ**۔ فعل ماضی باب **سمع** سے۔ **تَیَسَّرَ** باب **تفعل** سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَیَسُّرًا** سیر ہونا۔ بھانا۔ **یَفِدُ** باب **ضرب** فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **وَفْدًا**، ملنے جانا۔ **یُکْرِمَ** باب افعال سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ عزت کرنا۔ **یُعَظِّمُ** باب تفصیل سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَعْظِیْمُ** تکریم کرنا۔ **وَقُوْفٌ** باب **ضَرَب** کا مصدر ہے کھڑا ہونا۔ ٹھہرنا۔ قائم رہنا۔ **قَضِیَ** فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **قَضَاءً** فیصلہ کرنا۔ **بَلَغَ** باب **نَصَرَ** سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **بُلُوْغًا** پہونچنا۔ **لَمْ یَبْطَرْ** باب **سَمِعَ** سے منفی حجد بلم در فعل مستقبل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **بَطَرًا**، اترانا۔ تکبر کرنا۔ عزور کرنا۔ **اِتَبَعَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِتَبَاعٌ** پیروی کرنا فرماں برداری کرنا۔ **لَمْ یَعْطَبْ** باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **عَطْبًا** ہلاک ہونا۔ **رَغِبَ** باب **سَمِعَ** سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **غَبًا**' چاہنا' خواہش کرنا۔ ملنا ہے۔ **لَمْ یَھِنْ** باب **ضرب** نفی حجد بلم در فعل مستقبل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **وَھْنًا** کمزور ہونا۔ ذلیل ہونا۔ **وَاَصَلَ** باب مقاعلۃ سے فعل ماضی واحد کا صیغہ ہے اس کا مصدر **مُوَاصَلَۃً** ایک دوسرے سے ملنا۔ دوستی کرنا۔ **لَمْ یَنْدَمْ** باب **سَمِعَ** سے نفی حجد بلم در فعل مستقبل واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **نَدَمًا**' شرمندہ کرنا۔ **صَحِبَ** باب **سَمِعَ** سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **صَحْبَۃً** و **صَحَابَۃً** ساتھی ہونا۔ دوستی کرنا۔ **دَامَتْ** باب **نَصَرَ** سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **دَوْمًا**' چکر

لگانا، ہمیشہ رہنا۔ برقرار رہنا۔ اوراس کا فاعل **سَلَامَۃٌ** ہے۔

ترجمہ:۔ (۳۶) ایک حکیم نے ایک خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھا، جو علم حاصل کررہا تھا۔ تو کہا' اچھا ہوگا اگر تو اپنی صورت کی خوبی کے ساتھ اپنے اخلاق کی خوبی کو ملالے۔ (للثعالبی)

(۳۷) اہل عرب نے کہا: روئے زمین پر کوئی چیز بدصورت نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا چہرہ اسی قدر اچھا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ (۳۸) لوگوں میں سب سے کمزور وہ شخص ہے جو اپنا راز چھپانے میں کمزور ہو۔ اوران میں (لوگوں میں) سب سے طاقتور وہ شخص ہے جسے اپنے غصہ پر قابو ہو۔ اوران میں سب سے صبر کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنے فاقہ کو چھپائے۔ اوران میں سب سے مالدار وہ شخص ہے جو اسی پر قناعت کرے (بس کرے) جو کچھ اسے میسر ہو۔ (امثال العرب) (۳۹) کہا گیا ہے کہ قیس بن ساعدہ قیصر کے پاس ملنے آتا تھا۔ تو وہ (قیصر) اس کی عزت وتکریم کرتا تھا۔ پس قیصر نے اس سے کہا کون سا علم سب سے افضل ہے تو اس نے کہا' انسان کا اپنے آپ کو پیچاننا۔ کہا (قیصر نے) سب سے زیادہ عقلمندی کون سی ہے؟ اس نے کہا' انسان کا اپنے علم پر قابو رہنا۔ (قیصر نے) کہا' تو کون سا مال سب سے افضل ہے؟ اس نے کہا' وہ جس کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ (۴۰) کون ہے وہ شخص جو کسی بڑا مقام پر پہنچا اور غرور نہیں کیا۔ اور (کون ہے وہ شخص) جو خواہش کی پیروی کی اور ہلاک نہیں ہوا۔ اور جو کمینوں کو چاہا اور ذلیل نہ ہوا۔ اور جو شریروں سے دوستی کی اور شرمندہ نہ ہوا۔ اور جو بادشاہ کی صحبت میں رہا اوراس کی سلامتی برقرار رہی۔

(۴۱) قَالَ حَکِیمُ لِاٰخَرِیَا اَخِی کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ وَ بِنَا مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ مَالَا نُحْصِیْہِ مَعَ کَثِیرٍ مَّا نَعْصِیْہِ فَمَا نَدْرِیْ اَیُّھُمَا نَشْکُرُ اَجَمِیْلٌ مَا یَنْشِرُ اَوْ قَبِیْحٌ مَایَسْتُرُ (امثال

العرب)(٤٢) لَاتَحۡمِلۡ عَلٰی یَوۡمِكَ هَمَّ سَنَتِكَ كَفَاكَ كل یَومٍ مَاقُدِّرَلَكَ فِیۡه فَاِنۡ تَكُنۡ السَنَةُ مِنۡ عُمۡرِكَ فان الله سبحانه سیاتیك فی كل غدٍجَدِیۡدٍ بِمَا قِسۡمُ لَكَ وَاِنۡ لَمۡ تكن من عمرك فَمَا همك بِمَالَیۡسَ لَكَ۔(٤٣)قَالَ عَلِیٌّ مَنِ اسۡتَطَاعَ اَنۡ یَّمۡنَعَ نَفۡسَهٗ مِنۡ اَرۡبَعِ خِصَالٍ فَهُوَ خَلِیۡقٌ اَنۡ لَاینزل بِهِ مَكۡرُوهٌ اَللُّجَاجُ وَالۡعَجَلَةُ وَالتَّوَانِی وَالۡعُجۡبُ فَثَمۡرَةُ اللُّجَاجِ الۡحَیۡرَةِ وَثَمۡرَةُ الۡعِجۡلَةِ النَّدَامَةُ وَثمرِةُ التَوانِی الذِلَةُ وثَمۡرَةُ العُجۡبِ الۡبَغۡضَةُ (للمستعصمی)(٤٤)ذُوالشَّرۡفِ لَاتَبۡطَرهُ مَنۡزَلَةٌ نَالَهَاوَاِنۡ عَظُمَتۡ كَالۡكَلَا الَّذِیۡ لَا تُزَعۡزِعُهُ الرِیَاحُ، والدَّنِی تَبۡطَرُهُ اَدۡنٰی مَنۡزِلَةٍ كَالۡكَلَا الذِیۡ یُحَرِّكُهُ مَرُّ النَّسِیۡمِ(امثال العرب) (٤٥)قَالِ الحكیمُ ثمانیةٌ تَجۡلُبُ الۡذِلَّةَ عَلَی اَصۡحَابِهَاوَهِی جُلُوسُ الرجلِ عَلَی مَائِدَةٍ لَم یُدۡعَ اِلَیۡهَا وَالتَّاَمُّرُ عَلٰی صَاحِبِ الۡبَیۡتِ۔ وَالطَمۡعُ فِی الۡاحۡسَانِ مِنَ الۡاَعۡدَاءِ وَمَضٰی الۡمَرۡءُ اِلٰی حَدِیۡثِ اِثۡنَیۡنِ لَمۡ یَدۡ خُلَاهُ بَیۡنَهُمَا واخۡتِفَارُ السُّلۡطَانِ و جُلُوسُ الۡمرءِ فَوق رُتۡبَتِهٖ والتَّكلُمُ عِنۡدَ مَنۡ لا یستمع الكلام و مصادقة من لیس باهل۔ (للغزابی)

حل لغات:۔ اَصۡبَحۡتَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب اس کا مصدر اَلۡاِصۡبَاح ،صبح کرنا۔وَبِنَااور ہمارے ساتھ۔نِعَمٌ مال و دولت ۔بخشش،نِعۡمَت کی جمع ہے۔لَا نُحۡصِیۡهِ باب افعال سے مضارع منفی واحد متکلم کا صیغہ ہےاور ھا‘ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر اَلۡاِحۡصَاءُ شمار کرنا۔ نَعۡصِیۡهِ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع جمع متکلم کا صیغہ ہےاور ھا‘ضمیر مفعول بہ ہےاس کا مصدر عَصۡیًا نافرمانی کرنا۔نَدۡرِیۡ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع جمع متکلم کا صیغہ ہےاس کا مصدر دَرۡیًا حیلہ سے یااٹکل سے جاننا۔ اَجَمِیۡلٌ میں

ہمزہ استفہامیہ ہےاور جمیل صفت مشبہ ہے،اچھا‘خوبصورت۔عمدہ۔یَنۡشِرُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے نَشۡرًا پھیلانا۔ یَسۡتُرُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب سَتۡرًا چھپانا۔لَا تَحۡمِلُ باب ضَرَبَ سے فعل نہی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہےاس کا مصدر حَمۡلًا اٹھانا، بوجھ لادنا۔ هَمٌّ غم‘سَنَةٌ سال۔كَفَاباب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب اس کا مصدر كُفُوءًا کافی ہونا۔ قِسۡمٌ حصہ اِسۡتَطَاعَ ۔باب استنصار سے فعل ماضی ۔خِصَالٌ۔خَصۡلَةٌ کی جمع ہے۔خَلِیۡقٌ لائق۔مَكۡرُوهٌ برائی۔ اَللَّجَاجُ، سخت اصرار،خوشامد۔اَلۡعِجۡلَةُ جلدی۔اَلتَّوانیِ، سستی۔اَلۡعُجۡبُ۔ غرور،خودپسندی‘اتراہٹ۔نَالَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَالًا‘ پانا،حاصل کرنا۔عَظُمَتۡ‘باب كَرُمَ سے فعل ماضی واحد مئونث کا صیغہ ہے۔اس کا فاعل مَنۡزِلَةٌ ہے۔اس کا مصدر عِظَمًاو عِظَامَةً‘ بڑاہونا۔لَاتُزَعۡزِعُهٗ باب بَعۡثَرَ سے فعل مضارع منفی معروف کا صیغہ ہےاس کا مصدر زَعۡزَعَةً ۔سخت حرکت دینا۔ہلانا۔اَلدَّنِیءِ گھٹیا درجہ کا آدمی،کمینہ،كَلَاءٌ،گھاس۔ مَرُّالنَّسِیۡمِ۔نرم ہوا کا گزرنا۔ تَجۡلُبُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر جُلُوۡبًا،لانا‘مَائِدَةٌ‘ دسترخوان۔اَلتَّاَمُّرُ‘حکم دینا۔باب تَفَعُّل کا مصدر ہے۔اَلۡاَعۡدَاءُ۔ عَدُوٌّ کی جمع ہے۔ مَضٰی باب ضَرَبَ سے فعل ماضی کا صیغہ ہےاس کا مصدر مُضِیًّاگذرنا‘وقت نکلنا، اَلۡاِخۡتِفَارُ صحبت اختیار کرنا باب افعال کا مصدر ہے۔رُتۡبَةٌ۔مرتبہ‘درجہ مُصَادَقَةٌ۔دوستی کرنا۔

ترجمه :۔(۴۱)ایک حکیم نے دوسرے سے کہا اے میرے بھائی تو نے کیسی صبح کی؟(تو اس نے جواب میں کہا) ھمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتیں ہیں جسے ہم شمار نہیں کر سکتے۔ساتھ ہی بہت ایسی چیزیں ہیں جس کی نافرمانی کرتے ہیں۔پس ہم سمجھ نہیں پاتے ہیں کہ ان دونوں میں سے کسکا شکر

کریں۔ آیا اس اچھائی کا جسے وہ ظاہر کرتا ہے۔ یا اس برائی کا جسے وہ چھپاتا ہے۔

(۴۲) تو اپنے (ایک) دن پر اپنے (ایک) سال کے غم کو مت لاد۔ تجھے ہر روز وہی کافی ہے تیرے لیے اس (دن) میں مقرر ہے۔ پس اگر تیری عمر کا سال (باقی) ہے تو بے شک سبحانہ تجھے دیگا ہر نئے دن میں وہ چیز جو تیرا حصہ ہے۔ اور اگر تیری عمر کا (سال باقی) نہیں ہے تو تجھے کیا غم اس چیز کا جو تیرے لئے نہیں ہے۔

(۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس پر طاقت رکھے کہ اپنے نفس کو چار خصلتوں سے روکے تو وہ اس لائق ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو۔ خوشامد، جلد بازی، سستی، اکتاہٹ گھمنڈ۔ پس خوشامد کا نتیجہ حیرت و پریشانی ہے۔ اور جلد بازی کا نتیجہ شرمندگی ہے۔ اور سستی کا نتیجہ رسوائی ہے۔ اور اکتاہٹ و گھمنڈ کا نتیجہ بغض وعداوت ہے۔ (مستعصمی)

(۴۴) شریف انسان کو کوئی قدر و منزلت غرور میں مبتلا نہیں کرتی ہے جس کو وہ پائے اگر چہ وہ (قدر و منزلت) بلند ہو۔ اس پہاڑ کی طرح جس کو تیز ہوا بھی ہلا نہ سکے۔ اور کمینے کو معمولی قدر و منزلت بھی غرور میں مبتلا کر دیتی ہے اس گھاس کی طرح جس کو نرم ہوا کا جھونکا بھی ہلا دیتا ہے۔

(۴۵) حکیم نے کہا آٹھ (۸) چیزیں ذلت کو لاتی ہیں اس کے اہل پر (یعنی جس کے اندر آٹھ چیزیں ہوں اس پر) آدمی کا بیٹھنا اس دسترخوان پر جس کی طرف وہ بلایا نہ گیا ہو۔ اور گھر حکومت کرنا۔ اور دشمنوں سے احسان کی لالچ رکھنا۔ انسان کا وقت نکلنا (دخل دینا) ایسے دو شخصوں کی باتوں میں جنہوں نے اسے اپنے درمیان داخل نہ کیا ہو۔ اور بادشاہ کی صحبت اختیار کرنا۔ انسان کا بیٹھنا اپنا رتبہ (مقام) سے اوپر۔ اور اس شخص کے پاس بولنا جو باتوں پر دھیان نہ دیتا ہو۔ اور اس شخص سے دوستی کرنا جو اہل نہ ہو۔ (غزالی)

(٤٦) قَالَ الرَّشِيْدُ لِحَاجِبِهٖ اُحْجُبْ عَنِّيْ مَنْ اِذَا قَعَدَ اَطَالَ وَ اِذَا سَالَ اَحَالَ وَلَا تُخِفَّنَّ بِذِيْ الْحُرْمَةِ وَ قَدِّمْ اَبْنَاءَ الدَّعْوَةِ (ثعالبی)

(٤٧) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيمةِ امَامٌ جَائِرٌ ومَنْ يَّرٰی النَّاسُ اَنَّ فِيْهِ خَيْرًا وَلَا خَيْرَفِيْهِ۔(للسيوطی)

(٤٨) لَاتَحْمَدَنَّ امرأً حَتّٰی تُجَرِّبَهٗ وَلَا تَذُمَّنَّهٗ مِنْ غَيْرِ تَجْرِيْبٖ
اِنَّ الرِّجَالَ صَنَادِقٌ مُقَفَّلَةٌ وَمَا مَفَاتِيْحُهَا غَيْرُ التَّجَارِيْبِ (للشبراوی)

(٤٩) قَدْ قيل اِنَّ الكتابَ هُوالجليسُ الَّذِیْ لَايُنَافِقُ وَلَايَمَلُّ وَلَا يُعَاتِبُكَ اِذَاجَفَوْتَهٗ وَلَايُفْشِیْ سِرَّكَ (لابن الطقطقی)

(٥٠) قال ابنُ الاحوصِ يَذُمُّ مَنْ نَفَعَ الْاَباعِدَدُوْنَ الْاَقَارِبِ
مِنَ النَّاسِ مَنْ يَغْشٰی الْاَبَاعِدَ نَفْعُهٗ وَيَشْقٰی بِه حتّٰی الْمَمَاتِ اَقَارِبُهٗ
وَمَا خَيْرُ مَنْ لَايَنْفَعُ الْاَهْلَ عَيْشُهٗ وَاِنْ مَاتَ لَمْ يَجْزَعْ عَلَيْهِ قَرَائِبُهٗ

(٥١) قِيْلَ مَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهٗ وَجَبَتْ مُحَبَّتُهٗ وَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ عُنْوَانُ الضمِيْرِ و شَرَاكُ الْاٰمِلِ الْبَصِيْرِ وَ قِيْلَ حُسْنُ الْبَشَرِ اِكْتِسَابُ الذِكْرِ وَالْبَشَاشَةُ مِصْيَدَةُ الْمَوَدَّةِ
قال سفيان بن عيينه: بُنَیَّ اَنَّ البِرَّ شَیءٌ هَيِّنٌ وَجْهٌ طَلِيْقٌ وَكَلَامٌ لَيِّنٌ (للشعالبی)

حل لغات: ۔حَاجِبٌ دربان۔اُحْجُبْ باب نَصَرَ سے

امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **حَجْبًا** اندر آنے سے روکنا۔ **قَعَدَ** باب **نَصَرَ** سے فعل ماضی اس کا مصدر **قُعُودًا**۔ کھڑا سے بیٹھنا۔ **اَطَالَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے **اَغَاثَ** کے وزن پر اس کا مصدر **اِطَالَةً** لمبا کرنا۔ **اَحَالَ** باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر **اِحَالَةً** پورا کرنا۔ **لَاتُخِفَنَّ** باب افعال سے نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِخَافَةً** ڈرانا۔ گھبراہٹ میں ڈالنا۔ کنایۃ رسوا کرنا۔ **ذِی الْحُرمَةِ** باعزت۔ **قَدِّمْ** باب تفعیل سے امر حاضر معروف اسکا مصدر **تَقْدِیْمٌ** پہلے کرنا۔ مقدم کرنا۔ **اَبْنَاءٌ اِبْنٌ** کی جمع ہے۔ بیٹا، اہل، فرزند۔ **اِمَامٌ**۔ پیشوا۔ بادشاہ۔ **جَائِرٌ** ظالم۔ **لَاتَحْمَدَنَّ** باب **سَمِعَ** سے فعل نہی بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے **تُجَرِّبُ** باب تفعیل سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَجْرِیْبًا** آزمانا۔ **لَاتَذُمَّنَّهُ** باب **نَصَرَ** سے فعل نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **ذَمًّا و مَذَمَّةً** برائی بیان کرنا۔ **صَنْدُوقٌ** کی جمع ہے **صَنَادِیْقُ مُقَفَّلَةٌ**، بند۔ مغلق۔ **مَفَاتِیْحُ، مِفْتَاحٌ** کی جمع ہے۔ کنجی، چابی۔ **جَلِیْسٌ** ساتھی **لَایُنَافِقُ** باب مفاعلۃ سے فعل مضارع منفی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **مُنَافَقَةٌ** نفاق کرنا۔ **لَایَمُلُّ** باب **نَصَرَ** سے فعل مضارع اس کا مصدر **مَلًّا** اکتاہٹ میں ڈالنا۔ **لَایُعَاتِبُ** فعل مضارع باب مقاعلۃ سے اس کا مصدر **مُعَاتَبَةً** ایک دوسرے سے ناراضگی ظاہر کتنا۔ **جَفَوْتَ** باب **نَصَرَ** سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اور اس میں ہٗ ضمیر مفعول بہ ہے راجع بسوئے کتاب۔ اس کا مصدر **جَفْوًا** اعراض کرنا۔ بدسلوکی سے پیش آنا۔ **لَایُفْشِیْ** باب افعال سے فعل مضارع منفی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلْاِفْشَاء** راز بھید کو ظاہر کرنا۔ **یَغْشٰی** باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع اس کا مصدر **غَشْیًا** ڈھانکنا، **اَلْاَبَاعِدُ** دور کے لوگ۔

یَشْقٰی باب **سَمِعَ** فعل مضارع اس کا مصدر **شَقًا** بد بخت ہونا۔ **مَمَاتٌ**، موت۔ مرگ۔ **عَیْشٌ** زندگی۔ **لَمْ یَجْزَعْ** باب **سَمِعَ** سے نفی حجد بلم در فعل مستقبل اس کا مصدر **جَزْعًا** پریشان۔ افسوس کرنا۔ گریہ زاری کرنا۔ **قَرَائِبُ قَرِیْبٌ** کی جمع ہے۔ **لَانَتْ** فعل ماضی ہے واحد مئونث کا صیغہ ہے باب **سَمِعَ** سے اور اس کا فاعل کلمۃ ہے۔ اس کا مصدر **لَوْنٌ** نرم ہونا۔ **طَلَاقَةُ الْوَجْهِ** ہنس مکھ۔ **عُنْوَانٌ**، پتہ، مضمون کی سرخی، ترجمان۔ **اَلضَّمِیْرُ**۔ دل **شَرَاكٌ** جال، پھندا۔ **اَلْاٰمِلُ** امیدوار۔ **اَلْبَشَاشَةُ**۔ خوشی۔ **اَلْمِصْیَدَةُ** پھندا جال۔ جمع **مَصَائِدُ مَوَدَّةٌ** دوستی، تعلق۔ **بُنَیَّ**، میرے بیٹے۔ **هَیِّنٌ** آسان۔ **لَیِّنٌ**۔ نرم۔ نرم دل۔

ترجمہ : بادشاہ ہارون رشید نے اپنے دربان سے کہا۔ اس شخص کو میرے پاس آنے سے روکو جو بیٹھے تو دیر تک بیٹھے۔ اور جب مانگے تو اس کا پورا کرنا (مشکل) ہو۔ اور باعزت کو ہرگز رسوا نہ کرو۔ اور اہل دعوت کو (یعنی حق کی دعوت دینے والے کو) مقدم رکھو۔ (ثعالبی)

(۴۷) قیامت کے دن لوگون میں سب سے سخت تر عذاب ظالم بادشاہ کو ہوگا۔ اور اس شخص کو جسے لوگ دیکھے کہ اس میں بھلائی ہے حالانکہ اسمیں کوئی بھلائی نہیں۔ (سیوطی)

(۴۸) تو ہرگز کسی شخص کی تعریف نہ کر یہاں تک کہ اسکا تجربہ نہ کرلو۔ اور ہرگز اس کی برائی نہ کر تجربہ کئے بغیر۔ بے شک لوگ بند صندوق ہیں۔ اور اس کی کنجیاں نہیں ہے مگر تجربے۔

(۴۹) کہا گیا ہے کہ کتاب وہ ہمنشیں ہے جو نفاق نہیں کرتا' اور نہ اکتاہٹ میں ڈالتا ہے۔ اور نہ تجھ سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے جب تم اس سے اعراض کرو۔ اور نہ ہی تمارے راز کو فاش کرتا ہے۔

(۵۰) ابن احوص نے اس شخص کی برائی کرتے ہوئے کہا: جو اپنوں کے سوا

دوسروں کو نفع (فائدہ) پہنچائے۔لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے نفع سے دوسروں کو ڈھانکتے ہیں۔حالانکہ مرنے تک اس کی وجہ سے اس کے اپنے لوگ مصیبت جھیلتے ہیں۔اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس کی زندگی سے اھل (یعنی نفع لینے کے مستحق لوگوں) کو نفع نہ پہنچے۔اور اگر مرجائے تو اس پر اس کے قریبی لوگ افسوس نہ کرے۔

(۵۱) کہا گیا ہے کہ جس شخص کی بولی نرم ہوگی اس کی محبت واجب (لازم) ہوگی۔اور ہنس مکھ ہونا دل کا ترجمان ہے۔اور عقلمند امیدوار کا جال ہے۔اور کہا گیا ہے انسان کا اچھا ہونا نام کمانا ہے اور بشاشت دوستی کا جال ہے۔اور سفیان بن عیینہ نے کہا: میرے بیٹے بیشک نیکی آسان چیز ہے ہنس مکھ چہرہ اور بولی۔(ثعابی)

(۵۲) قِيلَ ثَلَاثَةٌ تُورِثُ ثَلَاثَةً اَلنِّشَاطُ يُورِثُ الغِنٰى وَ اُلكَسُلُ يُورِثُ الْفِقْرَ وَالشَّرَاهَةُ تُورِثُ الْمَرَضَ۔ صَاحِبُ الشَهْوَةِ عَبْدٌ فاذَا غَلَبَ الشهوةَ صَارَ مَلِكًا

(۵۳) اَلْعِلْم شَجَرةٌ وَالْعَمَلُ ثَمَرُهَا وَلَوْ قَرأْتُ الْعِلْمَ مِائَةَ سَنَةٍ وَ جَمَعْتُ اَلْفَ كِتَابٍ لَااَكُونُ مُسْتَعِدًّالرحمةِ اللّٰه تَعَالٰى اِلَّا بالْعَمَلِ لِاَنَّ لَيْسَ لِلانسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى فَمَنْ كَانَ يَرْجُولِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا لِاَنَّ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِكَ هُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا (للغزالى)

(۵٤) قال مُعَاوِيَةُ عَجِبْتُ لِمَنْ يَطْلُبُ اَمرًا بِالْغَلْبَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِالْحُجَّةِ وَلِمَنْ يَّطْلُبُهُ بِخُرْقٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْه بِرفق۔

(۵۵) وَكَانَ جَعْفَرُبْنُ سُلَيمَانَ عَثَرَ بِرَجُلٍ سَرَقَ دُرَّةً فَبَاعَهَا فَلَمَّا بَصَرَبالرَّجُلِ اِسْتَحٰى فَقَالَ لَهُ اَلَمْ تَكُنْ طَلَبْتَ هَذِهِ الدُّرَّةَ مِنّىْ فَوَهَبْتُهَالَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ۔

www.YaNabi.in

(۵٦) جَنِّبْ كَرَامَتَكَ اللِّئَامَ فَاِنَّكَ اِنْ اَحْسَنْتَ اِلَيْهِم لَمْ يَشْكُرُوا وَاِنْ اَنْزَلْتَ بِهِمْ شَدِيْدَةً لَمْ يَصْبِرُوا۔(للثعابى)

حل لغات: ۔ تُورِثُ باب افعال سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِیْراثاً، وارث بنانا۔ اَلنَّشَاطُ۔خوشی، شادمانی۔ الکَسُلُ سستی۔ الشَّراهَةُ کھانے کی لالچ۔ غَلَبَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل عَبْدٌ ہے۔متن میں جو غلَبَتْ لکھا ہے یہ کتابت کی غلطی ہے۔کیونکہ اس کا فاعل عَبْدٌ ہے اور وہ مذکر ہے۔اس کا مصدر غَلْباً، قابو پانا۔غلبہ پانا۔ مُسْتَعِدٌ۔ مستحق۔ سَعٰی باب فَتَحَ سے فعل ماضی ہے سَعْيًا دوڑنا۔کوشش کرنا۔ یَرْجُو۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر رَجْوًا امید کرنا۔ لِقَاءً ملاقات کرنا ملنا۔ لِيَعْمَلْ، باب سَمَعَ سے امر غائب معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَمَلاً۔عمل کرنا۔کام کرنا۔ لَايُظْلَمُونَ۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر ظُلْمًا۔ظلم کرنا۔ اَلْحُجَّةُ۔دلیل۔ خُرْقٌ۔بے وقوفی۔ رِفْقٌ۔نرمی، آہستگی۔ عَثَرَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَثْراً بھید پر مطلع ہونا۔ سَرَقَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر سَرَقًا۔چرانا۔ دُرَّةٌ اسکی جمع دُرَرٌ موتی۔زیور۔ اِسْتَحٰى باب اِسْتِفْعَال سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر اَلْاِسْتِحْيَاءُ شرم کرنا۔ وَهَبْتُ باب فَتَحَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَهْبًا ہبہ کرنا۔دینا۔ فَخَلّٰى باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَخْلِيَةً چھوڑنا۔ سَبِيْلٌ راستہ۔ جَنِّبْ باب تفعیل سے فعل امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَجْنِيْبٌ بچانا۔ كَرَامَت، شرافت لِئَامٌ لَئِيْمٌ کی جمع ہے۔کمینہ۔ اَحْسَنْتَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِحْسَانُ۔

بھلائی کرنا۔احسان کرنا۔

ترجمہ:۔ (۵۲) کہا گیا ہے کہ تین چیزیں وارث بناتی ہیں۔چستی مالداری کو وارث بناتی ہے۔اور سستی غریبی کو وارث بناتی ہے۔اور کھانے کی لالچ بیماری کو وارث بناتی ہے۔خواہش والا (آدمی) غلام ہے۔پس اگر وہ خواہش پر قابو پاجائے تو بادشاہ ہوجائیگا۔

(۵۳) علم درخت ہے اور عمل اس کا پھل۔اور اگر میں سو(۱۰۰) برس تک علم پڑھتا رہوں اور ہزار کتابیں جمع کرلوں تو بھی میں عمل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں ہوسکتا۔اسلئے کہ انسان کیلئے نہیں ہے مگر وہی جس کی وہ کوشش کرے۔لہذا جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے۔اس لیے کہ جو نیک عمل کرے گا پس وہی لوگ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے او کچھ بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔(غزالی)

(۵۴) معاویہ نے کہا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی معاملہ کو (طاقت کے) زور سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ اس کو دلیل سے (حاصل کرنے پر) قدرت رکھتا ہے۔اور اس شخص پر (تعجب ہے) جو خلاف عقل سے حاصل کرنا چاہے حالانکہ وہ نرمی سے اس پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵۵) جعفر بن سلیمان ایک ایسے شخص پر مطلع ہوا جس نے موتی چرائی تھی۔پھر اس نے اسے بیچ دی۔پس جعفر نے جب اس شخص کو دیکھا تو وہ شخص شرمندہ ہوا۔تو جعفر نے اسے کہا کیا تو نے مجھسے یہ موتی نہیں مانگا تھا تو میں نے اس کو تمہیں دیدیا تھا۔اس شخص نے کہا ہاں (ایسا ہی) پھر جعفر نے اسکا راستہ چھوڑ دیا۔

(۵۶) اپنی شرافت کو کمینوں سے بچاؤ اس لیے کہ اگر تم ان سے احسان کروگے تو وہ شکر گذار نہیں ہوں گے اور اگر تم ان سے سختی سے پیش آ ؤگے تو وہ برداشت نہیں کریں گے۔(ثعالبی)

اَنْشَدَ بَعْضُهُمْ:۔ اِنْ قَلَّ مَالِیْ فَلَا خُلَّ یُصَاحِبُنِیْ   اَوْزَادَ مَالِی فَکُلُّ النَّاسِ خُلَّانِیْ

فَکَمْ عَدُوٍّلِبَذْلِ الْمَالِ صَاحَبَنِیْ   وَصَاحِبٍ عِنْدَ فُقْدِالْمَالِ خَلَّانِیْ

(۵۷) قال ابوالعتاهبة ذاکرَالموتِ:

لَیْتَ شَعْرِیْ فَاِنَّنِیْ لَسْتُ اَدْرِیْ۔   اَیُّ یومٍ یکونُ اٰخِرَ عُمْرِیْ

وَبِاَیِّ الْبِلَادِ تُقْبَضُ رُوْحِیْ۔   وَبِاَیِّ الْبِقَاعِ یُحْضَرُقَبْرِیْ

(۵۸) قال شمسُ الدینِ النواجِی:۔

خَلْوَۃُ الْاِنْسَانِ خَیْرٌ ۔ مِنْ جَلِیْسِ السُّوءِ عِنْدَہُ

وَجَلِیْسُ الْخَیْرَ خَیْرٌ ۔ مِنْ جَلِیْسِ المرءِ وَحْدَہُ

(۵۹) قالو الْمَمْلَکَۃُ تَخْضَبُ بِالسَّخَاءِ و تَعْمُرُ بِالْعَدْلِ و تَثْبُتُ بِالْعَقْلِ وَ تُحْرسُ بالشجاعَۃِ وَتَسَاسُ بِالرِّیَاسَۃِ وَقَالُو الشجاعَۃُ لِصَاحِبِ الدَّوْلَۃِ(عن الفخری)

اِذَا مَلِكٌ لَمْ یَکُنْ ذَاهِبَۃٍ۔   فَدَعْہ فَدَوْلَتُہٗ ذَاهِبَۃٌ

حل لغات:۔ اَنْشَدَ فعل ماضی باب افعال سے،اس کا مصدر اَلْاَنْشَادُ ،شعر پڑھنا۔ قَلَّ فعل ماضی اسکا مصدر قِلًّا کم ہونا۔کم مال والا ہونا۔ خِلٌ، خُلٌ ،دوست۔اس کی جمع اَلْاَخْلَالُ ہے۔یُصَاحِبُ فعل مضارع باب مفاعلۃ سے اس کا مصدر مُصَاحَبَۃٌ ساتھ ہونا۔دوستی کرنا۔ زَادَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر زَیْدًا' زیادہ ہونا۔بڑھنا۔ خُلَّانٌ احباب۔ عَدُو' دشمن۔ بَذْلٌ خرچ کرنا۔باب نَصَرَ کا مصدر ہے۔خَلَّا فعل ماضی ''ن'' وقایہ کی ضمیر مفعول ہے شَعْرًا جاننا،محسوس کرنا۔اَدْرِیْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر دَرْیًا' جاننا۔ تُقْبَضُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَبْضًا ' پکڑنا۔

اَلْبِقَاعُ ،زمین کا ایک حصہ۔ یُحْفِرُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہےاس کا مصدر حَفْرًا کھودنا۔ خَلْوَۃٌ تنہائی۔ جَلِیْسٌ ساتھ۔ ہمنشین۔ اَلسُّوء، بُرا۔ اَلْمَمْلِکَۃُ۔ سلطنت۔ تَخْضَبُ باب سَمَعَ سے فعل مضارع واحد مؤنث کا صیغہ ہےاس کا مصدر خِضْبًا سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا۔ تَحْرُسُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَرْسًا حفاظت کرنا۔ بچانا۔ تُسَاسُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع مجہول ہےاس کا مصدر سِیَاسَۃً دیکھ بھال کرنا ذَاھِبَۃٍ ھبہ کرنے والا۔ بخشش کرنے والا۔ دَعْ باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر کا صیغہ ہےاس کا مصدر وَدْعًا چھوڑنا۔ ذَاھِبَۃٌ جانے والی۔ الذھب مصدر سے اسم فاعل مؤنث کا صیغہ ہے۔

ترجمہ:۔ بعض نے یہ شعر کہا۔ کہ اگر میرا مال کم ہو جائے تو کوئی دوست میرا ساتھ نہیں رہتا۔ لیکن جب میرا مال زیادہ ہوتا ہے تو تمام لوگ میرے دوست بنجاتے ہیں۔(۱) کتنے دشمن مال خرچ کرنے کیلئے میرے دوست بنے اور کتنے ساتھی مال ختم ہونے کے وقت مجھے چھوڑ دیئے۔

(۵۷) ابوعتاھیہ نے موت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ کاش میرا شعور ہوتا۔ اور بے شک میں نہیں جانتا ہوں کہ کون سا دن میری عمر کا آخری دن ہوگا۔ اور کس شہر میں میری روح قبض کی جائے گی۔ اور کس زمین میں میری قبر کھودی جائے گی۔

(۵۸) شمس الدین نواجی نے کہا۔ انسان کی تنہائی بہتر ہے اس برے ہمنشیں سے جو اس کے پاس رہے۔ اور اچھا ہمنشیں بہتر ہے اس سے کہ انسان تنہا رہے۔

(۵۹) حکیموں نے کہا۔ سلطنت سخاوت سے شاداب ہوتی ہے۔ اور عدل و انصاف سے آباد ہوتی ہے۔ اور عقل سے ثابت ہوتی ہے۔ اور محفوظ ہوتی ہے۔ اور بہادری سے دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے بہادری صاحب

حکومت کے لیے ہے۔ (فخری)

اگر بادشاہ بخشش کرنے والا نہ ہو۔ تو اسے چھوڑ دے کیونکہ اس کی حکومت جانے والی ہے۔

(٦٠) قال ابلیس اذا ظَفِرْتُ مِنْ اِبْنِ اٰدَمَ بثلثۃٍ لَمْ اُطَالِبُهُ بِغَیْرِهَا اِذَا اَعْجَبَ بِنَفْسِهٖ وَاسْتَکْثَرَ عَمَلَهُ وَنَسِیَ ذَنْبَهُ (للشعابی)(٦١) سَالَ الاسکندرُ اَرُسطاطالیسَ اَیُّ هُمَا اَفْضَلُ لِلْمُلُوْکِ اَلشُّجَاعَةُ اَمِ الْعَدْلُ فَقَالَ ارسطاطالیسُ اِذَا عَدَلَ السُّلْطَانُ لَمْ یَحْتَجِ اِلیٰ الشجَاعَةِ (للغزالی)(٦٢) قَالَ الشَّافِعِی اَنْفَعُ الْاَشْیَاءِ اَنْ یَّعْرِفَ الرجلُ قَدْرَ مَنْزِلَتِهٖ و مَبْلَغَ عَقْلِهٖ ثَمَّ یَعْمَلَ بِحَسْبِهٖ (٦٣) قال عمرُبْنُ الخَطَّابِ یَااَیُّهَا النَّاسُ اِیَّاکُمْ وَالْبِطْنَةَ فَاِنَّهَا مُکْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوۃِ وَ مُفْسِدَۃٌ لِلْقَلْبِ وَمُوْرِثَۃٌ لِلسَّقَمِ وَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ اِذَا کُنْتَ بَطِنًا فَعُدَّ نَفْسَکَ زَمِنًا۔

حل لغات:۔ ظَفِرْتُ فعل ماضی باب سمع سے اس کا مصدر ظَفَرًا کامیاب ہونا۔ غالب ہونا۔ لَمْ اُطَالِبُ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہےاس کا مصدر مُطَالَبَۃٌ اپنا حق مانگنا۔ اَعْجَبَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِعْجَابًا خوش ہونا۔ تعجب کرنا۔ اِسْتَکْثَرَ باب استفعال سے ماضی اس کا مصدر اَلِاسْتِکْثَارًا بہت سمجھنا، بہت شمار کرنا۔ نَسِیَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَسِیًا بھولنا۔ لَمْ یَحْتَجْ باب افعال سے فعل منفی حجد بلم در فعل مستقبل کا صیغہ ہےاس کا مصدر اِحْتِیَاجًا محتاج ہونا۔ ضرورت مند ہونا۔ عَدَلَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر عَدْلًا انصاف کرنا۔ اَنْفَعُ باب فَتَحَ سے اسم تفضیل واحد مذکر کا صیغہ ہےاس کا مصدر نَفْعًا فائدہ دینا۔ مَبْلَغُ پہنچ رسائی۔ اَلْبِطْنَۃُ بسیار خوری، حرص۔ مُکْسِلَۃٌ سست کرنے والی۔ اسم فاعل مؤنث

کا صیغہ ہے افعال مُفسِدَۃٌ فاسد کرنے والی۔خراب کرنے والی۔باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔مُوْرِثَۃٌ مستحق،سبب۔ عُدْ باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف اس کا مصدر عَدًّا تَعْدَادًا شمار کرنا۔ زَمِنٌ ۔لنجا،ہاتھ پاؤں سے معذور۔بیمار۔

ترجمہ:۔ (٦٠) ابلیس نے کہا جب میں ابن آدم (یعنی آدمی) سے تین چیزوں کے ذریعہ کامیابی حاصل کرلیتا ہوں تو اس کے سوا اس سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا ہوں۔ جب وہ اپنے کو بڑا سمجھنے لگے۔اور اپنے عمل کو بہت زیادہ جانے۔اور اپنے گناہ کو بھولجائے۔(ثعالبی)

(٦١) سکندر نے ارسطاطالیس سے پوچھا۔ بادشاہ کے لیے بہادری بہتر ہے یا عدل و انصاف۔تو ارسطاطالیس نے کہا۔ جب بادشاہ انصاف کریگا تو اس کو بہادری کی ضرورت نہیں ہوگی

(٦٢) حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ چیزوں میں سب سے زیادہ فائدہ دینے والی یہ ہے کہ آدمی اپنی قدر و منزلت اور اپنی عقل کی رسائی کو پہچانے۔ پھر اسی کے مطابق عمل کرے۔(ثعالبی)

(٦٣) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! زیادہ کھانے سے بچو اس لیے کہ زیادہ کھانا نماز سے سست کرنے والا ہے۔اور قلب کو خراب کرنے والا ہے اور بیماری کا مستحق ہے۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو زیادہ کھالے تو اپنے آپ کو بیمار شمار کر۔

(٦٤) قَالَ لُقمانُ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ لَا تُجَالِسِ الْفُجَّارَ وَلَا تُمَاشِهِمْ اِتَّقِ اَنْ یَنْزِلَ عَلَیْهِمْ عَذَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَیُصِیْبَكَ مَعَهُمْ وجَالِسِ الْفُضَلَاءِ وَالْعُلَمَاءِ فَاِنَّ اللّٰہ تعالٰی یُحْیِیْ الْقُلُوبَ الْمَیْتَةَ بِالْفَضِیْلَةِ وَالْعِلْمِ كَمَا یُحْیِی الْاَرْضَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ (للشریشی)

(٦٥) قِیلَ لِلْاِسْكَنْدَرِ مَالَكَ تُعَظِّمُ مُؤَدِّبَكَ اَكْثَرُ مِنْ تَعْظِیْمِكَ لِاَبِیْكَ فَقَالَ اِنَّ اَبِی سَبَبُ حَیَاتِیْ الْفَانِیَةِ وَمُؤَدِّبِیْ سَبَبُ حَیَاتِیْ الْبَاقِیَةِ ولله درمن قال اُقَدِّمُ اُسْتَاذِیْ عَلٰی نَفْسِ وَالِدِیْ وَ اِنْ نَالَنِی مِنْ وَالِدِیْ الْفَضْلُ وَالشَّرْفُ۔ فَذَاكَ مُرَبِّی الرُّوْحِ وَالرُّوْحُ جَوْهَرٌ وَهٰذَا مُرَبِّیْ الْجِسْمِ وَالْجِسْمُ مِنْ صَدَفٍ۔ كُنْ اِبْنُ مَّنْ شِئْتَ وَاكْتَسِبْ اَدَبًا یُغْنِكَ مَحْمُوْدُهٗ عَنِ النَّسَبِ۔ اِنَّ الْفَتٰی مَنْ یَّقُولُ هَااَنَاذَا لَیْسَ الْفَتٰی مَنْ یَّقُولُ كَانَ اَبِیْ۔

حل لغات:۔ یَابُنَیَّ اے میرے بیٹے۔ لَاتُجَالِسْ باب مفاعلۃ سے نہی حاضر معروف کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُجَالَسَۃٌ ساتھ بیٹھنا۔ اَلْفُجَّارُ فاجر کی جمع ہے۔بدکار۔بدچلن۔ لَاتُمَاشِ باب مفاعلۃ سے نہی حاضر معروف واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُمَاشَاۃٌ۔ساتھ چلنا۔ اِتَّقِ باب افعال سے امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔تو ڈر۔ یَنْزِلُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر نُزُوْلًا نازل ہونا۔اترنا۔ یُصِیْبُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِصَابَۃً پہنچنا۔نشانہ میں لینا۔ یُحْیِی باب افعال سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِحْیَاء زندہ کرنا۔ وَابِلٌ موسلا دھار بارش۔زور کی بارش۔ بَالٌ ۔حال۔دماغ۔ تُعَظِّمُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَعْظِیْماً عزت کرنا۔تعظیم کرنا۔ مُؤَدِّبٌ باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔استاذ معلم۔ لِلّٰهِ دُرٌّ من قال۔کیا خوب کہا ہے اس شخص نے۔ اُقَدِّمُ باب تفعیل سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَقْدِیْمٌ مقدم کرنا۔اوپر رکھنا۔ نَالَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَیْلًا پانا۔حاصل کرنا۔ مُرَبِّیٌ پرورش کرنے والا۔ صَدَفٌ ۔سیپ۔ كُنْ تو ہو۔باب نَصَرَ سے فعل امر۔ شِئْتَ باب سَمِعَ سے

فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر شَیْئًا چاہنا۔ اِکْتَسِبْ باب افعال سے فعل امر حاضر اس کا مصدر اَلْاِکْتِسَابُ حاصل کرنا۔ کمانا۔ یُغْنِیْ باب افعال سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اِغْنَاءٌ بے نیاز کرنا۔ هَااَنَاذَا۔ میں یہ ہوں (اس میں ھا اسم فعل بمعنی ''کو'' یہ محاروں کا لفظ ہے اس کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے ''ہاں یہ میں ہوں)

ترجمہ: (۶۴) لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے بدکاروں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اور نہ ان کے ساتھ چلو۔ ڈرو کہ ان پر آسمان سے عذاب اترے تو تجھ کو بھی ان کے ساتھ لپیٹ میں لے لے۔ اور فضلا اور علما کے ساتھ بیٹھو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو فضیلت وعلم سے زندہ کرتا ہے۔ جیسا کہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ کرتا ہے۔ (شرشیی)

(۶۵) سکندر سے کہا گیا۔ کیا مزاج ہے آپ کا کہ اپنے استاذ کی تعظیم اپنے باپ کی تعظیم سے زیادہ کرتے ہیں۔ اس نے (سکندر سے) کہا۔ بے شک میرا باپ میری مٹ جانے والی زندگی کا سبب ہے اور میرا استاذ میری باقی رہنے والی زندگی کا سبب ہے، کیا ہی خوب کہا ہے کسی شخص نے: میں اپنے استاذ کو اپنے باپ کی ذات سے مقدم رکھتا ہوں اگرچہ اپنے باپ کی طرف سے بہت کچھ فضیلت و بزرگی ملی ہے۔ کیونکہ استاذ میری روح کی پرورش کرنے والا ہے اور روح جوھر ہے۔ اور یہ (یعنی باپ) جسم کا پرورش کرنے والا ہے اور جسم سیپ ہے۔ اور حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہے جس کی اولاد ہو ادب حاصل کرو۔ اس کی (ادب کی) تعریف تجھے خاندان سے بے نیاز (ممتاز) کردے گی۔ بے شک جوان وہ شخص ہے جو کہے کہ میں یہ ہوں۔ جوان مرد وہ نہیں جو کہے کہ میرا باپ (ایسا) تھا۔

(۶۶) سَمِعَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا يَّقُولُ غَرِيْبٌ فَقَالَ لَهُ كَلَّا اَلغرِيْبُ مَنْ

لَا اَدَبَ لَهُ

(۶۷) قِيْلَ الْمَرْءُ مِنْ حَيْثُ يَثْبُتُ لَامِنْ حَيْثُ يَنْبُتُ وَمِنْ حَيْثُ يُوْجَدُ لَامِنْ حَيْثُ يُوْلَدُ

قال الشَّاعِرُ:۔ لِكُلِّ شَيْءٍ زِيْنَةٌ فِي الْوَرىٰ وَزِيْنَةُ الْمَرْءِ تَمامُ الْاَدَبِ

قَدْ يَشْرَفُ الْمَرْءُ بِاٰدَابِهٖ فِيْنَا وَاِنْ كَانَ وَضِيْعَ النَّسَبِ

(۶۸) وَقِيْلَ الْفَضْلُ بِالْعَقْلِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالْحَسْبِ وَقِيْلَ الْمَرْءُ بِفَضِيْلَتِهٖ لَا بِفَصِيْلَتِهٖ وَبِكَمَالِهٖ لَابِجَمَالِهٖ وَبِاٰدَابِهٖ لَا بِثِيَابِهٖ (للابشیهی)

قال الامامُ عَلِيٌّ:۔ لَيْسَ اَلْجَمَالُ بِاثْوَابٍ تُزَيِّنُنَا اِنَّ الْجَمالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالْاَدَبِ

لَيْسَ الْيَتَيْمُ الَّذِيْ قَدْمَاتَ وَالِدُهٗ بَلْ الْيَتَيْمُ يَتِيْمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبِ

(۶۹) قال اميرُالْمُومِنينَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَلْاَدَبُ حُلِيٌّ فِي الْغِنىٰ كَنْزٌ عِنْدَ الْحَاجَةِ عَوْنٌ عَلىٰ الْمُرُوْءَةِ صَاحِبٌ فِي الْمَجْلِسِ مُوْنِسٌ فِي الْوَاحِدَةِ تَعْمُرُبِهٖ الْقُلُوبُ الْوَاهِيَةُ و تَحْيٰى بِهٖ الْاَلْبَابُ الْمَيْتَةُ وَ تَنْفُذُبِهٖ الْاَبْصَارُ الْكَلِيْلَةُ وَيُدْرِكُ بِهٖ الطَّالِبُوْنَ مَايُحَاوِلُوْنَ۔

حل لغات: ۔كَلَّا ہرگز نہیں۔ يَنْبُتُ باب نَصَرَ فعل مضارع اس کا مصدر نَبَتًا اُگنا۔ يُوْجَدُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر وُجُوْدًا، پانا۔ جننا۔ يُوْلَدُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر وِلَادَةً، بچہ جننا۔ پیدا کرنا۔ الْوَرىٰ، مخلوق۔ يَشْرَفُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع اس کا مصدر شَرْفاً، بلند ہونا۔ باعزت ہونا۔ اٰدَابٌ، اَدَبٌ کی جمع

ہے۔وَضِيْعٌ نیچا، پست۔اَلْاَصْلُ، خاندان۔اَلْحَسَبُ، نسب خاندان عرافت۔ فَصِيْلَةٌ، خاندان، رشتے دار۔ثِيَابٌ، ثوب کی جمع ہے، کپڑے۔ اَثْوَابٌ کپڑے، ثوبٌ کی جمع۔ تُزَيِّنُنَا۔ تُزَيِّنُ باب تفعیل سے فعل مضارع واحد مئونث غائب کا صیغہ ہے اور ''نا''ضمیر مفعول بہ ہے۔اور اس کا مصدر فاعل اَثْوَاب ہے اس کا مصدر تَزْيِيْنًا۔زینت بخشنا۔قَدْمَاتَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی قریب ہے اس کا مصدر مَوْتًا، مرنا۔ حُلِيٌّ زیور۔ كَنْزٌ خزانہ۔عَوْنٌ۔ مددگار۔ اَلْمُرُوءَ ةُ ۔مردانگی۔مُوْنِسٌ، غمخوار۔ تَعْمُرُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مئونث غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل اَلْقُلُوْبُ ہے اس کا مصدر عَمْراً آباد ہونا۔ اَلْوَاهِيَةُ کمزور۔اَلْاَلْبَابُ۔ لُبٌّ کی جمع ہے عقل۔دانائی۔ تَنْفُذُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع مئونث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَفَذًا۔ نافذ ہونا۔ پورا ہونا۔يُدْرِكُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِدْرَاكًا، پالینا، لاحق ہونا۔يُحَاوِلُوْنَ۔باب مفاعلۃ سے فعل مضارع اس کا مصدر مُحَاوَلَةً قصد کرنا۔ارادہ کرنا۔

ترجمہ: (٦٦) حضرت معاویہ رضی اللہ رنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا (کہ میں) غریب ہوں تو آپ نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں۔غریب وہ شخص ہے جس میں ادب نہیں۔

(٦٧) کہا گہا ہے کہ آدمی کی اصل حیثیت یہ ہے کہ وہ کس چیز کا ثبوت دیتا ہے۔ اس حیثیت سے نہیں کہ وہ کہاں سے اگتا ہے۔اور اس کی اصل اس حیثیت سے ہے کہ اس میں کیا پایا جاتا ہے۔اس حیثیت سے نہیں کہ وہ کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔شاعر نے کہا: مخلوق میں ہر چیز کے لیے ایک زینت ہے۔اور انسان کی زینت مکمل ادب دار ہونا ہے۔انسان اپنے ادب واخلاق کی وجہ سے ہم میں بہت بلند ہوجاتا ہے اگرچہ پست خاندان کا ہو۔

(٦٨) کہا گیا ہے کہ فضیلت و بڑائی عقل و ادب کے سبب سے ہے خاندان ونسب کے سبب سے نہیں۔اور کہا گیا ہے کہ انسان کی بڑائی اپنی فضیلت سے ہے نہ کہ رشتے کی وجہ سے اور (انسان کی بڑائی) اپنے کمال کی وجہ سے نہ کہ خوبصورتی کی وجہ سے۔اور اپنے آداب سے ہے نہ کہ کپڑے کی وجہ سے۔

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے کہا: خوبصورتی کپڑوں کی وجہ سے نہیں ہے جو ہمیں زینت بخشے۔بے شک اصل خوبصورتی علم وادب کی خوبصورتی ہے۔یتیم وہ شخص نہیں ہے جس کا والد مر گیا ہو بلکہ یتیم وہ شخص ہے جو علم اور حسب ونسب کا یتیم ہو۔

(٦٩) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ادب مالداری میں زیور ہے۔ضرورت کے وقت خزانہ ہے' مردانگی کے لئے مددگار ہے۔مجلس میں ساتھی ہے۔تنہائی میں غم خوار ہے۔اس کی وجہ سے کمزور دل آباد ہوتے ہیں۔اور اس کی وجہ سے مردہ عقلیں زندہ ہوتی ہیں۔اور اس کی وجہ سے بیکار آنکھیں پرنور ہوتی ہیں۔اور اس کی وجہ سے طلب کرنے والے پالیتے ہیں وہ جس کا وہ قصد کرتے ہیں۔

(٧٠) قَالَ الشِّبْرَاوِیُ فِي اَدَبِ الْاَحْدَاثِ:۔ قَدْ يَنْفَعُ الْاَدَبُ الْاَطْفَالَ فِي صِغَرٍ وَلَيسَ يَنْفَعُهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ اَدَبٌ۔ اِنَّ الْغُصُوْنَ اِذَا قَوَّمْتَهَا اعْتَدِلَتْ وَلَا يَلِيْنُ وَلَوْ قَوَّمْتَهُ الْخُشُبُ۔

وَقَالَ الْاَمَامُ عَلِیٌّ يُفَاخِرُ الْاَغْنِيَاءَ الْجُهَّالَ۔رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْحَبَّارِ فِيْنَا۔ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ۔فَاِنَّ الْمَالَ يُفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ۔ وَاِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ لَهٗ زَوَالٌ۔

وَلِلّٰهِ مَاقَالَ الْاٰخَرُ:۔اَلْعِلْمُ فِي الصُّدُوْرِ مِثْلُ الشَّمْسِ فِی الْفَلَكِ۔ وَالْعَقْلُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ التَّاجِ لِلْمَلِكِ۔ فَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ الْعِلْمِ

مُعْتَصِمًا ۔ فَالْعِلْمُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَكِ۔
وَقَالَ الْحِلّی فِی حِفْظِ اللُّغَاتِ:۔ بِقَدْرِلُغَاتِ الْمَرْءِ يَكْثُرُنَفْعُهُ ۔ وَتِلْكَ لَهُ عِنْدَالشَّدَائِدِ اَعْوَانٌ فَبَادِرْ اِلٰی حِفْظِ اللُّغَاتِ مُسَارِعًا ۔ فَكُلُّ لِسَانٍ بِالْحَقِيْقَةِ اِنْسَانٌ۔

حل لغات:۔ **اَلْاَطْفَالُ** بچے۔**طِفْلٌ** کی جمع۔ **صِفْرٌ**،نقطہ۔ بچپنا۔**الغُصُونُ**۔شاخیں۔ٹہنیاں۔ **غُصْنٌ** کی جمع۔ **قَوَّمْتَ** باب تفعیل سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **تَقْوِيْمًا** سیدھا کرنا۔ **اُعْتُدِلَتْ** باب افعال سے فعل ماضی مجہول واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِعْتِدَالًا** سیدھا ہونا۔دوحالتوں میں توسط اختیار کرنا۔ **لَايَلِيْنُ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع ہے اس کا مصدر **لِيْنًا** نرم ہونا۔**اَلْخَشْبُ** سوکھی لکڑی۔ **يُفَاخِرُ** باب مفاعلۃ سے مضارع **مُفَاخَرَةً** ایک دوسرے سے فخر کرنا۔ **رَضِيْنَا** باب **سَمِعَ** سے فعل ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر **رَضًی**،خوش ہونا۔راضی ہونا۔ **قِسْمَةٌ** تقسیم۔ **اَلْجَبَّارُ** ۔اسم جلالت۔ **جُهَّالُ** ۔ان پڑھ۔ **جَاهِلٌ** کی جمع ہے۔**اَلصُّدُوْرُ**۔ **صَدْرٌ** کی جمع ،سینہ۔ **اَلْفَلَكُ**،آسمان۔ **اَلسَّمَكُ** ۔مچھلی۔**اَلشَّدَائِدُ** تکلیفیں مصیبتیں۔**شَدِيْدٌ** کی جمع ہے۔ **اَعْوَانٌ**،**عَوْنٌ** کی جمع ہے مددگار۔**بَادِرْ** باب مفاعلۃ سے امر حاضر معروف، اس کا مصدر **مُبَادَرَةً** جلدی کرنا۔**حِفْظٌ**، یاد کرنا۔باب **سَمِعَ** کا مصدر ہے **مُسَارِعًا** باب مفاعلۃ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا مصدر **مُسَارَعَةً** سبقت کرنا۔کوشش کرنا۔

ترجمہ:(۷۰)شبراوی نے کم عمروں کے ادب کے بارے میں کہا ہے۔ادب (کی تعلیم) بچپن میں بچوں کو فائدہ دیتی ہے۔اور ان کو (یعنی بچوں کو)اس کے(یعنی بچپن کے)بعد ادب کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے۔بیشک نرم ٹہیوں

www.YaNabi.in

کو اگر تو سیدھا کریگا تو وہ سیدھی ہو جائیگی ۔اور سوکھی لکڑی سیدھی نہیں ہوگی اگر تم اسکو سیدھی کرو۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جاہل مالداروں پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر خوش ہیں کہ ہمارے لیے علم ہے اور جاہلوں کے لیے مال ہے۔اس لیے کہ مال عنقریب فنا ہو جائے گا۔اور بے شک علم کیلئے زوال نہیں۔

دوسرے شخص نے کیا خوب کہا۔علم سینوں میں آسمان کے سورج کی طرح ہے۔ اور انسان کی عقل بادشاہ کے تاج کی طرح ہے۔پس اپنے دونوں ہاتھوں سے علم کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ۔کیونکہ انسان کے لیے علم ایسے ہی ہے جیسے مچھلی کیلئے پانی۔

اور حلی نے زبانوں کے سیکھنے اور یاد کرنے کے بارے میں کہا ہے۔آدمی کو جتنی زبانوں کی جانکاری ہوگی اتنا ہی اس کو فائدہ ہوگا۔اور وہ (زبانیں) انسان کے مصیبتوں کے وقت مددگار رہوں گی پس زبانوں کو یاد کرنے میں جلدی سبقت کرو۔اس لیے کہ ہر زبان حقیقت میں انسان ہے۔

(۷۱) سَالَ الْاَسْكَنْدَرُ يَوْمًا جَمَاعَةً مِنْ حُكَمَائِهٖ وَكَانَ عَزَمَ عَلٰی سَفَرٍ فَقَالَ اَوْضِحُوالِیْ سَبِيْلًا مِنَ الْحِكْمَةِ اُحْكِمُ فِيْهِ اَعْمَالِیْ وَاُتْقِنُ بِهٖ اَشْغَالِیْ قَالَ كَبِيْرُالْحُكَمَاءِ اَيُّهَا الْمَلِكُ لَاتُدْخِلُ قَلْبَكَ مُحَبَّةَ شَیْءٍ وَلَا بُغْضَتَهُ لِاَنَّ الْقَلْبَ خَاصِيَّتُهُ كَاِسْمِهٖ وَاِنَّمَا سُمِّیَ قَلْبًا لِتَقَلُّبِهٖ وَاعْمَلِ الْفِكْرَ وَاتَّخِذْهُ وَزِيْرًا وَاجْعَلِ الْعَقْلَ صَاحِبًا وَ مُشِيْرًا وَاجْتَهِدْ اَنْ تَكُوْنَ فِی لَيْلِكَ مُتَيَقِّظًا وَلَا تَشْرَعْ فِی اَمْرٍ بِغَيْرِ مَشْوَرَةٍ وَتَجَنَّبِ الْمَيْلَ وَالْمُحَابَاةَ فِی وَقْتِ الْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ جَرَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰی اِيْثَارِكَ وَتَصَرَّفْتَ

www.YaNabi.in

بِاِخْتِیَارِكَ (للغزالی) قَالَ بَعْضُهُمْ:

سُرُوْرُ الْمَرْءِ فِی الدُّنْیَا غُرُوْرٌ۔ غُرُوْرُ الْمَرْءِ فِی الدُّنْیَا سُرُوْرٌ خِلَیْلُ الْمَرْءِ فَهُوَ دَلِیْلُ الْعَقْلِ۔ وَعَقْلُ الْمَرْءِ مِصْبَاحٌ یُنَیِّرُ

(۷۲) اَلْعِلْمُ خلیلُ المؤمنِ وَالْحِلْمُ وَزِیْرُهُ وَالْعَقْلُ دَلِیْلُهٗ وَالْعَمَلُ قَائِدُهُ وَالرِّفْقُ وَالِدُهُ وَالصَّبْرُ اَمِیْرُ جُنُوْدِهٖ فَاهِیْكَ بِخَصْلَةٍ تَتَأَمَّرُ عَلٰی هٰذِهِ الْخَصْلَةِ الشَّرِیْفَةِ۔

حل لغات: ۔کان عَزَمَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی بعید' اس کا مصدر عَزْمًا' پختہ ارادہ کرنا۔ اَوْضِحُوا باب افعال سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِیْضَاحًا' واضح کرنا۔ بیان کرنا۔ اُحْکِمُ باب افعال سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِحْکَام' مضبوطی سے کرنا۔ اَعْمَالٌ۔ عَمَلٌ کی جمع ہے کاموں۔ اُتْقِنُ باب افعال سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِتْقَانُ، محکم کرنا۔ مضبوطی سے کرنا۔ اَشْغَالٌ۔ شُغْلٌ کی جمع ہے، کاموں لَاتُدْخِلْ باب افعال سے فعل نہیں حاضر معروف اس کا مصدر اَلْاِدْخَالُ ۔داخل کرنا۔ بُغْضَةٌ ۔دشمنی۔ سُمِّیَ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ تَقَلُّبٌ۔ باب تَفَعُّل کا مصدر ہے بدلنا۔ اِتَّخِذْ باب افعال سے فعل امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِتِّخَاذُ ۔بنانا۔ اِجْعَلْ باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر جَعْلًا بنانا۔ مُشِیْرٌ مشورہ دینے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل ہے۔ اِجْتَهِدْ باب افعال سے امر حاضر معروف۔ اس کا مصدر اَلْاِجْتِهَادُ کوشش کرنا۔ مُتَیَقِّظًا باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بیدار ہونے والا۔ لَاتَشْرَعْ باب فَتَحَ سے نہی حاضر معروف۔ کام شروع کرنا۔ تَجَنَّبْ باب تَفَعُّل سے امر حاضر معروف اس کا مصدر تَجَنُّبًا دور ہونا۔ اَلْمَیْلُ ،توجہ، تعصب پرستی۔

www.YaNabi.in

اَلْمُحَابَاةُ ۔جانبداری۔ جَرَتْ باب، ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر فاعل الْاُمُوْرُ ہے اور اس کا مصدر جَرْیًا، جاری ہونا، بہنا۔ اِیْثَارٌ۔ پسند۔ ترجیح۔ تَصَرَّفْتَ باب تَفَعُّل سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر تَصَرُّفًا، اختیار سے کام لینا۔ سُرُوْرٌ خوشی۔ غُرُوْرٌ، دھوکہ فریب۔ خَلِیْلٌ دوست۔ یُنِیْرُ باب افعال سے فعل مضارع کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِنَارَةً ہے روشن کرنا۔ اَلْحِلْمُ بردباری، نرم دلی۔ قَائِدٌ، رہبر۔ اَلرِّفْقُ، نرمی، مہربانی۔ اَمِیْرٌ حاکم۔ جُنُوْدٌ لشکر۔ فَاهِیْكَ اختیار کرو۔ مضبوط پکڑو۔ تَتَأَمَّرُ ۔باب تفعل سے فعل مضارع واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَأَمُّرًا حکمرانی کرنا۔

ترجمہ: ۔(۷۱) سکندر نے ایک دن حکماء کی ایک جماعت سے پوچھا اس حال میں کہ اس نے ایک سفر کا ارادہ کیا تھا۔ تو (سکندر نے) کہا مجھے حکمت کا کوئی ایسا طریقہ بیان کریں جس میں اپنے اعمال (کاموں) کو محکم اور اس کے ذریعہ اپنے اشغال کو مضبوط کرسکوں۔ بڑے حکیم نے کہا اے بادشاہ اپنے دل میں کسی چیز کی محبت کو داخل نہ ہونے دو۔ اور نہ ہی کسی کی دشمنی کو۔ کیونکہ دل (یعنی قلب) کی خاصیت اس کے نام کی طرح ہے۔ اور بے شک نام رکھا گیا ہے قلب' اس کے دل بدل ہونے کی وجہ سے۔ اور غور فکر سے کام کرو۔ اور اسی کو وزیر بناؤ اور عقل کو ساتھی اور مشورہ دینے والا بناؤ اور کوشش کرو کہ تیری رات بیداری میں گزرے۔ اور بغیر مشورہ کے کوئی کام شروع نہ کرو۔ اور عدل وانصاف کے وقت تعصب پرستی اور جانبداری سے بچو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو معاملات تمہاری پسند کے موافق چلیں گے اور تم اپنے اختیار سے کام کرسکو گے۔ (غزالی) بعض نے کہا ہے۔ دنیا میں انسان کی خوشی دھوکہ ہے۔ اور دنیا میں انسان کا دھوکہ (کھانا) ہی خوشی ہے۔ انسان کا دوست پس وہ عقل کی دلیل (رہبر) ہے۔ اور

www.YaNabi.in

انسان کی عقل وہ چراغ ہے جو (چیزوں کو) روشن کرتا ہے۔

(۷۲) علم مومن کا دوست ہے اور نرم دلی اس کا وزیر ہے۔ اور عقل اس کی دلیل ہے۔ اور عمل اس کا رہبر ہے۔ اور نرمی اس کا باپ ہے۔ اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے۔ تو تم ایسی خصلت کو مضبوطی سے پکڑو جو اس نیک خصلت (صبر) پر حکمرانی کر سکے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی الْفَضَائِلِ وَالنَّقَائِصِ اَلنَّصِیْحَةُ وَالْمَشْوَرَةُ

(۱۰۰) اِنَّ الْحَکِیمَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا شَاوَرَ فِیْهِ الرِّجَالَ وَاِنْ کَانَ عَالِمًا خَبِیْرًا لاَنَّ مَنْ اَعْجَبَ بِرَائِهٖ ضَلَّ وَمَنِ اسْتَغْنٰی بِعَقْلِهٖ زَلَّ قَالَ الْحَسَنُ اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ، فَرَجُلٌ رَجُلٌ وَرَجُلٌ نِصْفُ رَجُلٍ، وَرَجُلٌ لَارَجُلٌ، فَاَمَّا الرَّجُلُ الرَّجُلُ فَذُوالرَّاْیِ وَالْمَشْوَرَةِ، وَاَمَّاالرَّجُلُ الَّذِیْ هُوَ نِصْفُ رَجُلٍ فَالَّذِیْ لَهٗ رَاْیٌ وَلَا یُشَاوِرُ وَاَمَّا الرَّجُلَ الَّذِیْ لَیْسَ بِرَجُلٍ فَالَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ رَاْیٌ وَلَایُشَاوِرُ۔

(۱۰۱) وَقَالَ الْمَنْصُورُ لِوَلَدِهٖ خُذْعَنِّیْ ثَنْتَیْنِ لَاتَقُلْ مِنْ غَیْرِ تَفْکِیْرٍ وَلَا تَعْمَلْ بِغَیْرِ تَدْ بِیْرٍ وَقَالَ الْفَضْلُ اَلْمَشْوَرَةُ فِیْهَا بَرْکَةٌ وَقَالَ اَعْرَابِیٌّ لَامَالَ اَوْفَرُمِنَ الْعَقْلِ وَلَا فِقْرَاَعْظَمُ مِنَ الْجِهْلِ وَلَا ظَهْرَ اَقْوٰی مِنْ الْمَشْوَرَةِ وَقِیْلَ الرَّاْیُ السَّدِیْدُ اَحْمٰی مِنَ الْبَطَلِ الشَّدِیْدِقَالَ اَرْدُشِیْرٌلَا تَسْتَحْقِرِ الرَاْیَ الْجَزِیْلَ مِنَ الرَّجُلِ الْحَقِیْرِ فَاِنَّ الدُّرَّةَ لَایُسْتَهَانُ بِهَا لِهَوَانِ غَائِصِهَا۔

حل لغات:۔ شَاوَرَ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا

مصدر اَلْمُشَاوَرَةً باہم مشورہ کرنا۔ خَبِیْرٌ واقف، دانا۔ اَعْجَبَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِعْجَابُ پسند کرنا۔ اِسْتَغْنٰی باب اِسْتِنْصَار سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِسْتِغْنَاءُ بے نیاز ہونا۔ اکتفاء کرنا۔ زَلَّ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے اس کا مصدر زَلًّا لغزش کرنا۔ غلطی پر ہونا۔ خُذْ باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف۔ اس کا مصدر اَلْاَخَذُ لینا، پکڑنا۔ لَاتَقُلْ باب نَصَرَ سے نہی کا صیغہ ہے اَلْقَوْلُ مصدر سے۔ اَوْفَرُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ، بڑھا کر۔ ظَهَرٌ، پیٹھ۔ اَقْوٰی اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ سخت۔ اَلرَّاٰیُ السَّدِیْدُ ٹھیک رائی۔ درست رائی اَحْمٰی اسم تفضیل کا صیغہ ہے زیادہ بچانے والا۔ اَلْجَزِیْلُ عمدہ، اچھا۔ اَلدُّرَّةُ موتی۔ لَایُسْتَهَانُ باب اِسْتِنْصَار سے فعل مضارع منفی مجہول اس کا مصدر اَلْاِ سْتِهَانَةُ حقیر سمجھنا۔ هَوَانٌ رسوالی۔ ذلّت۔ غَائِصٌ، غوط لگانے والا۔ اسم فاعل باب نَصَرَ سے۔

ترجمہ:۔ پانچواں باپ اچھائیوں اور برائیوں کے بیان میں۔ نصیحت اور مشورہ۔

(۱۰۰) بے شک عقلمند جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کرتا ہے۔ اگرچہ وہ عالم اور داتا ہو۔ اس لیے کہ جو صرف اپنی رائے کو پسند کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے (صرف) اپنی عقل پر اکتفاء کیا وہ غلطی کیا۔ حضرت حسن نے کہا۔ لوگ تین طرح کے ہیں۔ (۱) ایک مرد (جو کامل) مرد ہے (۲) ایک مرد جو آدھا مرد ہے۔ (۳) ایک مرد جو نا مرد ہے۔ پس رہا وہ مرد جو (کامل) مرد ہے۔ جو رائے اور مشورہ والا ہے۔ اور وہ مرد جو آدھا مرد ہے۔ وہ جو صرف رائے لیتا ہے اور مشورہ نہیں۔ اور رہا وہ مرد جو نا مرد ہے۔ وہ مرد ہے جو نہ رائے لیتا ہے اور نہ ہی مشورہ۔

(۱۰۱) حضرت منصور نے اپنے بیٹے سے کہا۔ مجھ سے دو (۲) باتیں لے لو۔ بغیر سوچے کچھ نہ کہو۔ اور بغیر تدبیر کے کوئی کام نہ کرو۔ اور فضل نے کہا۔ مشورہ میں برکت ہے۔ اور ایک اعرابی نے کہا عقل سے بڑھکر کوئی مال نہیں۔ اور نادانی سے بڑھکر کوئی محتاجی نہیں۔ اور مشورہ سے بڑھکر کوئی پیٹھ زیادہ مضبوط نہیں۔ اور کہا گیا ہے درست رائے طاقتور بہادر سے زیادہ بچانے والی ہے۔ اور بیر نے کہا۔ معمولی شخص کی عمدہ رائے کو حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ موتی کو حقیر نہیں سمجھا جاتا اور اس کے نکالنے والے کے حقیر ہونے کے سبب

(۱۰۲) قَالَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ لِجُرَيْرِبْنِ يَزِيْدَ اِنِّىْ قَدْاَعْدَدْتُكَ لِاَمْرٍ قَالَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَعَدَّ لَكَ مِنِّىْ قَلْبًا مَعْقُوْدًا بِنَصِيْحَتِكَ وَيَدًا مَبْسُوْطَةً لِطَاعَتِكَ وَسَيْفًا مجردا عَلٰى عَدُوِّكَ۔ اَنْشَدَ الْاَصْمَعِىُّ:۔

اَلنُّصْحُ اَرْخَصُ مَابَاعَ الرِّجَالُ   فَلَاتَرُدَّ عَلٰى نَاصِحٍ نُصْحًا وَلَاتَلُمْ

اِنَّ النَّصَائِحَ لَاتَخْفٰى مَنَاهِلُهَا   عَلٰى الرِّجَالِ ذَوِى الْاَلْبَابِ وَالْفَهَمِ

حل لغات: ۔قَدْ اَعْدَدْتُ باب افعال سے فعل ماضی قریب واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِعْدَادُ تیار کرنا۔ مَعْقُوْدٌ بندھا ہوا۔ مَبْسُوْطَةٌ پھیلا ہوا۔ طَاعَةٌ فرماں برداری سَيْفٌ تلوار۔ اَرْخَصُ زیادہ سستا۔ ارزاں۔ بَاعَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر اَلْبَيْعُ بیچنا۔ لَاتُرَدِّدْ باب تَفْعِيلٌ سے نہی حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَرْدِيدًا لوٹانا۔ لَاتَلُمْ باب نَصَرَ سے فعل نہی اس کا مصدر لَوْمًا ملامت کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ اَلنَّصَائِحُ نَصِيْحَةٌ کی جمع ہے۔ لَاتَخْفٰى باب سَمِعَ سے فعل مضارع منفی واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر خَفَاءً پوشیدہ ہوں مَنَاهِلُ،

مَنْهَلٌ کی جمع ہے چشمۂ آب۔ گھاٹ۔ اَلْاَلْبَابُ، لُبٌّ کی جمع ہے دانا۔ عقلمند۔

ترجمہ: ۔(۱۰۲) کسی خلیفہ نے حضرت جریر بن یزید سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک کام کے لیے تیار کیا ہے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے آپ کے لیے ایک ایسا دل تیار کیا ہے جو آپ کی نصیحت سے بندھا ہوا ہے۔ اور ایسا ہاتھ (تیار کیا ہے) جو آپ کی فرماں برداری کے لیے پھیلا ہوا ہے۔ اور ایسی تلوار جو آپ کے دشمن پر تنہا (کافی) ہے۔

اصمعی نے شعر کہا ہے۔ نصیحت ان چیزوں میں سب سے سستی ہے جسے لوگوں نے بیچا۔ تو تم کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو نہ لوٹاؤ اور نہ ان پہ ملامت کرو۔ بے شک نصیحتوں کے گھاٹ پوشیدہ نہیں ہوتے عقل وفہم رکھنے والے لوگوں پر۔

اَلْمَوَدَّةُ وَالصَّدَاقَةُ

(۱۰۳) قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَابُنَىَّ ليكن اَوَّلُ شَىْءٍ تَكْسِبُهٗ بَعْدَ الْاِيْمَانِ خَلِيْلًا صَالِحًا فَاِنَّمَا مِثْلُ الْخَلِيْلِ كَمِثْلِ النَّخْلَةِ اِنْ قَعَدْتَ فِىْ ظِلِّهَا اَظَلَّتْكَ وَاِنْ اَحْطَبْتَ مِنْ حَطَبِهَا نَفَعَكَ وَاِنْ اَكَلْتَ مِنْ ثَمَرِهَا وَجَدْتَهٗ طَيِّبًا (امثال العرب)

(۱۰۴) قد جاء فى كتاب الف ليلة وليلة

اَلْمَرْءُ فِىْ زَمَنِ الْاِقْبَالِ كَالشَّجَرَةِ   وَالنَّاسُ مِنْ حَوْلِهَا مَادَامَتِ الثَّمَرَةُ

حَتّٰى اِذَا رَاحَ عَنْهَا حَمْلُهَا اِنْصَرَفُوْا   وَخَلَّفُوْهَا تُقَاسِى الْحَرَّ وَالْغَبَرَةَ

قَالَ زهير: اَلْوُدُّلَا يَخْفٰى وَاِنْ اَخْفَيْتَهٗ   وَالْبُغْضُ تُبْدِيْهِ لَكَ الْعَيْنَانِ

وقال اٰخر: اِحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً ۔ وَاحْذَرْ صَدِيْقَكَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرُبَّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيْقُ۔ فَكَانَ اَعْلَمَ بِالْمُضِرَّةِ

حل لغات:۔ تَكْسِبُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر کَسَبًا کمانا۔ حاصل کرنا۔ خَلِيْلٌ دوست۔ النَّخْلَةُ کھجور کا درخت۔ قَعَدْتَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر قَعْدًا بیٹھنا۔ ظِلٌّ سایہ۔ اَظَلَّتْ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِظْلَالُ سایہ دینا۔ اَحْطَبْتَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِحْطَابُ لکڑی چننا۔ حَطَبٌ لکڑی۔ اَكَلْتَ باب نَصَرَ فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ وَجَدْتَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْوُجُوْدُ پانا۔ اَلْاِقْبَالُ خوشحالی۔ خوش نصیب۔ حَوْلٌ اردگرد۔ رَاحَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَوَاحًا، جانا، ختم ہونا۔ حَمْلٌ بوجھ۔ اِنْصَرَفُوا باب انفعال سے فعل ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِنْصِرَافُ لوٹنا، پھرنا۔ خَلَّفُوا باب تفعیل سے فعل ماضی جمع مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر التَّخْلِيْفُ پیچھے چھوڑنا۔ تُقَاسِي باب مفاعلۃ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اور اس کا فاعل الشجرۃ ہے اور اس کا مصدر اَلْمُقَاسَاةُ تکلیف برداشت کرنا۔ اَلْحَرُّ گرمی، تپش۔ اَلْغُبَرَةُ۔ گردوغبار۔ اَلْوُدُّ۔ محبت۔ اَخْفَيْتَ باب افعال سے ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اَلْاِخْفَاءُ چھپانا۔ تُبْدِيْ باب افعال سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل العینان ہے اس کا مصدر اَلْاِبْدَاءُ ظاہر کرنا۔ اِحْذَرْ باب سَمِعَ سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَذَرًا بچنا۔ اَلْمُضِرَّةُ۔ نقصان دینے والی۔

ترجمہ: محبت اور دوستی (۱۰۳) لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا۔

اے بیٹے ایمان کے بعد پہلی چیز جسے تم کماؤ وہ نیک دوست ہے۔ کیونکہ دوست کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔ اگر اس کے سایہ میں بیٹھو گے تو وہ تجھے سایہ دیگا۔ اور اگر لکڑی چنو گے تو وہ تجھ کو فائدہ دے گی اور اگر اس کا پھل کھاؤ گے تو خوش گوار پاؤ گے۔

(۱۰۴) کتاب الف لیلہ ولیلہ میں آیا ہے:۔ انسان خوشحالی کے زمانے میں (پھلدار) درخت کی طرح ہے۔ لوگ اس کے اردگرد رہتے ہیں جب پھل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس سے (درخت سے) اس کا بوجھ جاتا رہتا ہے تو لوگ پھر جاتے ہیں اور اسے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ (درخت) گرمی اور گردوغبار کی تکلیف برداشت کرتا رہتا ہے۔ زہیر نے کہا: محبت نہیں چھپتی ہے اگر تم اس کو چھپاؤ اور دشمنی کو ظاہر کرتی ہیں تیری دونوں آنکھیں۔ دوسرے نے کہا:۔ اپنے دشمن سے ایک بار بچو اور اپنے دوست سے ہزار بار۔ اس لیے کہ بسا اوقات دوست بدل جاتا ہے تو وہ نقصان دینے والی چیزوں سے زیادہ واقف ہے۔

اَسْبَابُ الْعَدَاوَةِ

(۱۰۵) قيل لِلشُّبَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ مَابَالُ فُلَانٍ يُعَادِيْكَ فَقَالَ لِاَنَّهُ شَقِيْقِيْ فِي النَّسَبِ وَجَارِيْ فِي الْبَلَدِ وَرَفِيْقِيْ فِي الصَّنَاعَةِ وَقَالَ رَجُلٌ لِاٰخر انی اَخْلُصُ لَكَ الْمُوَدَّةَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ قَالَ وَكَيْفَ عَلِمْتَ وَلَيْسَ مَعِيْ مِنَ الشَّاهِدِ الْاَقْوَلِيْ قَالَ لِاَنَّكَ لَسْتَ بِجَارٍ قَرِيْبٍ وَلَا بِابْنِ عَمٍّ نَسِيْبٌ وَلَا بِمُشَاكِلٍ فِيْ صَنَاعَةٍ (للثابی)

حل لغات:۔ مَابَالَ، کیا حال ہے، کیا بات ہے۔ يُعَادِيْ باب

مفاعلۃ سے فعل مضارع اس کا مصدر مُعَادَاۃً جھگڑا کرنا۔ شَقِیْقٌ حقیقی بھائی۔ جَارِیٌ پڑوسی۔ رَفِیْقٌ۔ساتھی۔اَلصَّنَاعَۃُ پیشہ۔اَخْلُصُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر خُلُوصًا خالص ہونا۔اَلْمُوَدَّۃُ دوستی۔قد عَلِمْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی قریب واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ مُشَاکَل،مشابہ،موافق

ترجمہ:۔دشمنی کے اسباب۔شیب بن شیبہ سے پوچھا گیا۔کیا بات ہے فلاں شخص تجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔تو اس نے جواب میں کہا۔اس لیے کہ وہ نسب میں میرا حقیقی بھائی ہے۔اور شہر میں میرا پڑوسی ہے۔اور پیشہ میں میرا ساتھی ہے۔اور ایک شخص سے کہا۔میں تجھ سے سچی محبت کرتا ہوں۔تو اس شخص نے کہا میں جانتا ہوں۔اس نے کہا تو نے کیسے جانا۔حالانکہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں مگر میری یہ بات۔اس نے کہا اس لیے کہ تو میرا قریبی پڑوسی نہیں ہے اور نہ نسب میں چچیرا بھائی ہے۔اور نہ ہی پیشہ میں میرا مشابہ ہے۔(ثعالبی)

حفظ اللسان

(۱۰۶) قَدْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ اِلْزَمِ السُّکُوْنَ فَاِنَّ فِیْہِ سَلَامَۃً وَ تَجَنَّبِ الْکَلَامَ الْفَارِغَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہُ النَّدَامَۃُ (کلیلۃ ودمنۃ) وَمِمَّا اَنْشَدُوْہُ فِی ھٰذَا الْبَابِ۔

اِحْفَظْ لِسَانَکَ اَیُّھَا الْاِنْسَانُ ۔ لَایَلْدَ غَنَّکَ اَنَّہُ ثُعْبَانُ
کَمْ فِی الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِیْلِ لِسَانِہٖ ۔ کَانَتْ تَھَابُ لِقَاءَہُ الشُّجْعَانُ

(۱۰۷) قَالَ لُقْمَانُ لِوَلَدِہٖ یَابُنَیَّ اِذَا افْتَخَرَ النَّاسُ بِحُسْنِ کَلَامِھِمْ فَافْتَخِرْ اَنْتَ بِحُسْنِ صَمْتِکَ

قَالَ الشبراوی:۔ اَلصَّمْتُ زَیْنٌ وَالسُّکُوْتُ سَلَامَۃٌ۔ فَاِذَا نَطَقْتَ

فَلَا تَکُنْ مِکْثَارًا
مَااِنْ نَدِمْتُ عَلٰی سُکُوْتِیْ مَرَّۃً ۔ وَلَقَدْ نَدِمْتُ عَلَی الْکَلَامِ مِرَارًا

(۱۰۸) بَلَغَنَا اَنَّ قِس بْنَ سَاعِدَۃَ وَاَکْثَمَ بْنَ صَیْفِیْ اِجْتَمَعَا فَقَالَ اَحَدُ ھُمَا لِصَاحِبِہٖ کَمْ وَجَدْتَ فِیْ اِبْنِ آدَمَ مِنَ الْعُیُوبِ فَقَالَ ھِیَ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰی وَقَدْ وَجَدْتُ خَصْلَۃً اِنِ اسْتَعْمَلَھَا الْاِنْسَانُ سَتَرَتِ الْعُیُوْبُ کُلَّھَا قَالَ مَاھِیَ قَالَ حِفْظُ اللِّسَانِ (للابشیھی)

حل لغات: ۔اِلْزَمْ باب سَمِعَ سے فعل امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر لُزُوْمًا اختیار کرنا۔لازم پکڑنا۔تَجَنَّبْ باب تَفَعُّل سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَجَنُّبًا بچنا۔احتراز کرنا۔الکلام الفارغ۔بیکار بات لَایَلْدَغَنَّ باب سَمِعَ سے فعل مضارع منفی با نون ثقیلہ اس کا مصدر لَدْغًا، ڈسنا۔ ثُعْبَانُ۔اژدہا۔ اَلْمَقَابِرُ ،مَقْبَرَۃٌ کی جمع ہے۔قبریں۔ تَھَابَ باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر ھَیْبَۃً،ڈرنا۔ الشُّجْعَانُ ، شُجَاعٌ کی جمع ہے بہادر، دلیر۔ اِفْتَخَرَ باب افعال سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر اَلْاِفْتِخَارُ ناز کرنا۔فخر کرنا۔ اَلصَّمْتُ خاموش رہنا۔ زَیْنٌ ،زینت،آرائش۔نَطَقَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَطْقًا بولنا۔ مِکْثَارٌ زیادہ۔ نَدِمْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے شرمندہ ہونا۔ مِرَارًا، متعدد بار۔بار بار۔ بَلَغَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بُلُوْغًا پہنچنا۔ اَلْعُیُوْبُ، عَیْبٌ کی جمع ہے۔ تُحْصٰی باب افعال سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر اَلْاِحْصَاءُ گننا۔شمار کرنا۔سَتَرَتْ۔باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَتْرًا چھپنا۔

ترجمہ؛۔زبان کی حفاظت۔(۱۰۶) علما نے کہا ہے کہ خاموشی لازم پکڑو اس لیے کہ اسمیں سلامتی ہے اور بیکار باتوں سے بچو اس لیے کہ اسکی سزا

شرمندگی ہے۔

اورلوگوں نے اس بارے میں شعر پڑھے ہیں۔اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کر۔ ہرگز تجھ کوڈس نہ پائے کیوں کہ یہ اژدہا ہے۔ کتنے لوگ اپنی زبان کے مارے ہوئے قبروں میں ہیں جن کی ملاقات سے بڑے بڑے بہادر خوف کھاتے ہیں۔(۱۰۷)لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔اگرلوگ اپنے حسن کلام پر نازکریں۔توتم اپنی بہترین خاموشی پرنازکرو(ابشیہی)

شبراوی نے کہا۔خاموش رہنا زینت ہےاور چپ رہنا سلامتی ہے۔توجب تم بولو تو زیادہ نہ بولو۔میں اپنی خاموشی پرایک مرتبہ بھی شرمندہ نہیں ہوا۔اور بولنے پر بارہا شرمندہ ہونا پڑا۔

(۱۰۸) مجھے خبر پہنچی کہ قیس بن ساعدہ اوراکثم بن صیفی دونوں اکٹھے ہوئے۔ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہا تم نے ابن آدم (انسان) میں کتنے عیب پائے۔تو دوسرے نے کہا۔وہ اتنے زیادہ ہیں کہ شمار نہیں کیا جاسکتا ہے۔لیکن میں نے ایک ایسی خصلت پائی ہے کہ اگر انسان اس کا استعمال کرے تو تمام عیوب چھپ جائیں گے۔اس نے کہا وہ کیا ہے۔اس نے جوابا کہا زبان کی حفاظت (یعنی خاموشی)

کتمان السِّر

(۱۰۹) قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ سِرُّكَ اَسِیْرُكَ فَاِذَا كَلَّمْتَ بِهٖ صُرْتَ اَسِیْرَهٗ وَقَالَ عُمَرُبْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ الْقُلُوْبُ اَوْعِیَةٌ وَالشِّفَاهُ اَقْفَالُهَا وَالْاَ لْسُنُ مَفَا تِیْحُهَا فَلْیَحْفَظْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِفْتَاحَ سِرِّهٖ

(۱۱۰)قال الشاعر:۔ صُنِ السِّرَّعَنْ كُلِّ مُسْتَصْحِبٍ ۔وَحَاذِرْ فَمَا

www.YaNabi.in

www.YaNabi.in

الرَّایُ اِلَّاالْحَذُرُ

اَسِیْرُكَ سِرُّكَ اِنْ صُنْتَهٗ ۔ وَاَنْتَ اَسِیْرُلَّهٗ اِنْ ظَهَرَ

قال غیرہ:۔ كُلُّ عِلْمٍ لَیْسَ فِی الْقِرْطَاسِ ضَاعَ ۔ كُلُّ سِرٍّجَاوَزَالْاِثْنَیْنِ شَاعَ

(۱۱۱)اَسَرَّ بَعْضُ النَّاسِ اِلٰی رَجُلٍ حَدِیْثًا وَاَمَرَهٗ بِكِتْمَانِهٖ فَلَمَّا انْقَضٰی الْحَدِیْثُ قَالَ لَهٗ اَفَهِمْتَ قَالَ بَلْ جَهِلْتُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَحَفِظْتَ قَالَ بَلْ نَسِیْتُ وَقَالَ عَمْرُ وبْنُ الْعَاصِ اِذَا اَفْشَیْتُ سِرِّیْ اِلٰی صَدِیْقِیْ فَاَذَا عَهٗ كَانَ اللَّوْمُ عَلَیَّ لَاعَلَیْهِ قِیْلَ لَهٗ وَكَیْفَ ذَالِكَ قَالَ لِاَنِّی اَنَا كُنْتُ اَوْلٰی بِصِیَانَتِهٖ مِنْهُ (للثعابی)

جَاءَ فِی الْفَخْرِیْ اِذَا ضَاقَ صَدْرُ الْمَرْءِ مِنْ سِرِّنَفْسِهٖ فَصَدْرُ الَّذِیْ یَسْتَوْدِعُ السِّرَّ اَضْیَقُ

حل لغات: ۔كِتْمَان،باب نَصَرَ کا مصدر ہے۔چھپانا۔پوشیدہ کرنا۔ اَلسِّرُّ راز۔بھید۔تَكَلَّمْتَ باب تَفَعُّل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر تَكَلُّمًا بولنا۔بات کرنا اَسِیْرٌ ۔قیدی۔ اَوْعِیَةٌ۔ وِعَاءٌ کی جمع ہے، برتن ۔اَلشِّفَاهُ۔ اَلشَّفَةُ کی جمع ہے۔ہونٹ۔ اَقْفَالٌ۔ قُفُلٌ کی جمع ہے، تالا۔اَلْاَلْسُنُ۔ لِسَانٌ کی جمع ہے زبان۔ مَفَاتِیْحُ ۔مِفْتَاحٌ کی جمع ہے کنجی۔چابی۔لِیَحْفَظْ باب سَمِعَ سے امر غائب واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْحِفْظُ حفاظت کرنا۔صُنْ باب نَصَرَ سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر صَوْنًا و صِیَانَةً ،حفاظت کرنا مُسْتَصْحِبٌ ساتھی۔حَاذِرْ باب مفاعلۃ سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُحَاذَرَهٌ پرہیز کرنا۔بچتے رہنا صُنْتَ باب نَصَرَ سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اَلْقِرْطَاسُ،کاغذ۔ ضَاعَ ،باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر ضَیْعًا

www.YaNabi.in

بر باد ہونا۔ضائع ہونا۔ **شَاعَ باب ضَرَبَ** سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **شَیُعًا**، پھیلنا۔ **اَسَرَّ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلْاِسْرَار** بھید ظاہر کرنا۔ **اَمَرَہٗ** اس نے اس کو حکم دیا۔ **اَمَرَ** فعل ماضی اوڑھا''، ضمیر مفعول بہ **اِنْقَضٰی** باب **اِنْفِطَار** سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر **اِنْقِضَاء** پوری کرنا۔ختم کرنا۔ **اَفْشَیْتُ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِفْشَاءٌ** ظاہر کرنا۔ **اَذَاعَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِذَاعَةً** پھیلانا۔ظاہر کرنا۔ **اَللَّوْمُ** ملامت۔شرمندگی۔ **صِیَانَةٌ** حفاظت کرنا **ضَاقَ** باب **ضَرَبَ** سے فعل ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **ضَیقًا** تنگ ہونا۔ **یَسْتَوْدِعُ** باب استنصار سے فعل مضارع اس کا مصدر **اِسْتِیْدَاعًا** امانت کے طور پر سپرد کرنا۔ **اَضْیَقُ** اسم تفضیل واحد مذکر۔

ترجمہ:۔راز کو چھپانا۔حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا ہے تمہارا راز تمہارا قیدی ہے جب تم اس کو کہہ دوگے تو تم اس کے قیدی ہو جاؤ گے۔اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہما نے کہا ہے دل برتن کی طرح ہیں اور ہونٹ ان کے تالے ہیں اور زبان ان کی کنجیاں ہیں پس ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے راز کی کنجی کی حفاظت کرلے۔

شاعر نے کہا: ہر ساتھی سے راز کی حفاظت کرو اور بچتے رہو۔اس لیے کہ رائے نہیں ہے مگر بچ کر رہنا (یعنی رائے بچ کر رہنے ہی کا نام ہے) تیرا راز تیرا قیدی ہے اگر تو اس کی حفاظت کرے۔ ورنہ تو اس کا قیدی ہے اگر وہ ظاہر ہوجائے۔ دوسرے نے کہا۔ ہر علم جو کاغذ میں نہیں ہے وہ برباد ہوا۔ ہر راز جو دو آمیوں سے تجاوز کرے وہ مشہور ہوا۔ایک شخص نے کسی آدمی سے راز کی بات کہی اور اس کو اس نے پوشیدہ رکھنے کہا۔تو جب اس نے بات پوری کی تو اس نے اس

www.YaNabi.in

سے کہا کیا تو نے سمجھا۔اس نے کہا بلکہ میں نادان ہوں۔ پھر اس نے اس سے کہا کیا تو نے یاد کرلیا؟ اس نے کہا بلکہ میں بھول گیا۔اور حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ جب میں نے اپنا راز اپنے دوست سے کہہ دیا پھر اس نے اس کو ظاہر کردیا تو ملامت مجھ پر ہوگی نہ کہ اس پر۔ان سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ اس نے کہا اس لیے کہ میں اپنے راز کی حفاظت کرنے کا زیادہ حقدار تھا اس کے بہ نسبت۔

کتاب فخری میں ہے۔جب انسان کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہوجائے۔تو اس کا سینہ جس کا وہ راز سپرد کر رہا ہے زیادہ تنگ ہوگا۔

الصدق والكذب

(۱۱۲) اِنَّ الصِّدْقَ عُمُوْدُ الدِّیْنِ وَرُکْنُ الْاَدَبِ وَاَصْلُ الْمُرُوْءَةِ فَلَاتَتِمُّ هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ اِلَّا بِهٖ وَقَالَ اَرَسْطَا طَالِیْسُ اَحْسَنُ الْکَلَامِ مَاصَدَقَ فِیْهِ قَائِلُهٗ اِنْتَفَعَ بِهٖ سَامِعُهٗ وَاِنَّ الْمَوْتَ مَعَ الصِّدْقِ خَیْرٌ مِنَ الْحَیَاةِ مَعَ الْکِذْبِ وَمَا جَاءَ فِی هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ مَحْمُوْدِ الْوَرَاقِ اَلصِّدْقُ مَنْجَلَةٌ لِاَرْ بَابِهٖ ۔ وَقُرْبَةٌ تُدْنِیْ مِنَ الرَّبِّ (للابشیهی)

(۱۱۳) وَخَطَبَ الْحَجَّاجُ فَاَطَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلصَّلَاةُ فَاِنَّ الْوَقْتَ لَایَنْتَظِرُكَ وَالرَّبُّ لَایَعْذِرُكَ فَاَمَرَ بِحَبْسِهٖ فَاَتَاهُ قَوْمُهٗ وَزَعَمُوا اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ وَسَالُوْهُ اَنْ یُّخَلِّیَ سَبِیْلَهٗ فَقَالَ اِنْ اَقَرَّ بِالْجُنُوْنِ خَلَّیْتُهٗ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰه لَااَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اِبْتَلَانِیْ وَقَدْ عَافَانِیْ فَبَلَغَ ذَالِكَ الْحَجَّاجَ فَعَفَاعَنْهُ لِصِدْقِهٖ (للثعالبی)

حل لغات:۔ **عَمُوْدٌ** ستون۔ **رُکْنٌ** کھمبا۔ستون۔ **اَلْمُرُوْءَةُ** مردانگی **لَاتَتِمُّ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع معروف واحد مؤنث کا صیغہ ہے

www.YaNabi.in

اس کا مصدر تَمًّا پورا ہونا۔ **اَرْبَابٌ** - رَبٌّ کی جمع ہے صاحب، مالک، پالنے والا۔ **قُرْبَةٌ** نیکی۔ **تُدْنِیْ** باب افعال سے فعل مضارع واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِدْنَاءٌ** قریب کرنا۔ **اَطَالَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِطَالَةً** لمبا کرنا۔ **لَایَعْذِرُ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **عُذْرًا** عذر قبول کرنا۔ **حَبْسٌ** قید، گرفت۔ **یُخَلِّی** باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر **تَخْلِیَةً** چھوڑنا۔ آزاد کرنا۔ **اَقَرَّ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِقْرَارًا** اقرار کرنا۔ مان لینا۔ **خَلَّیْتُهٗ** باب تفعیل سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے **اِبْتَلَاءَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلِابْتِلَاء** پریشانی میں ڈالنا۔ **قَدْعَافَا** باب مفاعلۃ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **مُعَافَاةً** درگزر کرنا۔ معاف کرنا۔ **عَفَا** باب **ضَرَبَ** سے فعل ماضی اس کا مصدر **عَفُوًّا**۔ معاف کرنا۔

ترجمہ: سچ اور جھوٹ: بے شک سچ دین کا ستون ہے اور ادب کا کھمبا اور مردانگی کی اصل۔ پس یہ تین چیزیں پوری نہیں ہوتی ہیں مگر اسی کے ذریعہ۔ اور ارسطا طالیس نے کہا اچھا کلام وہ ہے جس میں اس کا کہنے والا سچا ہو اور اسکا سننے والا اس سے فائدہ اٹھائے۔ بے شک سچائی کے ساتھ مرنا جھوٹ کے ساتھ زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ اور اس سلسلے میں محمود وراق کا قول آیا ہے۔ سچ، سچ بولنے والوں کے لیے نجات ہے اور (سچ) ایسی نیکی ہے جو رب سے قریب کرتا ہے۔ اور حجاج نے (ایک مرتبہ) تقریر کی تو لمبی کی پس ایک شخص اٹھا اور کہا نماز (یعنی نماز کا وقت ہوگیا ہے) بے شک وقت تمہارا انتظار نہیں کرے گا اور خدا تعالیٰ (بھی) تمہارا عذر قبول نہیں کرے گا۔ تو (حجاج نے) اس کو قید کرنے کا حکم دیا۔ تو اس کے پاس اس کی قوم (کے لوگ) آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ پاگل

ہے اور درخواست کی کہ وہ اس کا راستہ خالی کرے (یعنی وہ اسے رہا کرے) حجاج نے کہا اگر وہ پاگل ہونے کا اقرار کرے تو میں اسے چھوڑ دونگا اس پر اس نے کہا معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) میں یہ نہیں کہوں گا کہ اللہ نے مجھے مصیبت میں ڈالا ہے۔ (بلکہ) اس نے مجھے (پاگل پن وغیرہ سے) بچا کے رکھا ہے۔ پس جب یہ (خبر) حجاج کو پہنچی تو اس نے اس کو معاف کر دیا اس کی سچائی کی وجہ سے۔ (ثعالبی)

(١١٤) قَالَ بَعْضُ الْحُکَمَاءِ اِنَّ الْکِذْبَ یَهْدِیَ اِلٰی الْفُجُوْرِ۔ وَالْفُجُوْرُ یَهْدِیْ اِلٰی النَّارِ وَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلٰی الْبِرِّ وَالْبِرُّ یَهْدِیْ اِلٰی الْجَنَّةِ

وَمَا اَحْسَنَ مَاقَالَ الشَاعِرُ:۔ اِذَا عُرِفَ الْاِنْسَانُ بِالْکِذْبِ لَمْ یَزَلْ۔ لَدَی النّاسِ کَذَّابًا وَلَوْ کَانَ صَادِقًا

فَاِنْ قَالَ لَاتَصْغٰی لَهٗ جُلَسَاءُ هٗ۔ وَلَمْ یَسْمَعُوامِنْهُ وَلَوْ کَانَ نَاطِقًا

وقال محمودُ بْنُ اَبِی الْجُنُودِ:۔

لِیْ حِیْلَةٌ فِیْ مَنْ یَّنُمُّ۔ وَلَیْسَ فِی الْکَذَّابِ حِیْلَةٌ

مَنْ کَانَ یَخْلُقُ مَایَقُوْلُ۔ فَحِیْلَتِیْ فِیْهِ قَلِیْلَةٌ

حل لغات: ۔**اَلْکِذْبُ**۔ جھوٹ۔ **یَهْدِیْ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع اس کا مصدر **هُدیً هِدَایَةً** رہنمائی کرنا۔ **اَلْفُجُوْرُ**۔ بدکاری، برائی۔ **لَدَی**۔ پاس، سامنے۔ **کَذَّابًا**۔ زیادہ جھوٹا۔ **لَاتَصْغٰی**۔ باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع اس کا مصدر **صَغْیً** مائل ہونا، متوجہ ہونا۔ **جُلَسَاء** ہم نشیں۔ **حِیْلَةٌ**۔ بہانہ **یَنُمُّ** باب **نَصَرَ** سے فعل مضارع کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر **نَمًّا**۔ ظاہر ہونا، چغلی لگانا۔ ہے۔

ترجمہ: بعض حکیم نے کہا ہے۔ بے شک جھوٹ بدکاری کی طرف لیجاتا ہے۔ اور بدکاری جہنم میں لیجاتی ہے۔ اور بے شک سچائی نیکی کی طرف

لیجاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لیجاتی ہے۔ایک شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔
جب انسان جھوٹ سے مشہور ہو جائے تو ہمیشہ وہ لوگوں کے پاس جھوٹا ہی سمجھا جاتا ہے۔اگر چہ وہ سچا ہو۔پس اگر وہ کچھ کہتا ہے تو اس کے ہمنشیں اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس کو نہیں سنتے ہیں اگر چہ وہ بولتا رہے
اور محمود بن ابی جنود نے کہا ہے۔میرے پاس بہانہ ہے اس شخص کے بارے میں جو چغلی لگائے۔لیکن جھوٹے شخص کے بارے میں کوئی بہانہ نہیں ہے۔جو شخص خود گڑھ کر باتیں کہتا ہے اس کے بارے میں میرے پاس کم بہانہ ہے۔

مذمة الحسود

(١١٥) وَقَفَ الْاَحنَفُ عَلٰى قبرِ الحَارِثِ بن مُعَاوِيةَ فقال رَحِمَكَ اللُه كنتَ لَاتَحْقِرُ ضَعِيْفًا وَلَا تَحْسِدُ شَرِيفًا۔ قال بعضُ الشعراءِ

اِصْبِرْ عَلٰى كَيدِالحُسودِ۔ فَاِنَّ صَبْرَكَ قَاتِلُهٗ
كَالنَّارِتَاكُلُ بعضَهَا ۔ اِنْ لَمْ تَجِدْ مَا تاكلُهٗ

(١١٦)قال ارسطا طاليسُ اَلْحَسَدُ حَسَدَانِ محمودٌ وَمذموم فَالْمَحْمُوْدُ اَنْ تَرىٰ عالمًا فَتَشْتَهِىْ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ اَوْزَاهِدًا فَتَشْتَهِىْ مِثْلَ فِعْلِهٖ وَالْمَذْمُوْمُ اَنْ تَرىٰ عَالِمًا اَوْ فَاضِلًا فَتَشْتَهِى اَنْ يَّمُوْتَ۔

قال منصور الفقيه:۔

اَلَاقُلْ لِمَنْ كَانَ لِىْ حَاسِدًا۔ اَتَدْرِى عَلٰى مَنْ اَسَاتَ الْاَدَبَ
اَسَاْتَ عَلٰى اللّٰهِ فِى فَضْلِهٖ ۔ اِذَا اَنْتَ لَمْ تَرْضَ مَاقَدْ وَهَبَ

حل لغات:۔لَاتَحْقِرُ باب ضرب سے فعل مضارع

واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَقْرًا۔حقیر سمجھنا' ذلیل سمجھنا **لَاتَحْسِدُ** باب ضرب سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **حَسَدًا**۔ حسد کرنا، کسی دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔ **كَيْد** دھوکہ، مکر۔**لم تَجِدْ** باب ضَرَبَ سے نفی حجد بلم در فعل مستقبل کا صیغہ ہے اس کا مصدر **وَجُودًا**۔ پانا، جاننا۔ **مَحْمُودٌ** ۔اچھا، قابل تعریف۔ **مَذْمُوْمٌ** ۔برا۔قابل مذمت۔**تَشْتَهِىْ** باب افعال فعل مضارع۔اس کا مصدر **اِشْتِهَاءٌ**۔خواہش کرنا، دل چاہنا۔ **اَسَأْتَ** باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اِسَاءَةً** بدسلوکی کرنا،خراب کرنا۔ **لَمْ تَرْضَ** باب **سَمِعَ** سے نفی جد بلم در فعل مستقبل واحد حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر **رِضًى، رِضَاءً** مان لینا۔راضی ہونا۔

ترجمہ ؛حاصد کی برائی۔احنف بن قیس، حارث بن معاویہ کی قبر پر ٹھہرے اور کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔تو کسی کمزور کو حقیر نہیں سمجھتا تھا اور نہ کسی شریف کا حسد کرتا تھا۔کسی شاعر نے کہا ہے حاسد کے دھوکہ پر صبر کرو اس لیے کہ تمہارا صبر کرنا ہی اسے قتل کرنے والا ہے۔جیسا کہ آگ اپنے بعض کو کھاتی ہے۔ اگر وہ چیز نہ ملے جس کو وہ کھا سکے۔

(١١٦)ارسطا طالیس نے کہا ہے۔کہ حسد دو ہے (ایک) اچھا (جو قابل تعریف ہے) (دوم) برا (جو قابل مذمت ہے) پس اچھا (حسد) یہ ہے کہ تم کسی عالم کو دیکھو تو تمہاری خواہش یہ ہو کہ تم اس کی طرح ہو جاؤ۔ یا کسی زاہد کو دیکھو تو تمہاری خواہش یہ ہو کہ تم بھی اسی جیسا کام کرو۔اور برا (حسد) یہ ہے کہ تم کسی عالم یا فاضل کو دیکھو تو تمہاری خواہش یہ ہو کہ وہ مر جائے۔

فقیہ منصور نے کہا۔سنو! اس شخص سے کہو جو میرا حاسد ہے۔کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کس کے بارے میں سوے ادب سے کام لیا ہے۔تم نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوے ادب کا اظہار کیا ہے۔کیوں کہ تم راضی نہیں ہو اس

سے جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے۔

ذم سوء الخلق

(۱۱۷) قَالَ عَمْرُوبْنُ مَعْدِیْ کَرَبَ اَلْکَلَامُ اللِّیْنُ یُلَیِّنُ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ هِیَ اَقْسٰی مِنَ الصُّخُوْرِ، وَالْکَلَامُ الْخَشِنُ یُخَشِّنُ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ هِیَ اَنْعَمُ مِنَ الْحَرِیْرِ۔ (للغزالی)

(۱۱۸) قِیْلَ سُوْءُ الْخُلُقِ یُعْدِیْ لِاَنَّهٗ یَدْعُوْاِلٰی اَنْ یُّقَابِلَ بِمِثْلِهٖ وَرُوِیَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ اَلْحَسَنُ الْخُلُق ذُوْقَرَابَةٍ عِنْدَ الْاَجَانِبِ وَالسَّیِّئُ الْخُلُق اَجْنَبِیٌّ عِنْدَ اَهْلِهٖ۔ (للا بشیهی)

(۱۱۹) صَحِبَ رَجُلٌ رَجُلًا بِسُوْءِ الْخُلُقِ فَلَمَّا فَارَقَهٗ قَالَ قَدْ فَارَقْتُهٗ وَخُلُقُهٗ لَمْ یُفَارِقْهُ وَنَظَرَ فَیْلَسُوْفُ اِلٰی رَجُلٍ حَسَنِ الْوَجْهِ خَبِیْثِ النَّفْسِ فَقَالَ بَیْتٌ حَسَنٌ وَفِیْهِ سَاکِنٌ نَذْلٌ

حل لغات:۔ اَللِّیْنُ۔ نرم۔ یُلَیِّنُ۔ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر لَیِّنًا نرم بنا دینا۔ صُخُوْرٌ۔ صَخْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی پتھر۔ اَقْسٰی ۔زیادہ سخت۔ اَلْخَشِنُ۔ سخت' موٹا، کھردرا۔ یُخَشِّنُ باب تفعیل سے فعل مضارع۔ اس کا مصدر خُشِیْنًا، سخت بنا دینا۔ اَجَانِبُ ۔اَجْنَبُ کی جمع ہے بمعنی بیگانے، اجنبی لوگ۔ نَذْلٌ۔ گھٹیا درجہ کا، بے حیثیت، بزدل۔

ترجمہ:۔ بدخلقی کی برائی، عمر بن معدیکرب نے کہا۔ نرم بات ان دلوں کو نرم کر دیتی ہے جو پتھر سے زیادہ سخت ہو۔ اور سخت بات ان دلوں کو سخت کر دیتی ہے جو ریشم سے بھی زیادہ نرم ہو۔ (غزالی)

(۱۱۸) کہا گیا ہے کہ بدخلقی ایک عادت شدہ (بیماری) ہے۔ اس لیے کہ وہ بلاتی ہے اس بات کی طرف کہ اس کا مقابلہ اسی جیسی چیز سے کیا جائے۔ اور

بعض سلف سے مروی ہے کہ اچھا اخلاق والا اجنبیوں میں بھی قرابت و رشتے والا ہے۔ اور برے اخلاق والا اپنوں میں بھی اجنبی ہے۔ (الابشیھی)

ایک شخص ایک برے اخلاق والا شخص کے ساتھ رہا۔ تو جب اس سے جدا ہوا تو اس نے کہا۔ میں اس سے جدا ہو گیا لیکن اس کا (برا) اخلاق مجھ سے جدا نہیں ہوا۔

ایک فلسفی نے ایک خوبرو، طبیعت کا گھٹیا شخص کو دیکھا۔ تو اس نے کہا گھر تو اچھا لیکن اس میں رہنے والا گھٹیا درجہ کا' بزدل ہے

ذم الغضب

(۱۲۰) قِیْلَ الْحَکِیْمُ اَیُّ الْاَحْمَالِ اَثْقَلُ فَقَالَ الْغَضَبُ وَرُوِیَ اَنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ مَهْمَا اَعْجَزَنِیْ ابْنُ آدَمَ فَلَنْ یُعْجِزَنِیْ اِذَاغَضِبَ لِاَنَّهٗ یَنْقَادُلِیْ فِیْمَا اَبْتَغِیْهِ وَ یَعْمَلُ بِمَا اُرِیْدُهٗ وَاَرْتَضِیْهِ وَقِیْلَ لِاَبِیْ عُبَادٍ مَنْ اَبْعَدُ الرَّشَادِ اَلسَّکْرَانُ اَمِ الْغَضْبَانُ فَقَالَ الْغَضْبَانُ لَایَعْذِرُ اَحَدٌ فِیْ مَاثِمٍ یَجْتَرِحُهٗ وَمَا اَکْثَرُ مَنْ یَّعْذِرُ السَّکْرَانَ۔

حل لغات:۔ اَلْاَحْمَالُ، حِمْلٌ کی جمع۔ بوجھ، لوڈ۔ اَثْقَلُ، ثِقْلٌ کا اسم تفضیل ۔زیادہ بھاری۔ اَعْجَزَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِعْجَازُ ۔عاجز بنانا، شکست دینا۔ لَنْ یُّعْجِزَ باب افعال سے نفی تاکید بلن در فعل مستقبل کا صیغہ ہے۔ یَنْقَادُ باب افعال سے فعل مضارع۔ اس کا مصدر اَلْاِنْقَادُ تابعداری کرنا۔ فروتنی کرنا۔ اَبْتَغِیْ باب افعال سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اَلْاِبْتِغَاءُ۔ چاہنا۔ اَرْتَضِیْ۔ باب افعال سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ اس کا مصدر اِرْتِضَاءُ رضامند ہونا۔ مان لینا۔ الرَشَادُ ہدایت پانا۔ السَکْرَانُ۔ مدہوش یَجْتَرِحُ باب افعال سے فعل

مضارع اس کا مصدر اِجْتِرَاحُ۔ کمانا۔ ارتکاب کرنا۔

ترجمہ: غصہ کی برائی۔ ایک حکیم سے پوچھا گیا: کون سا بوجھ سب سے زیادہ بھاری ہے تو اس نے کہا غصہ۔ روایت کی گئی ہے کہ ابلیس نے کہا: جس طرح چاہے ابن آدم (انسان) مجھے شکست دیدے۔ لیکن وہ مجھے ہرگز شکست نہیں دے سکتا جب اسے غصّہ آجائے اس لیے کہ (اس وقت) وہ میری تابعداری کرتا ہے اس میں جو میں چاہتا ہوں۔ اور وہی کرتا ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں اور جس سے میں راضی ہوتا ہوں۔

اور ابو عباد سے پوچھا گیا: ہدایت سے کون زیادہ دور ہے۔ بدہوش یا غصہ ور۔ تو انہوں نے جواب دیا غصہ ور۔ اس لیے کہ کوئی شخص اس کو معذور نہیں سمجھتا ہے اس کام میں جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے۔ اور اکثر لوگ مدہوش کو معذور سمجھتے ہیں۔

مَدْحُ التَّوَاضُعِ وَذَمُّ الْكِبْرِ

(۱۲۱) قِيْلَ مَنْ وَضَعَ نَفْسَهُ دُوْنَ قَدْرِهٖ رَفَعَهُ النَّاسُ فَوْقَ قَدْرِهٖ وَمَنْ رَفَعَهَا عَنْ حَدِّهٖ وَضَعَهُ النَّاسُ دُوْنَ حَدِّهٖ وَقِيْلَ لِبَزَرْ جَمْهَرَ: هَلْ تَعْرِفُ نِعْمَةً لَا يُحْسَدُ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ! اَلتَّوَاضُعُ قِيْلَ فَهَلْ تَعْرِفُ بَلَاءً لَايَرْحَمُ صَاحِبَهُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ! اَلْكِبْرُ۔

(۱۲۲) قَالَ عُمَر رُضى الله عَنْهُ اُرِيْدُ رَجُلًا اِذَا كَانَ فِى الْقَوْمِ وَهُوَ اَمِيْرُهُمْ كَاَنَّ كَبَعْضِهِمْ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ اَمِيْرِهُمْ فَكَاَنَّهُ اَمِيْرُهُمْ۔

قَالَ اَبُوْتمامٍ فِى هَذَا الْمَعْنٰى:

مُتَبَذِّلٌ فِى الْقَوْمِ وَهُوَ مُبَجَّلٌ۔ مُتَوَاضِعٌ فِى الْحَيِّ وَهُوَ مُعَظَّمٌ

وَقَالَ اٰخَرُ: مُتَوَاضِعٌ وَالنُّبْلُ يَحْرُسُ قَدْرَهٗ۔ وَاَخُوالتَّوَاضِعِ

بِالنَّبَاهَةِ يَنْبُلُ

وقَالَ الخَوارِ زمِى:۔ عَجِبْتُ لَهٗ لَمْ يَلْبِسُ الْكِبْرَ حُلَّةً ۔ وَفِيْنَا لَئِنْ جُزْنَا عَلٰى بَابِهٖ كِبْرٌ

حل لغات: ۔اَلتَّوَاضُعُ خاکساری، انکساری۔ اَلْمُتَبَذِّلُ معمولی شخص، بے حیثیت۔ مُبَجَّلٌ لائق احترام، معزز۔ اَلْحَيُّ۔ قبیلہ، محلّہ۔ مُعَظَّمٌ معزز۔ محترم۔ اَلنُّبْلُ شرافت، سمجھداری، يَحْرُس، باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَرْسًا۔ حفاظت کرنا۔ اَخُوالتَّوَاضِعِ عاجزی پسند۔ اَلنَّبَاهَةُ سمجھداری، شہرت۔ يَنْبُلُ۔ باب كَرُمَ سے مضارع کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَبَالَةً۔ نجیب وشریف ہونا۔ عَجِبْتُ باب سمع سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَجَبًا تعجب کرنا۔ حُلَّةٌ سوٹ، کپڑوں کا جوڑا۔ جُزْنَا باب نَصَرَ سے فعل ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے اس میں قُلْنَا کی تعلیل ہے اس کا معنی دور سے گذرنا۔

ترجمہ: ۔انکساری کی تعریف اور تکبر کی برائی: ۔(۱۲۱) کہا گیا ہے جو شخص اپنے آپ کو اپنے مرتبہ سے نیچے رکھتا ہے تو لوگ اسے اس کے مرتبہ سے اوپر اٹھاتے ہیں۔ اور جو شخص مرتبہ کو اپنی حد سے اوپر اٹھاتا ہے تو لوگ اس کو اس کی حد سے نیچے رکھتے ہیں۔ بزرجمہر سے پوچھا گیا۔ کیا آپ کو اس نعمت کے بارے میں معلوم ہے جسپر حسد نہیں کیا جا سکتا؟ انہوں نے کہاں "ہاں"۔ وہ عجز و انکساری ہے۔ (پھر) پوچھا گیا۔ کیا آپ ایسی مصیبت کو جانتے ہیں جس پر اس کا کوئی ساتھی رحم نہیں کرتا؟ انہوں نے کہا "ہاں" وہ تکبر و گھمنڈ ہے۔

(۱۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایک ایسا شخص چاہتا ہوں کہ جب وہ قوم میں ان کے امیر کی حیثیت سے ہو تو وہ ان کے بعض فرد کی طرح رہے۔ اور جب وہ ان کا امیر نہ ہو تو (اس طرح رہے) گویا وہ انکا امیر ہے۔ اسی

سلسلہ میں ابوتمام نے کہا ہے: قوم میں (بظاہر) وہ معمولی شخص ہے حالاں کہ وہی معزز ہے۔ محلّہ میں (بظاہر) وہ خاکسار و عاجز ہے حالاں کہ وہی محترم ہے۔ اور کسی دوسرے نے کہا ہے: وہ عاجزی پسند ہے اور شرافت و بزرگی اس کے مرتبہ کی حفاظت کرتی ہے۔ اور عاجزی پسند شخص سمجھداری کے سبب بزرگ ہوتا ہے۔ اور خوارزمی نے کہا ہے: مجھے اس شخص پر تعجب ہے کہ وہ تکبر و گھمنڈ کا جوڑا نہیں پہنا حالاں کہ ہمارے اندر صرف اس وجہ سے کہ ہم اس کے دروازے سے گذر جائیں، تکبر و گھمنڈ آجائے گا۔ (ثعالبی)

(۱۲۳) من ارادالدخول فِیۡ مَجۡلِسِ الۡعُلَماءِ یجب علیه ان یاتی بالتواضع والذل والخشوع والانکسار فمن اتی بهذه الصفات ینال المغفرة من الملك الجبارو من اتٰی مثل قارون بالکبر والاکثار یجد القطیعة والعقوبة من الواحد القهار۔ (للسیوطی)

(۱۲٤) قَالَ الۡحَکَمَاءُ کُلُّ ذِیۡ نِعۡمَةٍ مَحۡسُوۡدٌ عَلَیۡهِ اِلَّاالتَّوَاضِعُ، وَقَالَ عَبۡدُالۡمَلِكِ اَفۡضَلُ الرِّجَالِ مَنۡ تَوَاضَعَ عَنۡ رِفۡعَةٍ وَعَفَاعَنۡ قُدۡرَةٍوَاَنۡصَفَ عَنۡ قُوَّةٍ وَقَالَ رَجُلٌ لِبَکۡرِبۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ عَلِّمۡنِی التَّوَاضُعَ، فَقَالَ لَهٗ اِذَا رَأَیۡتَ مَنۡ هُوَ اَکۡبَرُ مِنۡكَ، فَقُلۡ سَبَقَنِیۡ اِلَی الۡعَمَلِ الصَّالِحِ فَهُوَ خَیۡرٌ مِنِّیۡ۔ وَاِذَ اراَیۡتَ اَصۡغَرَ مِّنۡكَ فَقُلۡ سَبَقۡتُهٗ اِلَی الذُّنُوبِ فَهُوَ خَیۡرٌ مِّنِّی۔

وقَالَ اَبُوالۡعَتَاهِیَةِ:۔ یَامَنۡ تَشۡرَفُ فِی الدُّنۡیَا وَلَذَّتِهَا۔

لَیۡسَ التَّشَرُّفُ رَفۡعَ الطِّیۡنَ بِالطِّیۡن۔

اِذَااَرَدۡتَ شَرِیۡفَ الۡقَوۡمِ کُلِّهِمۡ۔ فَاَنۡظُرۡ اِلٰی مَلِكٍ فِی ذِیۡ مِسۡکِیۡنِ

حل لغات:۔ یَجِبُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد مذکر

غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر **اَلۡوُجُوۡبُ** ہے بمعنی واجب ہونا، ضروری ہونا۔ اس کا مادہ ''واؤ'' جیم اور ''با'' ہے۔ **یَاتِیۡ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا وصیغہ ہے اس کا مصدر **اِتۡیَانًا** بمعنی آنا۔ مادہ ''الف'' تا اور ''یا'' ہے۔ **اَلذُّل** حقیر بے عزت۔ **اَلۡخُشُوۡعُ** عاجزی۔ **اَتٰی** فعل ماضی باب **ضَرَبَ** سے۔ **یَنَالُ** باب فَتَحَ سے فعل مضارع، اس کا مصدر **نَیۡلًا** پانا، حاصل کرنا۔ **اَلۡاِکۡثَادُ** بڑائی۔ **یَجِدُ** باب **ضَرَبَ** سے فعل مضارع، اس کا مصدر **وُجُوۡدًا** پانا۔ **القَطِیۡعَةُ** جدائی، **العُقُوبَةُ**۔ سزا۔ **تَوَاضَعَ** فعل ماضی باب **تَفَاعُلُ** سے اس کا مصدر **تَوَاضُعًا** عاجزی کرنا۔ **سَبَقَنِیۡ** میں **سَبَقَ** فعل ماضی باب **نَصَرَ** و **ضَرَبَ** اور نون وقایہ یا ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر **سَبۡقًا** آگے بڑھ جانا۔ **اَصۡغَرُ** چھوٹا۔ **سَبَقۡتُهُ** فعل ماضی صیغہ و واحد متکلم 'ھا' ضمیر مفعول بہ **تَشۡرَفُ** فعل مضارع باب **سَمِعَ** سے اس کا مصدر **شَرَفًا** بلند ہونا **اَلتَّشَرُّفُ** بڑائی حاصل کرنا۔ باب **تفعُّل** کا مصدر ہے

ترجمہ:۔ (۱۲۳) جو شخص علمائے کرام کی مجلس میں داخل ہونا چاہے اس پر ضروری ہے کہ تواضع، حقیر، عاجزی اور انکساری کے ساتھ آئے۔ پس جو شخص ان صفتوں کے ساتھ آئے گا وہ بادشاہ اور زبردست ذات (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے مغفرت اور بخشش پائے گا۔ اور جو شخص قارون کی طرح گھمنڈ اور بڑائی کے ساتھ آئے گا وہ اکیلے اور قہار (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے جدائی اور سزا پائے گا۔ (سیوطی)

(۱۲۴) حکما نے کہا ہے: ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔ تواضع کے سوا۔ اور عبدالملک نے کہا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بلند رتبہ کے باوجود عاجزی کرے۔ اور قدرت کے باوجود معاف کردے۔ اور طاقت و زور کے باوجود عدل وانصاف کردے۔ اور ایک شخص نے بکر بن عبداللہ سے کہا:

مجھے تواضع سکھائیے؟ تو انہوں نے اس سے کہا۔ جب تم اپنے سے کسی بڑے کو دیکھوتو کہو کہ یہ شخص نیک عمل میں مجھ سے آگے بڑھ گیا ہے تو وہ مجھ سے اچھا ہے۔ اور جب اپنے سے کسی چھوٹے کو دیکھوتو کہو میں گنا ہوں میں اس سے آگے بڑھ گیا ہوں تو وہ مجھ سے اچھا ہے۔ اور ابوالعتاہیہ نے کہا ہے: اے وہ شخص دنیا اور اس کی لذتوں میں ڈوب کر بلند ہونا چاہتا ہے۔ بلندی اور بڑائی مٹی پر مٹی بلند کرنے کا نام نہیں ہے۔

اگر تم ایسے شخص کو (دیکھنا) چاہتے ہو جو تمام قوم کا بڑا و باعزت ہو۔ تو ایسے بادشاہ کی طرف دیکھو جو (بادشاہ ہو کر بھی) مسکینی بھیس میں رہتا ہے۔

وقال ابوالفتح البستی:۔

مَنۡ شَاءَ عَیۡشًا رَغِیۡدًا یَسۡتَفِیۡدُ بِہٖ۔ فِی دِیۡنِہٖ ثُمَّ فِی دُنۡیَاہُ اِقۡبَالًا
فَلۡیَنۡظُرَنَّ اِلٰی مَنۡ فَوۡقَہٗ اَدَبًا وَلۡیَنۡظُرَنۡ اِلٰی مَنۡ دُوۡنَہٗ مَالًا
(للشریشی)

(۱۲۵) وَقِیۡلَ دَعِ الۡکِبۡرَمَتٰی کُنۡتَ مِنۡ اَھۡلِ النُّبۡلِ لَمۡ یَضُرّکَ التَّبَذُّلُ وَمَتٰی لَمۡ تَکُنۡ مِنۡ اَھۡلِہٖ لَمۡ یَنۡفَعۡکَ التَّنَبُّلُ قَالَ الۡمَامُوۡنُ مَاتَکَبَّرَ اَحَدٌ اِلَّا لِنَقۡصٍ وَجَدَہٗ فِی نَفۡسِہٖ وَلَا تَطَاوَلَ اِلَّا لِوَھۡنٍ اَحَسَّ مِنۡ نَفۡسِہٖ قَالَ بزر جمہر: وَجَدۡنَا التَّوَاضُعَ مَعَ الۡجَھۡلِ وَالۡبُخۡلِ اَحۡمَدَ عِنۡدَ الۡحُکَمَاءِ مِنَ الۡکِبۡرِ مَعَ الۡاَدَبِ وَالسَّخَاءِ قَالَ مَنۡصُوۡرُ الۡفَقِیۡہُ یَا قَرِیۡبَ الۡعَھۡدِ بِالۡمَخۡرَجِ لِمَ لَا تَتَوَاضَعُ۔ (للثعالبی)

حل لغات: ۔شَاءَ فعل ماضی باب فَتَحَ سے اس کا مصدر شَیۡئًا ارادہ کرنا۔ چاہنا۔ عَیۡشًا زندگی گذارنا، زندہ رہنا۔ رَغِیۡدٌ خوشحالی، کشادہ زندگی۔ اِقۡبَالٌ قدر و منزلت۔ لِیَنۡظُرَنَّ باب نَصَرَ سے امر غائب با نون

ثقیلہ کا صیغہ ہے۔ دَعۡ باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَدۡعًا چھوڑنا۔ لَمۡ یَضُرّ باب نَصَرَ سے نفی جحد بلم در فعل مستقبل۔ اس کا مصدر ضَرًّا نقصان دینا۔ اَلتَّبَذُّلُ حقیری، کمتری۔ اَلتَّنَبُّلُ بڑائی، بزرگی۔ اَلۡوَھۡنُ کمزوری۔ اَحَسَّ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلۡاِحۡسَاسُ ۔احساس کرنا۔ معلوم کرنا۔ قریب العہد بالمخرج۔ مرد نومولود، ماں کے پیٹ سے جلد ہی نکلنے والا۔

ترجمہ :۔ابوالفتح بستی نے کہا ہے: جو شخص ایسی خوشحالی کی زندگی گذارنا چاہے جس کے سبب اپنے دین میں فائدہ حاصل کر سکے۔ پھر اپنی دنیا میں قدر و منزلت۔ تو چاہیے کہ وہ اس شخص کی طرف دیکھے جو ادب میں اس سے بڑھ کر ہو۔ اور اس شخص کو دیکھے جو مال و دولت میں اس سے بہت کم ہو۔

(۱۲۵) اور کہا گیا ہے کہ تکبر و گھمنڈ کو چھوڑ و اگر تم ذی شرف میں سے ہو گے، حقیری تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گی۔ اور اگر تم ان میں سے نہیں ہوئے (یعنی گھمنڈ کو چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوئے) تو شرافت و بزرگی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ مامون نے کہا: کوئی شخص تکبر و گھمنڈ نہیں کرتا ہے مگر اس لیے کہ وہ اپنے نفس میں کوئی کمی پایا۔ اور کوئی شخص بڑھ بڑھ کر نہیں بولتا ہے مگر اس لیے کہ وہ اپنے اندر کوئی کمزروی احساس کیا۔ بزرجمہر نے کہا ہے: ہم نے حکما کے نزدیک اس تواضع کو جو نادانی اور بخل کے ساتھ ہو زیادہ قابل تعریف پایا ہے اس تکبر و گھمنڈ سے جو ادب اور سخاوت کے ساتھ ہو۔ فقیہ منصور نے کہا: اے ماں کے پیٹ سے جلد ہی نکلنے والا: (اپنی اس حالت کو سوچ لے) عجز و انکساری کیوں نہیں اختیار کرتا ہے۔

ذم من اعتذر فاسآء

(١٢٦) قِيْلَ فِي الْمَثَلِ عُذْرُهُ اَشَدُّمِنْ جُرْمِهٖ رُبَّ اِصْرَارٍ اَحْسَنُ مِنْ اِعْتِذَارٍ وَقِيْلَ تُبْ مِنْ عُذْرِكَ ثُمَّ مِنْ ذَنْبِكَ۔

قَالَ الخبزری: وَكَمْ مُذْنِبٍ لَمَّا اَتٰى بِاعْتِذَارِهٖ جَنٰى عُذْرَهُ ذَنْبًا مِنَ الذَّنْبِ اَعْظَمَا۔

حل لغات:۔ اِصْرَارٌ۔ضد، کسی کام کو بار بار کرنا۔ رُبَّ۔حرف جار ہے۔بسا اوقات۔ اِعْتِذَارٌ باب افعال کا مصدر ہے عذر بیان کرنا۔ تُبْ باب نَصَرَ سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس میں قُلْ کی طرح تعلیل ہے اس کا مصدر تَوْبًا ۔توبہ کرنا۔گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ مُذْنِبٌ۔ غلطی کرنے والا۔گنہگار جَنٰی گناہ کیا باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف۔ اَعْظَمَا۔زیادہ بڑا۔اس میں الف اشباہ کا ہے وزن شعری کی وجہ سے لایا ہے۔

ترجمہ :۔اس شخص کی برائی جو معذرت کرے پھر برائی کرلے:(١٢٦) مثل میں کہا گیا ہے (کہ کبھی) کسی کی معذرت اس کے جرم سے بہت سخت ہوتا ہے۔ بسا اوقات (کسی شخص کا اپنی غلطی پر) اصرار اس کے معذرت پیش کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔اور کہا گیا ہے۔(پہلے) اپنے عذر سے توبہ کرو پھر اپنے گناہ سے۔خبزری نے کہا ہے: کتنے گنہگار ہے۔جب وہ اپنا عذر پیش کرنے آئے تو انہوں نے اپنی معذرت سے ایسا گناہ کیا جو اس گناہ سے بڑھ کر ہے۔

ذَمُّ الخمرِ

(١٢٧) كَانَ الْعَبَّاسُ بَنُ عَلِيِّ الْمَنْصُوْرِ يَاخُذُالْكَاْسَ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا: اَمَّا الْمَالُ فَتَبْلَعِيْنَ وَاِمَّا الْمُرُوْءَةُ فَتَخْلَعِيْنَ ' وَاِمَّا الدِّيْنُ فَتُفْسِدِيْنَ ۔ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ:۔

www.YaNabi.in

تَرَكْتُ النَّبِيْذَ وَ شَرَابَهُ۔ وَصُرْتُ صَدِيْقًالِّمَنْ عَابَهُ
شَرَابٌ يُضِلُّ طَرِيْقَ الْهُدٰى۔ وَيَفْتَحُ لِلشَّرِّاَبْوَابَهُ

قَالَ اَبُوْعَلِىْ:۔تَرَكْتُ النَّبِيْذَلِاَ هْلِ النَّبِيْذِ۔ واَصْبَحْتُ اَشْرَبُ عَذْبًاقَرَاحًا

قال ابن الوردی:۔ اُتْرُكِ الْخَمْرَةَ اِنْ كُنْتَ فَتًى كَيْفَ يَسْعٰى بِجُنُوْنٍ مَنْ عَقَلَ (للشريشي)

حل لغات:۔ يَاخُذُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر اَخْذًا ۔لینا، پکڑنا۔ اَلْكَاسُ ۔گلاس، پیالے۔مؤنث سماعی ہے۔ تَبْلَعِيْنَ باب فَتَحَ سے فعل مضارع واحد مؤنث حاضر کا صیغہ اس کا مصدر بَلْعًا۔نکلنا۔ اَلْمُرُوْءَةُ۔ مردانگی،شرافت۔ تَخْلَعِيْنَ باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر خَلْعًا،خالی کرنا۔غارت کرنا۔ تُفْسِدِيْنَ باب افعال سے فعل مضارع واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر اَلْاِفْسَادُ خراب کرنا۔ اَلنَّبِيْزُ شراب۔ شَرَّابٌ زیادہ پینے والا۔ يُضِلُّ باب اِفْعَالَ سے فعل مضارع اس کا مصدر اِضَلَالًا۔گمراہ کرنا۔ يَسْعٰى باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر سَعْيًا۔کوشش کرنا۔دوڑنا۔ عَقَلَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی' دانا ہونا

ترجمہ :۔شراب کی بڑائی:۔(١٢٧) عباس بن علی منصور اپنے ہاتھ میں (شراب کا) گلاس لیتے پھر مخاطب ہوکر اسے کہتے۔ جہاں کی مال کا سوال ہے تو اسے نگل جاتی ہے۔اور لیکن مردانگی و شرافت تو تو اس کو غارت کردیتی ہے۔ اور رہا دین کا سوال تو تو اس کو خراب کردیتی ہے۔

احمد بن فضل نے کہا ہے: میں شراب اور اس کے پینے والوں کو چھوڑ دیا۔اور اس شخص کا دوست ہوگیا جو اس کو معیوب سمجھتا ہے۔شراب ہدایت کے راستے کو گم کردیتی ہے۔اور بڑائی کے لیے دروازے کھول دیتے ہے۔ابوعلی

www.YaNabi.in

نے کہا ہے: میں نے شراب کوشراب والوں کے لیے چھوڑ دیا۔اور خالص میٹھا پانی پینے لگا۔ابن وردی نے کہا ہے:۔تو شراب پینا چھوڑ دے اگر واقعی تو جوان ہے۔ وہ شخص کیسے دیوانگی کی کوشش کرسکتا ہے جس کو ہوش ہو۔(شریشی)

مدح الکرم

(۱۲۸) قال بَعْضُ الْحُكَمَاءِ اَصْلُ الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا الْكَرَمُ وَاَصلُ الْكَرَمِ نَزَاهَةُ النَّفْسِ عَنِ الْحَرَامِ وَسَخَاؤُهَا بِمَا تَمْلِكُ عَلٰى الْخَاصِّ وَالْعَامِّ وَاِنَّ الْجَاهِلَ السَّخِيَّ اَحَبُّ اِلٰى اللّٰهِ مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ قال اَكْثَمُ بْنُ صَيْفِيْ صَاحِبُ الْمَعْرُوْفِ لَايَقِعُ وَاِنْ وَقَعَ يَجِدُ لَهٗ مُتَّكأً وَقِيْلَ لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ لَاخَيْرَ فِى السَّرَفِ فَقَالَ لَاسَرَفَ فِى الْخَيْرِ فَقَلَّبَ اللَّفْظَ وَاسْتَوْفَى الْمَعْنٰى۔

(۱۲۹) سَاَلَ مُعَاوِيَةُ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ يَااَبَايَحْيٰى كَيْفَ الزَّمَانُ قَالَ الزَّمَانُ اَنْتَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنْ صَلَحْتَ صَلَحَ الزَّمَانُ وَاِنْ فَسِدْتَ فَسِدَ۔(للغزالی)

حل لغات:۔اَلْمَحَاسِنُ۔ حُسن کی جمع۔نیکیاں، اچھائیاں۔ اَلْكَرَمُ سخاوت۔ نَزَاهَةٌ۔صفائی، برآت۔ اَحَبُّ باب سَمِعَ سے اسم تفضیل ہے زیادہ محبوب۔لَايَقِعُ باب ضَرَبَ فعل مضارع منفی اس کا مصدر وُقُوْعًا۔ گرنا۔مُتَّكَاءٌ سہارا۔ السَّرَفُ فضول خرچی۔ صَلَحْتَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر صُلُوْحًا۔درست ہونا۔ فَسِدْتَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی مجہول اس کا مصدر فَسَادًا۔بگڑنا۔خراب ہونا

ترجمہ:۔سخاوت اور بخشش کی تعریف: کسی حکیم نے کہا کہ تمام نیکیوں کی اصل سخاوت و بخشش ہے۔اور سخاوت و بخشش کی اصل نفس کا صاف

www.YaNabi.in

رکھنا ہے حرام (چیزوں) سے اور ان چیزوں کا تقسیم کرنا ہے خاص و عام پر جس کا تم مالک ہو۔اور بے شک جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے عابد بخیل سے۔

اکثم بن صیفی نے کہا ہے: اہل سخاوت گرتا نہیں اور اگر گرتا ہے تو اپنے لئے وہ سہارا پالیتا ہے۔اور حسن بن سھل سے کہا گیا۔فضول خرچی میں کوئی نیکی نہیں۔تو انہوں نے کہا نیکی میں کوئی فضول خرچی نہیں۔ پس انہوں نے لفظ کو پلٹ دیا اور معنیٰ کو پوری طرح ادا کر دیا۔

(۱۲۹) حضرت معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا تو کہا اے ابو یحییٰ زمانہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا۔اے امیر المومنین زمانہ تو آپ ہی ہیں اگر آپ درست رہیں گے تو زمانہ درست رہے گا۔اور اگر آپ خراب ہوجائیں گے تو زمانہ بھی خراب ہوجائیگا۔(امام غزالی)

مدح العدل

(۱۳۰) قال نَوشِيرُ وَانُ اَلْعَدْلُ سُوْرٌ لَايُغَرِّقُهٗ مَاءٌ وَلَا يَحْرُقُهٗ نارٌ وَلَا يَهْدِمُهٗ مَنْجَنِيْقٌ وَقِيْلَ عَدْلٌ قَائِمٌ خَيْرٌ مِّنْ عَطَاءٍ دَائِمٍ وَقِيْلَ اَيْضًا لَايَكُوْنُ الْعُمْرَانُ حَيْثُ لَايَعْدِلُ السَّلْطَانُ۔ وَقِيْلَ لِحَكِيْمٍ مَاقِيْمَةُ الْعَدْلِ قَالَ مِلْكُ الْاَبَدِ۔ فَقِيْلَ فَقِيْمَةُ الْجُوْرِ قَالَ ذَلَّةُ الْحَيٰوةِ۔

(۱۳۱) قِيْلَ بِئْسَ الزَّادُ اِلَى الْمَعَادِ ظُلْمُ الْعِبَادِ، وَقِيْلَ اَلظُّلْمُ مَرْتَعُهٗ وَخِيْمٌ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَامِلٍ اِذَادَعَتْكَ قُدْرَتُكَ اِلٰى ظُلْمِ النَّاسِ فَاذْكُرْ قُدْرَةَ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَانَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ لَقِيَهُ الرَّشِيْدُ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ فِى اثْنَاءِ كَلَامِهٖ نَامَتْ عُيُوْنُكَ وَالْمَظْلُوْمُ مُنْتَصِبٌ يَدْعُوْ عَلَيْكَ وَعَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمْ۔

www.YaNabi.in

(للثالبی)

قَالَ اَبُوالْعَبَّاسِ السفاح لَاعْمَلَنَّ اِللّیْنَ حَتّٰی لَایَنْفَعَ اِلَّاالشِدَّۃُ وَلَاُکْرِمَنَّ الْخَاصَّۃَ مَااَمِنْتُھُم عَلَی الْعَامَّۃِ وَلَا غْمَدَنَّ سَیْفِی حَتّٰی یَسْئَلَہُ الْحَقُّ وَلَاُ عْطِیَنَّ حَتّٰی لَارٰی لِلْعَطِیَّۃِ مَوْضِعًا۔(للشبراوی)

حل لغات:۔سُوْرٌ اس کی جمع اَسْوَارٌ ۔شہر پناہ، چہار دیواری۔ لَایُغَرِّقُ باب تفعیل سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر تَغْرِیْقٌ ڈبونا، غرق کرنا۔ لَایَحْرُقُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر حَرْقًا جلانا۔ لَایَھْدِمُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر ھَدْمًا۔ ڈھانا، گرانا۔ مَنْجَنِیْقٌ ۔ مشین گن۔اَلْعِمْرَانُ۔ آبادی، سوسائٹی۔اَلْجُوْرُ۔ ظلم وستم۔ اَلزَّادُ ۔توشہ۔ اَلْمَعَادُ ۔عقبٰی قیامت۔ مَرْتَعٌ چراگاہ، یہاں مراد نتیجہ۔وَخِیْمٌ۔ بڑا، گندہ۔ عَامِلُ حاکم، تحصیل دار۔دَعَتْ فعل ماضی باب نَصَرَ سے اس کا مصدر دَعْوَۃٌ بلانا دعوت دینا۔ اَقْبَلَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِلْاِقْبَالُ متوجہ ہونا۔نَامَتْ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَوْمًااونگھنا' سونا۔ عُیُوْنٌ۔ عَیْنٌ کی جمع ہے۔آنکھ۔مُنْتَصِبٌ انتظار کرنے والا۔ لَاعْمَلَنَّ باب سَمِعَ سے لام تاکید بنون تاکید در فعل مستقبل' واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ضرور ضرور میں عمل کرونگا۔ لَاُکْرِمَنَّ۔ضرور ضرور میں عزت کرونگا۔ لَاغْمَدَنَّ ضرور میں نیام میں رکھونگا۔ لَاُعْطِیَنَّ ضرور ضرور میں دوں گا۔

ترجمہ:۔انصاف کی تعریف:(۱۳۰) نوشیرواں نے کہا ہے کہ انصاف ایسی چہار دیواری ہے جس کو نہ کوئی پانی ڈبو سکتا ہے اور نہ کوئی آگ اس کو جلا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی مشین گن اس کو ڈھا سکتی ہے۔اور کہا گیا ہے کہ انصاف جو قائم رہے دائمی عطا سے بہتر ہے۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہاں آبادی نہیں رہ

سکتی جہاں بادشاہ انصاف نہ کرے۔اور کسی حکیم سے پوچھا گیا انصاف کی کیا قیمت ہے؟ اس نے جواباً کہا ہمیشگی کی حکومت۔پھر پوچھا گیا کہ ظلم وستم کی کیا قیمت ہے؟ تو کہا زندگی کی رسوائی۔

(۱۳۱) کہا گیا ہے قیامت کا بدترین توشہ بندوں کا ظلم وستم ہے۔اور کہا گیا ہے ظلم وستم کا چراگاہ (یعنی نتیجہ) بہت برا ہے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک تحصیل دار کو (خط) لکھا کہ جب تیری طاقت لوگوں پر ظلم کرنے کی طرف دعوت دے تو تو اللہ تعالیٰ کی طاقت وقدرت کو یاد کر۔جو تجھ پر ہے۔اور حفص بن غیاث سے ہارون رشید نے ملاقات کی تو انہوں نے (حفص بن غیاث) سے پوچھا۔تو انہوں نے اثنائے گفتگو میں یہ کہا۔تیری آنکھیں سوتی ہیں اور فریادرس منتظر ہوکر تجھ کو بددعا دیتا ہوتا ہے اور (لیکن) اللہ تعالیٰ کی آنکھ نہیں سوتی ہے۔(ثعالبی)

ابوعباس سفاح نے کہا ہے:ضرور میں نرمی سے کام کرتا رہوگا جب تک کہ سختی کے بغیر کوئی (دوسری چیز) نفع نہ دے اور میں خواص کی ضرور عزت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے ان پر اطمینان رہے گا عوام کے سلسلہ میں۔اور میں ضرور اپنی تلوار کو نیام میں رکھوں گا جب تک کہ حق اس کو نکالنے پر مجبور نہ کرے۔اور میں ضرور عطا کرتا رہوں گا یہاں تک کہ عطیہ کے لیے کوئی جگہ (باقی) نہ دیکھوں۔شبراوی۔

مدح الصفح

(۱۳۲) قَالَ ابْنُ طَبَا طَبَاکَانَ جَرٰی بَیْنِیْ وَ بَیْنَ رَجُلٍ کَلَامٌ اِحْتَمَلْتُہٗ عَنْہُ ثُمَّ نَدِمْتُ فَرَاَیْتُ فِی الْمَنَامَ کَانَ شَیْخًااِ تَانِی فَاَنْشَدَنِی۔

نَدِمْتَ حِیْنَ صَفَحْتَ عَمَّنْ۔ قَدْاَسَاءَ وَقَدْ ظَلَمَ لَاتَنْدِمَنَّ فَشَرُّنَا۔

مَنِ اتَّبَعَ الْخَيْرَ النَّدَامَ (ثعالبی)

قَالَ الشِبْرَاوِیُ:۔لَاتَنْتَقِمْ اِنْ كُنْتَ ذَاقُدْرَةٍ۔ فَالصَّفْحُ عَنْ ذِیْ قُدْرَةٍ اَصْلَحُ وَاصْفَحْ اِذَا اَذْنَبَ خَلٌ عَسٰی۔ تَلْقِی اَذَا اَذْنَبْتَ مَنْ يَّصْفَحُ

(۱۳۳) قِيْلَ لَذَّةُ الْعَفْوِ اَطْيَبُ مِنَ لَذَّةِ التَّشْقِی لَاَنَّ لَذَّةَ الْعَفْوِ يَلْحَقُهَا حَمْدُ الْعَاقِبَةِ وَلَذَّةَالتَّشْقِی يَلحَقُهَا غَمُّ النَّدَامَةِ وَقِيْلَ اَلْعَفْوُعَنِ الْمُذْنِبِ زَكوٰةُ النَّفْسِ وَقِيْلَ وَمِنْ كَرَمِ الْاخْلَاقِ اَنْ يَّغْفِرَ الذَّنْبَ وَقِيْلَ اَلْاحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوبِ۔ (للطرطوشی)

قَالَ البحتری:۔ اِذَا اَنْتَ لَمْ تَضْرِبُ عَنِ الْحَقْدِلَمْ تَفُزْ۔ بِشُكْرٍوَلَمْ تَسْعَدُ بِتَقْرِيْظِ مَادِحٍ

حل لغات:۔جَرٰی فعل ماضی باب ضَرَبَ سے اس کا مصدر جَرْيًا۔جاری ہونا۔ بہنا۔ اِحْتَمَلْتُ باب افتعال سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِحْتِمَالٌ اٹھانا۔صبر کرنا۔ نَدِمْتَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر۔اس کا مصدر نَدَمًا شرمندہ ہونا۔اَلْمَنَامُ خواب۔اَنْشَدَ باب افعال سے ماضی اس کا مصدر اِنْشَادٌ شعر پڑھنا۔ صَفَحْتَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر صَفْحًا معاف کرنا۔قَدْ اَسَاءَ باب افعال سے ماضی قریب، صیغہ واحد غائب۔اس کا مصدر اِسَاءَةً برا سلوک کرنا۔ لَاتَنْدَمَنَّ باب سَمِعَ سے فعل نہی حاضر معروف با نون ثقیلہ۔تم ہر گز شرمندہ نہ ہو۔ شَرٌّ زیادہ برا۔اس کی اصل اَشَرُّ ہے جو اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے خَيْرٌ میں۔ اِتَّبَعَ باب افتعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِتِّبَاعٌ اتباع کرنا۔پیروی کرنا۔ لَاتَنْتَقِمْ باب افعال سے نہی حاضر معروف اس کا مصدر اَلِانْتِقَامُ بدلہ لینا۔

اَصْلَحُ زیادہ درست، زیادہ بہتر۔اِصْفَحْ فعل امر، باب فَتَحَ سے معاف کردو۔خُلٌ دوست۔اس کی جمع اَخْلَالٌ۔ تَلْقٰی باب سَمِعَ فعل مضارع صیغہ واحد مذکر حاضر۔اس کا مصدر لِقَاءً ملاقات کرنا۔ملنا۔اَذْنَبْتَ باب افعال سے فعل ماضی صیغہ واحد حاضر۔اس کا مصدر اِذْنَابًا۔ غلطی کرنا۔گناہ کرنا۔ اَطْيَبُ زیادہ بہتر۔اسم تفضیل ہے۔اَلتَّشْقٰی سختی، بدبختی۔يَلْحَقُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع اس کا مصدر لَحْقًا پالینا۔ملنا۔ لَمْ تَضْرِبُ تو نے نہیں منع کیا، نہیں روکا۔جب ضَرَبَ کا صلہ عَنْ آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے۔منع کرنا، روکنا۔ اَلْحِقْدُ کینہ، بغض۔لَمْ تَفُزْ باب نَصَرَ سے نفی جحد بلم در فعل مستقبل اس کا مصدر اَلْفَوْزُ کامیاب ہونا۔ مستحق ہونا۔ لَمْ تَسْعَدْ باب سَمِعَ سے اس کا مصدر سَعَادَةً نیکبخت ہونا تَقْرِيظٌ باب تفعیل کا مصدر ہے۔تعریف۔ مَادِحٌ باب فَتَحَ سے اسم فاعل۔تعریف کرنے والا۔

ترجمہ:۔معافی کی تعریف۔(۱۳۲) ابن طباطبا نے کہا ہے: میرے اور ایک شخص کے درمیان کچھ بات ہوگئی میں نے اس کی طرف سے اس کو صبر کرلیا۔ پھر میں شرمندہ ہوا۔(کہ کیوں میں نے اس کو برداشت کرلی) پس میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے یہ شعر سنائے۔ کیا تو شرمندہ ہے اس بات پر کہ تو نے اس شخص کو معاف کردیا جو بدسلوکی کی ہے اور ظلم کیا ہے۔تم ہر گز شرمندہ نہ ہو کیوں کہ ہم میں سب سے براوہ شخص ہے جو بھلائی کر کے شرمندہ ہو۔(ثعالبی)

شبراوی نے کہا ہے: بدلہ نہ لو اگر تم طاقت والے ہو۔ کیوں کہ طاقت والے کی طرف سے معاف کرنا زیادہ درست و بہتر ہے۔اور معاف کردو جب کوئی دوست غلطی کرلے۔ممکن ہے کہ تم (اس سے) ملو جب غلطی کر بیٹھو وہ معافی سے کام لے۔(۱۳۳) کہا گیا ہے کہ معافی کی لذت و ذائقہ سختی اور بدبختی کی

لذت اور ذائقہ سے بہتر وخوشگوار ہے۔اس لیے کہ معافی کی لذت سے انجام کی عمدگی ملتی ہے اور بدبختی کی لذت سے شرمندگی کا افسوس ملتا ہے۔اور کہا گیا ہے کہ غلطی کرنے والا کو معاف کرنا نفس کی زکوۃ ہے (یعنی نفس کی خیرات ہے) اور کہا گیا ہے کہ گناہ کو چھپانا حسن اخلاق میں سے ہے۔اور کہا گیا ہے کہ۔صبر و برداشت عیبوں کی قبر ہے۔(طرطوشی)

جبتک تم بعض وکینہ سے نہیں رکو گے تو کسی شکریہ سے کامیاب نہیں ہوسکو گے اور نہ ہی کسی تعریف کرنے والا کی تعریف کے مستحق ہوسکو گے۔

ذَمُّ الْمُمَارَاتِ

(١٣٤) قَالَ مَيْمُونُ بْنُ مَهْرَانَ: لَا تُمَارِمَؤنْ هُوَاَعْلَمُ مِنْكَ فَاِنَّهُ يَخْتَزِنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَمْ تَضُرَهُ شَيْئًا وَقَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: مَنْ لَايَمْلِكُ لِسَانَهُ يَنْدَمُ وَمَنْ يَّكْثُرِ الْمَرَاءَ يُشْتَمُ، وَمَنْ يَّدْخُلَ مَدَاخِلَ السُّوْءِ يُتْهَمُ. يَابُنَى لَاتُمَارِ الْعُلَمَاءَ فَيَمْقُتُوكَ اَلمِرُاءُ يُقَسِّىْ الْقُلُوْبَ وَيُوَرِّثُ الضَّغَائِنَ اِذَا رَاُيْتَ الرَّجُلَ لَجُوْجًا مُمَارِيًا مُعْجِبًا بِنَفْسِهِ فَقَدْ تَمَّتْ خَسَارَتُهُ.

(١٣٥)قَالَ مُسْعَرُبْنُ كَدَامٍ يُخَاطِبُ اِبْنَهُ:۔

اِنِّىْ مَنَحْتُكَ يَاكُدَامُ نَصِيْحَتِىْ . فَاسْمَعْ لِقُولِ اَبٍ عَلَيْكَ شَفِيْقٌ
اَمَّاالْمِزَاحَةُ وَالْمِرَاءُ فَدَعُهَا . خَلْفَانِ لَااَرْضَا هُمَا لِصَدِيْقِ اِنِّى
بَلَوْتُهُمَا فَلَمْ اَخْتَرِهِمَا . لِمُجَاوِرِ جَارٍ اَوْلَالِرَفِيْقٍ مَرَّحَكِيْمٌ بِقَوْمٍ
فَقَالُو لَهُ شَرًّا فَقَالَ خَيْرًا فَقِيْلَ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ كُلٌّ يُنْفِقُ مِمَّا عِنْدَهُ.
(للشریشی)

حل لغات :لَاتُمَارِ باب مُفَاعَلَةَ سے فعل نہی حاضر،اس کا مصدر

مُمَارَاةٌ جھگڑا کرنا۔ يَخْتَزِنُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِخْتِزَانٌ روکنا۔ لَمْ تَضُر باب نَصَرَ سے نفی حجد بلم۔اس کا مصدر ضَرًا نقصان دینا۔اَلْمِرَاءُ جھگڑا۔يَشْتَمُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر شَتْمًا۔گالی دینا۔مَدَاخِلِ۔داخل ہونے کی جگہیں۔مَدْخَلٌ کی جمع ہے۔يُتْهَمُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر تَهَمًا بدبو ہونا۔تہمت لگانا۔يَمْقُتُوكَ باب نَصَرَ سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب اصل میں يَمْقُتُونَكَ تھا۔'فا' کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی وجہ سے نون گر گیا۔اس کا مصدر مَقْتًا بہت بعض رکھنا۔روٹھنا۔ يُقَسِّىْ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَقْسِيَةٌ سخت کرنا۔يُوِرِثُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِيْرَاثًا وارث بنانا۔ اَلضَّغَائِنُ ضِغْنٌ کی جمع۔کینہ،حسد۔لَجُوْجٌ۔ چٹو۔ضدی۔مُمَارِیٌّ جھگڑالو۔مُعْجِبًا بِنَفْسِهِ۔خودبنی،گھمنڈی۔ قَدْتَمَّتْ باب ضَرَبَ سے ماضی قریب اس کا مصدر تَمًّا۔پورا ہونا۔ مَنَحْتُ باب فَتَحَ سے فعل ماضی اس کا مصدر مَنْحًا۔دینا،عطا کرنا۔اَلْمُزَاحَةُ مذاق،دل لگی۔ لَااَرْضٰى میں پسند نہیں کرتا ہو۔باب سَمِعَ سے۔بَلَوْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَلْوًا۔آزمانا۔تجربہ کرنا۔ لَمْ اَخْتَر میں نے اختیار نہیں کیا۔ باب افعال سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ مُجَاوِرٌ پڑوسی۔جار قریبی،پڑوسی۔ يُنْفِقُ خرچ کرتا ہے۔باب افعال سے فعل مضارع۔

ترجمہ :۔جھگڑا کی برائی۔(۱۳۴) میمون بن مہران نے کہا ہے۔تم اس شخص سے جھگڑا و تکرار نہ کرو جو تم سے زیادہ جان کار ہو۔اس لیے وہ تم سے اپنے علم کو روک لیگا۔اور تم اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا وہ شرمندہ ہوتا ہے۔اور جو شخص زیادہ بحث و تکرار کرتا ہے وہ گالی کھاتا ہے۔اور جو شخص برائی کی جگہوں میں جاتا

ہے اسے تہمت لگائی جاتی ہے۔اے میرے بیٹے علما سے جھگڑا وتکرار نہ کرو کہ تم سے وہ روٹھ جائیں گے۔ جھگڑا وتکرار دلوں کو سخت بنا دیتی ہے۔ اور حسد کا وارث بناتی ہے جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ ضدی، جھگڑالو اور گھمنڈ وخود بینی کا وشکار رہے (تو سمجھ لو کہ) اس کا نقصان پورا ہوگیا۔(۱۳۵) مسعر بن کدام نے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہا: اے کدام میں تمہیں اپنی نصیحت پیش کرتا ہوں تم سنو! ایک باپ کی بات جو تم پر مہربان ہے۔ رہا مذاق و دل لگی اور جھگڑا وتکرار تو اسے چھوڑ دو۔ یہ دو ایسی چیزیں ہیں جنہیں میں کسی دوست کے لیے پسند نہیں کرتا۔ میں نے ان دونوں کی آزمائش کی۔ تو نہ میں ان دونوں کو کسی قریبی پڑوسی کے لیے پسند کیا اور نہ ہی کسی ساتھی کیلئے۔ ایک حکیم ایک قوم سے گذرا، تو ان لوگوں نے ان سے بری بات کہی۔ تو انہوں نے (جواب میں) اچھی بات کہی۔ تو ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہر شخص وہی خرچ کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتا ہے۔ (شریشی)

ذم المزاحة

(۱۳۶) سُئِلَ الْحَجَّاجُ ابْنُ الْقَرِيَةِ عَنِ الْمَزْحِ فَقَالَ: اَوَّلُه فَرَحٌ وَآخِرُهُ تَرَحٌ۔ قَالَ عُمَرُبْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ: لَايَكُوْنُ الْمَزْحُ اِلَّامِنْ سُخْفٍ اَوْبَطَرٍ۔ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الْاُدَبَاءِ اِيَّاكُمْ وَالْمَزْحَ فَاِنَّهُ يُذْهِبُ بَهَاءَ الْمُؤْمِنِ وَيَسْقُطُ مُرُوَّتَهُ وَقِيْلَ الْمَزَاحُ مَجْلَبَةٌ لِلْبَغْضَاءِ مُسَلِّبَةٌ لِلْبَهَاءِ مُقَطِّعَةٌ لِلْاٰخَاءِ وَقِيْلَ اِذَاكَانَ الْمَزَاحُ اَوَّلَ الْكَلَامِ كَانَ آخِرَهُ الشَّتَمُ وَاللِّطَامُ۔ (للثعالبی)

قِيْلَ لِرَجُلٍ كَيْفَ وَجَدْتَ فُلَانًا قَالَ طَوِيْلَ اللِّسَانِ فِی اللَّوْمِ وَالْمَزْحِ قَصِيْرَ الْبَاعِ فِی الْكَرَمِ وَثَّابًا عَلَى الشَّرِّ مَنَّاعًا

www.YaNabi.in

لِلْخَيْرِ، وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رُسْتَمِ وَهُوَ اَحَدُمُلُوْكِ الْفُرْسِ اَلْهَزْلُ مُبَغِّضَةٌ وَالْكِذْبُ مُنَقِّصَةٌ وَالْجَوْرُ مُفْسِدَةٌ۔ (للطرطوشی)

حل لغات: اَلْمَزْحُ مذاق۔ فَرْحٌ خوشی۔ تَرَحٌ رنج وغم۔ اسکی جمع اَتْرَاحٌ۔ سُخْفٌ کمزوری، نادانی۔ بَطَرٌ اترانا۔ بَهَاءٌ خوبصورت، دلکش۔ مَجْلَبَةٌ کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب، باعث۔ مُسَلِّبَةٌ زائل کرنے والی۔ اسم فاعل مئونث باب تفعیل سے۔ مُقَطِّعَةٌ ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی۔ اسم فاعل مئونث۔ باب تفعیل سے۔ اَلْاِخَاءُ بھائی چارہ۔ اَللِّطَامُ تھپڑ۔ اَللَّوْمُ۔ ملامت۔لعنت۔ قَصِيْرُالْبَاعِ۔ کوتاہ دست۔ کنجوس۔ وَثَّابٌ۔ بہت کودنے والا۔ اَلْمَنَّاعُ بہت زیادہ منع کرنے والا۔ بخیل۔ اَلْهَزْلُ ٹھٹھا، ہنسی، مذاق۔ مُبَغِّضَةٌ۔ نفرت ودشمنی دلانے والی۔ مُنَقِّصَةٌ نقصان دینے والی۔ اَلْمُفْسِدَةُ۔ بگاڑنے والی۔ فساد کرنے والی۔

ترجمہ: ٹھٹھا مذاق کی برائی۔ حجاج ابن قریہ سے ٹھٹھا مذاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کی ابتدا خوشی ہے۔ اور اس کی انتہا رنج وغم ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ ٹھٹھا مذاق نہیں ہوتا ہے مگر نادانی یا اترانے سے۔ بعض ادیبوں سے مروی ہے کہ ہنسی مذاق سے پرہیز کرو۔ اس لیے کہ وہ مومن کی خوبصورتی کو لیجاتا ہے (یعنی برباد کرتا ہے) اور اس کی شرافت و مردانگی کو ساقط کر دیتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ہنسی مذاق نفرت ودشمنی کا باعث ہے۔ خوبصورتی کو زائل کرنے والا۔ اور بھائی چارہ کو ٹکڑا ٹکڑا کرنے والا ہے۔ اور کہا گیا ہے جب کہ ہنسی مذاق کی ابتدا عام بات چیت سے ہوتی ہے لیکن اس کا خاتمہ گالی گلوج اور تھپڑ (یعنی ہاتا پائی سے) ہوتا ہے۔ ایک شخص سے کہا گیا: تم نے فلا ل آدمی کو کیسا پایا؟ اس نے کہا لعنت و ملامت اور ہنشی مذاق میں زبان دراز اور بخشش وسخاوت میں کنجوس۔ اور برائی میں بہت زیادہ کودنے والا۔ بھلائی میں

www.YaNabi.in

بہت زیادہ (ہاتھ) روکنے والا رستم جو ملک فارس کے بادشاہوں میں سے ایک تھا' ان کی انگوٹھی پر (یہ عبارت) کندہ تھی۔ ہنسی مذاق نفرت ودشمنی پیدا کرنے والا ہے۔ اور جھوٹ، نقصان دینے والا ہے۔ اور ظلم وستم، فساد پھیلانے والا ہے۔ (طرطوشی)

وَصِيَّةُ نَزَارٍ لِبَنِيْهِ

(۱۳۷) لَمَّا حَانَ ارْتِحَالُ نَزَارٍ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا اِلٰى دَارِ الْاٰخِرَةِ اَحْضَرَ اَوْلَادَهُ ۔اَلْاَرْبَعَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لَهُمْ اِعْلَمُوايَااَوْلَادِىْ اِنِّى رَاحِلٌ عَنْكَ اِلَى دَارِ الْاٰخِرَةِ وَمَا اَحْضَرْتُكم اِلَّالِاَشْرَحَ لَكُمْ وَصِيَّتِي فَاحْفَظُوامَااَقُولُ لَكُمْ وَلَا تُخَالِفُوا وَصِيَّتِىْ فَيَحِلُّ بِكُمُ الْوَبَالُ فِىْ مُخَالَفَتِىْ قَالُوا: مَاهِىَ وَصِيَّتُكَ يَااَبَانَا، قَالَ وَصِيَّتِى لَكُم هِى اَنْ يُّوَقِّرَ صَغِيْرُكُمْ كَبِيرَكُمْ يَااَوْلَادِىْ اِيَّاكُمْ وَالتَّكَبُّرَ فَاِنَّهُ مُهْلِكُ الْجَبَابِرَةِ مَاوَلَعَ بِهِ اَحَدٌ اِلَّاهَلَكَ وَفِى غَيْرِطَرِيْقِ الْحَقِّ سَلَكَ۔ يَااَوْلَادِىْ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّهُ يُقَلِّلُ الرِّزْقَ وَيُذِيْبُ الْجَسَدَ وَالْحَسُوْدُ لَايَسُوْدُ وَلَايَمُوْتُ اِلَّاهُوَ مَكْمُوْدٌ وَاِيَّاكُمْ وَالطَّمَعَ فَاِنَّهِ يَرْمِىْ صَاحِبَهُ فِى الْبَلَاءِ وَالْعَذَابِ، وَالْقَنَاعَةُ غِنَاءٌ۔

حل لغات: ۔حَانَ باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر حَيْنًا وقت قریب ہونا۔اِرْتِحَالٌ۔کوچ کرنا، باب افعال کا مصدر ہے۔ اَحْضَرَ فعل ماضی ہے باب افعال سے بلایا، حاضر کرایا۔بَيْنَ يَدَيْهِ ۔اپنے سامنے۔ رَاحِلٌ ،کوچ کرنے والا لِاَشْرَحَ ۔تاکہ میں کھولوں، بیان کروں۔ لَام۔لام کَی جس کے بعد اَن مقدر ہوتا ہے اور اَشْرَحَ فعل مضارع ہے باب فَتَحَ

سے۔ لَاتُخَالِفُوا ۔مخالفت نہ کرو۔ باب مفاعلۃ سے نہی حاضر معروف، جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ يَحِلُّ جائز ہوتا ہے یا ہوگا۔يُوَقِّرُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَوْقِيْرٌ۔ تعظیم کرنا۔ مُهْلِكٌ ہلاک کرنے والا۔ اَلْجَبَابِرَةُ ظالم وجائر لوگ۔وَلِعَ بہت گرویدہ ہونا۔سلک چلا۔باب نَصَرَ سے فعل ماضی اِيَّاكُم تم لوگ بچو۔يُقَلِّلُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَقْلِيْلٌ کم کرنا۔يُذِيْبُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِذَابَةٌ گھلانا۔ دبلا کرنا۔لَايَسُوْدُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر سِيَادًا۔ سردار بننا لَايَمُوْتُ۔نہیں مرتا ہے، باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی۔مَكْمُوْدٌ غمگین، گھٹنے والا۔

ترجمہ: ۔نزار کی وصیت اپنے بیٹوں کے لیے: (۱۳۷) جب نزار کی دنیا کے گھر سے آخرت کے گھر کی طرف رحلت کرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے چاروں لڑکوں کو اپنے سامنے بلایا۔ اور ان سے کہا اے میرے لڑکوں! تم جان لو کہ میں تمہارے (پاس) سے آخرت کے گھر کی طرف رحلت کرنے والا ہوں۔ اور میں تمہیں نہیں بلایا مگر اس لیے کہ میں تمہارے لیے اپنی وصیت بیان کردوں۔ پس تم اس کی حفاظت کرو جو میں تمہیں کہوں۔ اور میری وصیت کی مخالفت نہ کرو۔ (کیوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ) میری مخالفت کے سبب تم پہ کوئی وبال درپیش ہو۔لڑکوں نے کہا اے ہمارے ابو جان! آپ کی وصیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری وصیت تمہارے لیے یہ ہے کہ تمہارا چھوٹا اپنے بڑے کی عزت کرے۔ اے میرے لڑکوں! تم تکبر وگھمنڈ سے بچو اس لیے کہ وہ ظالم وجابر لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔ اور کوئی اسکا فریفتہ نہیں ہوا۔ مگر وہ برباد ہو گیا۔ اور ناحق راستہ پر چلا۔ اے میرے لڑکو تم حسد سے بچو اس لیے کہ وہ روزی کو گھٹا دیتا ہے اور جسم کو دُبلا کر دیتا ہے۔ اور حاسد سردار نہیں بنتا ہے، اور وہ مرتا نہیں مگر گھٹ گھٹ کے۔

اورتم لالچ سے بچواس لیے کہ وہ لالچی کومصیبت اورتکلیف مین ڈالتی ہے۔اورصبر وقناعت مالداری ہے۔

يَـااَوْلَادِىْ اِيَّـاكُمْ وَالْبُخْلَ فَيُبْعِدُ كُم مِنَ اللّٰهِ ومِنَ الْخَلْقِ وَمَـنْ هَـانَ عَـلَيْـهِ مَالُهٗ حَسُنَتْ حَالُهٗ و سُمِعَ مَقَالُه يَااَوْلَادِىْ اٰسُو الـنَّـاسَ بِـالطَّعَامِ وَاكْثَرُوْاَلْبَشَاشَةَ واَفْشُواالسَّلَامَ وَصَلُّوابِاللَّيْلِ وَالـنَّـاسُ نَيّـامٌ۔ يَـااَوْلَادِىْ اِيَّـاكُـمْ وَالْـكَسْـلَ فَاِنَّـهٗ يُوْرِثُ الْفَشْلَ يَـااَوْلَادِىْ اِيَّـاكُـمْ وَالْـغَـضْـبَ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ السُّخْطَ۔وَالْبشَاشَةُ فِى الْـوَجْـهِ تُـوْرِثُ الْـمُـحَبَّةَ وَهِـىَ خَيْرٌمِنَ الْقِرىٰ۔ وَمَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهٗ وَجَبَـتْ مُـحَبَّتُـهٗ يَـااُولَادِىْ لَاتُـخَـالِـفُـواوَصِيَّتِى وَاعْلَمُو اَنِّى قَـدْقَسَّـمْـتُ اَمْـوَالِى بَيْنَكُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَجَعَلْتُ قِسْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ فِـىْ كِتَـابِـى هٰـذَا فَاِذَا اَوْ ضَعْتُمُونِى حُفْرَتِىْ وَغَابَتْ عَنْكُمْ جُثَّتِى وَاٰتَـتِ الْـعَـرَبُ لِعَزَائِى فَاذْبُحُوالَهُمْ مِنْ نَعَمِى واذا تَفَرَّقَتِ الْعَرَبُ عَنْكُمْ فَاعْتَمِدُ واعَلٰى كِتَابِىْ وَوَصِيَّتِىْ وَلَا تُثِيْرُ واالْحَرْبَ بَيْنَكُمْ

حل لغات :۔هَانَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر هَوْنًا۔ حقیر ہونا۔آسان ہونا۔ مَـقَـالٌ ۔بات اٰسُـوا باب مفاعلۃ سے فعل امر حاضر معروف صیغہ مذکر حاضر۔اس کا مصدر مُـوَاسَـاةً ۔ہمدردی کرنا۔اس کا مادہ۔ الف' سین' اور یا' ہے اَلْبَشَـاشَةُ۔رونق،خوشی۔ اَفْشُـوا باب افعال سے فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔اس کا مصدر اَلِافْشَـاءُ پھیلانا۔اسکا مادہ فا' شین' اور یا' ہے۔نَيَّـامٌ۔خوب سونے والی۔اسم مبالغہ ہے۔اَلْـفَشْـلُ بزدل و کمزور ہونا۔ اَلسُّـخْطُ ۔ناراضگی،ناگواری۔اَلْـقِرىٰ۔مہمانی کا کھانا۔لَانَتْ باب نَـصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر لَـوْنًا ۔نرم ہونا۔لَاتُـخَـالِفُوا۔باب مفاعلۃ سے فعل نہی حاضر۔صیغہ جمع مذکر حاضر۔قَـدْقَسَّـمْتُ باب تفعیل سے فعل

ماضی قریب اس کا ماضی قریب اس کا مصدر تَـقْسِيْـمٌ ۔تقسیم کرنا۔بانٹنا۔ السَّوِيَّةُ ۔برابر۔ حُـفْـرَةٌ ۔قبر۔گڈھا۔جُثَّةٌ۔مردہ جسم۔اِذْبَـحُـوا ۔باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر۔اس کا مصدر ذَبْـحًـا۔ذبح کرنا۔ اَلـنَّـعَمُ ۔اونٹ۔ چوپائے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ لَاتُثِيْـرُوا۔باب افعال سے فعل نہی حاضر۔اس کا مصدر اَلْاثَارَةً۔جوش دلانا۔

ترجمہ :۔اے میرے لڑکو! بخل سے بچو کیوں کہ وہ تمہیں اللہ اور مخلوق سے دور کردے گا۔اور جس شخص پر اس کا مال حقیر ہوگا اس کا حال اچھا ہوگا اور اس کی بات سنی جائے گی۔اے میرے لڑکو! کھانا کے ذریعہ لوگوں کی ہمدردی کرو اور چہرے کی رونق کو بڑھاؤ۔اور سلام کو پھیلاؤ۔اور رات کو نمازیں پڑھو جبکہ لوگ خوب سو رہے ہوں۔اے میرے لڑکو! کاہلی اور سستی سے بچو۔اس لیے کہ وہ کمزوری ناکامی کا وارث بناتی ہے۔اے میر لڑکو! غصہ سے بچو اس لیے کہ وہ ناراضگی کا وارث بناتا ہے۔اور چہرہ میں رونق و بشاشت محبت کا سبب ہوتا۔اور یہی چیز مہمان سے بہتر ہے۔اور جس کی بات نرم ہو اس کی محبت لازم ہوتی ہے۔ اے میرے لڑکو! میری وصیت کی خلاف ورزی نہ کرو۔اور جان لو کہ میں نے اپنا مال تمہارے درمیان برابر تقسیم کردیا ہے۔اور میں نے تم میں سے ہر ایک کا حصہ اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔پس جب تم مجھے میری قبر میں رکھدو اور میرا مردہ جسم تم سے غائب ہو۔اور عرب کے (لوگ) میری تعزیت کے لیے آئیں۔تو ان کے لیے میری اونٹوں میں سے ذبح کرو اور جب عرب کے (لوگ) تم سے جدا ہو جائیں تو تم میری کتاب اور میری وصیت پر اعتماد کرنا۔اور اپنے درمیان لڑائی کو جوش نہ دینا۔(اصمعی)

البابُ السَّادس فی الحکایات واللطائف

(۱۳۸) قِيْلَ لِمَجْنُونٍ عُدَّلَنَا الْمَجَانِيْنَ قَالَ هٰذَا يَطُولُ بِيْ وَلٰكِنِّ اَعُدُّالْعُقَلَاءَ۔ (للمستعصمی)

(۱۳۹) قِيْلَ لِلُقْمَانَ مَااَقْبَحَ وَجْهَك قَالَ اَتَعِيْبُ هٰذَا النَّقْش عَلَىّ اَمْ عَلٰى النَّقَّاشِ (للشريشی)

(۱۴۰) جَلَسَ الْاسَكَنْدَرُ يَوْمًا فَمَا رَفَعَ اِلَيْهِ حَاجَةً فَقَالَ لَااَعُدُّهٰذَاالْيَومَ مِنْ اَيَّامِ مِلْكِيْ۔(للا بشيهی)

(۱۴۱) رُوِىَ اَنَّ اَبَاالْعَتَاهِيَةِ مَرَّبِدُكَّانِ وَرَّاقٍ فاذاكتاب فيه بيت من الشعر۔

لَنْ تَرْجِعَ الْاَنْفُسُ عَنْ غَيِّهَا   مَالَم يَكُنْ مِنْهَا لَهَا زَاجِرٌ

فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لَاَبِيْ نَوَاسٍ فَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّه لِيْ بِنَصْفِ شَعْرِيْ۔(للطرطوشی)

(۱۴۲) قَالَ رَجُلٌ لَاَقْلِيْدسِ الْحَكِيْمِ: لَااَسْتَرِيْحُ اَوْاُتْلِفَ رَوْحَكَ فَقَالَ وَاَنَاالَا اَسْتَرِيْحُ حَتّٰى اَخْرُجَ الحقدمن قلبك۔(للغزالی)

حل لغات:۔ اَلْمَجَانِيْنَ۔ مَجْنُونٌ کی جمع۔ دیوانوں۔ عُدَّ باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر مذکر اس کا مصدر تَعْدَادًا شمار کرنا۔ اَعُدُّ۔ میں شمار کروں گا۔ مَااَقْبَحَ۔ فعل تعجب ہے۔ کیا ہی بدصورت ہے۔ اَتَعِيْبُ ہمزہ برائے استفہام اور تَعِيْبُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر عَيْبًا عیب دار بنانا۔ اَلنَّقْشُ۔ صورت اَلنَّقَّاشُ۔ صورت بنانے والا۔ نقش ونگار بنانے والا۔ اَلْغَيُّ۔ گمراہی۔ زَاجِرٌ۔ ڈانٹنے والا۔ وَدِدْتُ میں نے تمنا کی۔ لَااَسْتَرِيْحُ۔ میں آرام نہیں لوں گا۔ باب استفعال سے فعل مضارع۔ اُتْلِفُ باب افعال سے مضارع اس کا مصدر اَلْاِتْلَافُ ہلاک کرنا۔ حَقْدٌ۔ کینہ، بغض۔

ترجمه:۔ چھٹا باب حکایتیں اور لطیفے کے بیان میں:

(۱۳۸) ایک دیوانہ سے کہا گیا کہ تو ہمارے لیے دیوانوں کو شمار کر۔ اس نے کہا یہ میرے لیے دقت ہے لیکن میں عقلمندوں کو شمار کر دوں گا۔ (مستعصمی)

(۱۳۹) لقمان حکیم سے کہا گیا تیرا چہرہ کتنا بدصورت ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کیا تو اس صورت پر عیب لگا تا ہے یا اس کے بنانے والا پر۔ (شریشی)

(۱۴۰) اسکندر ایک دن (اپنے دربار میں) بیٹھا تو کسی نے اس کے سامنے کوئی حاجت پیش نہیں کی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں آج کے دن کو حکومت کے دنوں میں شمار نہیں کرتا ہوں۔ (ابشیھی)

(۱۴۱) مروی ہے کہ ابوالعتاھیہ نے ایک دکان کے پاس سے گذرا تو (اس میں) ایک کتاب دیکھا۔ جس میں یہ شعر لکھا تھا۔ نفس ہرگز اپنی گمراہی سے باز نہیں آتا جب تک کہ اس سے اس کو کوئی ڈانٹنے اور ڈپٹنے والا نہ ہو۔ تو انہوں نے پوچھا کہ یہ (شعر) کس کا ہے۔ تو جواباً کہا گیا کہ ابونواس کا۔ پھر انہوں نے کہا۔ کاش یہ شعر میرا ہوتا۔ میری آدھی شاعری شاعروں کے بدلے۔ (طرطوشی)

(۱۴۲) ایک شخص نے اقلیدس حکیم سے کہا کہ میں چین نہیں لوں گا جب تک کہ تیری روح کو ہلاک نہ کردوں۔ تو اس نے جواب میں کہا کہ میں بھی آرام نہیں لوں گا جب تک کہ تمہارے دل سے کینہ، بغض کو نہ نکال دوں۔ (غزالی)

(۱۴۳) دَخَلَ ذُوذَنْبٍ عَلٰى سُلْطَانٍ فَقَالَ لَهٗ بِاَيِّ وَجْهٍ تَلْقَانِي، فَقَالَ بِالْوَجْهِ الَّذِيْ اَلْقٰى بِهِ اللّٰهَ وَذُنُوبِيْ اِلَيْهِ اَعْظَمُ وَ عِقَابُهٗ اَكْبَرُ فَعَفَاعَنْهُ۔ (للمستعصمی)

(۱۴۴) رَأَىَ الْاَسْكَنْدَرُ رَجُلًا حسنَ الْاِسْمِ قَبِيْحَ السِّيْرَةِ فَقَالَ لَهٗ اِمَّا اَنْ تَغَيِّرِ اسْمَكَ اَوْسِيْرَتَكَ۔(للغزالی)

(١٤٥) تَكَلَّمَ رجلٌ عِنْدَ عَبْدِالْمَلِكِ بِكَلَامٍ ذَهَبَ فِيْهِ كُلَّ مَذْهَبٍ فَقَالَ لَهُ وَقَدْ اَعْجَبَهُ اِبْنُ مَنْ اَنْتَ يَاغُلَامُ، فَقَالَ ابْنُ نَفْسِيْ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَّتِيْ نِلْتُ بِهَا هٰذَا الْمَقْعَدَمِنْكَ قَالَ صَدَّقْتَ اَخَذَ هٰذَا الْمَعْنٰى ابْنُ دُرَيْدٍ فَقَالَ:

كُنْ ابْنَ مَنْ شِئْتَ وَكُنْ مُؤَدَّبًا ۔ فَاِنَّمَا الْمَرْءُ بِفَضْلِ حِسِّهٖ

وَلَيْسَ مَنْ تُكْرِمُه لِغَيْرِهٖ ۔ مِثْلُ الَّذِيْ تُكْرِمُهٗ لِنَفْسِهٖ

(١٤٦) رجلٌ غَضَبَ عَلَيه مَوْلَاهُ فَقَالَ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ اِنْ عَلِمْتَ اِنِّيْ لَكَ اَطْوعُ مِنْكَ اللّٰهَ فَاعْفُ عَنِّيْ عَفَااللّٰهُ عَنْكَ فَعَفَاعَنْهُ (للمستعصمی)

حل لغات :۔ذُوْذَنْبٍ۔مجرم،گنہگار۔تَلْقَانِيْ باب سَمِعَ سے فعل مضارع۔اورنون وقایہ ی،ضمیر مفعول بہ۔اس کا مصدر لِقَاءً۔ملاقات کرنا۔ملنا۔قَبِيْحُ السِّيْرَةِ۔کردار کابرا۔ نِلْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی۔اس کا مصدر نَيْلًا۔پانا' حاصل کرنا۔ اَلْمَقْعَدُ۔ٹھکانہ،مقام۔حِسٌّ۔آہٹ،فہم۔یہاں مراد کردار۔فَاعْفُ۔فا' برائے سبب اور اُعْفُ باب نَصَرَ سے فعل امر اس کا مصدر عَفْوًا درگذر کرنا۔

ترجمہ :۔(۱۴۳) ایک مجرم ایک بادشاہ کی بارگاہ میں داخل ہوا۔تو بادشاہ نے اس سے کہا۔تم کس منہ سے مجھ سے ملتے ہوتو اس نے کہا اس منہ سے جس کے ساتھ میں اللہ سے ملوں گا جبکہ میرا گناہ اس کے نزدیک بہت بڑا ہے اور اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔پس بادشاہ نے اسے بخش دیا۔(مستعصمی)

(۱۴۴) اسکندر نے ایک شخص کو دیکھا جسکا نام اچھا تھا اور کردار برا۔تو اس نے کہا یا تو تم اپنا نام بدلو یا اپنی سیرت وکردار۔

(۱۴۵) ایک شخص عبدالملک کے پاس قیمتی گفتگو کی ہر موضوع پر۔تو

عبدالملک نے اس سے کہا اور حال یہ ہے کہ یہ گفتگو اس کو بہت پسند آئی۔اے لڑکے!تم کس کے بیٹے ہو؟اس نے جواباً کہا۔میں اپنے آپ کا بیٹا ہوں۔اے امیرالمومنین۔جس کے سبب میں نے آپ سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔اسکندر نے کہا تو سچ کہا۔اسی معنیٰ کو ابن درید نے گرفت کرکے کہا ہے۔تم چاہے جس کا (بھی) بیٹا ہو لیکن مئودب بنو۔کیوں کہ انسان اپنے کردار کی برتری سے ہی پہچانا جاتا ہے۔وہ شخص جس کی عزت تم کسی دوسرے کی وجہ سے کرتے ہو۔اس شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جس کی عزت تم اس کی ذاتی خوبی کی وجہ سے کرتے ہو۔

(۱۴۶) ایک شخص پر اس کا آقا غصہ ہوا۔تو اس نے کہا (اپنے آقا سے) خدا کے واسطہ سے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کا اس سے زیادہ فرمانبردار ہوں جتنا کہ آپ خدا کا فرمان بردار ہیں۔تو آپ مجھے بخش دیں خدا بھی آپ کو بخش دیگا۔اس پر اس نے اس کو بخش دیا۔(مستعصمی)

(١٤٧) كان الاسكندرُ يومًا على تختِ مَمْلِكَتِهٖ وقد رُفِعَ الحجابُ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِصٌّ فَاَمَرَ بِصَلْبِهٖ فقال ايها الملكُ! انى سَرَقْتُ ولم يكن لى شهوة فى السَّرقَةِ ولم يَطْلُبْها قَلْبِى، فقال الاسكندر لَاجُرمَ انك تُصْلَبُ وَلَا يَطْلُبُ قَلْبُكَ الصَّلْبَ ولا يُرِيْدُه ۔(للغزالى)

(١٤٨) كان ابراهيمُ بن ادهم يومًا يَحْفَظُ كَرْمًا فَمَرَّبه جُنْدِيٌّ فقال اَعْطِنَامن هٰذَا العِنَبِ فقال مااَمَرَنى صاحبُه فَاَخَذَ يَضْرِبُه بالسَّوْطِ فَطَاطَاءَ راسَه وقال اِضْرِبْ راسًاطَالَمَا عصٰى اللّٰه فانْحَجَرَ الرجلُ و مَضٰى۔(للطرطوشى)

(١٤٩) عَادَ الخليفةُ المعتصم خَاقَانَ عندَ مَرْضِهٖ و

کان لِخَاقَانَ اِذْذَاكَ ابنٌ اِسْمُه الفتحُ،فقال لَه المعتصم دَارِى احسنُ ام دارُ اَبِيْك، فقال مَادَامَ امير المومنين فى دارِ اَبِىْ فَهِىَ اَحْسَنُ۔ (لطائف الملوك)

حل لغات :۔لِصٌّ۔چوراس کی جمع لُصُوْصٌ ۔صَلْبٌ۔سولی، سَرَقْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی۔ معنیٰ میں نے چوری کی۔ اَلسِّرْ قَةُ چوری۔ تُصْلَبُ باب نَصَرَضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر صَلْبًا۔سولی پرلٹکانا۔ كَرْمٌ انگور کی بیل ۔جُنْدِيٌّ۔فوجی۔ اَعْطِنَا ۔ہمیں دو۔ اَعْطِ باب افعال سے فعل امراور ''نا''ضمیر مفعول بہ ہے۔ اَلسَّوْطُ ۔کوڑا۔اس کی جمع اَلَاسْوَاطُ ۔ طَاْطَاءَ۔پست کرنا۔کہا جاتا ہے۔ طَأْطَأَ رَاسَهُ عَنْ كَذَا۔ یعنی فلاں چیز سے اس نے اپنے سر کو پست کرلیا۔ عَصٰی باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر عَصْيًا۔نافرمانی کرنا۔ اِنْحَجَرَ ۔باب انفعال سے فعل ماضی اس کا مصدر لَلَاتُحِجَارُ رُكنا۔ مضٰی يَمْضِىْ مَضْيًا۔گذرنا۔باب ضَرَبَ سے۔

ترجمه :(۱۴۷)اسکندرایک دن اپنی حکومت کے تحت پر بیٹھا تھااور پردہ اٹھادیا گیا۔توان کے سامنے ایک چور پیش کیا گیا۔توانہوں نے اس کوسولی کا حکم دیا۔پس (چورنے) کہا۔اے بادشاہ! میں نے چوری تو کی ہےلیکن چوری کا مجھے کوئی شوق نہیں ہےاور نہ ہی میرا دل اس کو چاہتا ہے۔تو اسکندر نے کہا کہ کوئی جرم نہیں ہے بے شک تم سولی پہ لٹکائے جاؤ گےاور تمہارا دل سولی کو نہیں چاہے گا اور نہ ہی اس کو پسند کرے گا۔

(۱۴۸)ابراھیم بن ادھم ایک دن انگور کی بیل کی نگرانی کر رہے تھے۔تو ان کے پاس سے ایک فوجی گذرا۔تو فوجی نے کہا ہمیں اس انگور میں سے دو۔ انہوں نے کہا اس کے مالک نے ہمیں اس کا حکم نہیں دیا ہے۔تو فوجی نے ان کو

کوڑا اسے مارنے لگا۔توانہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور کہا تو اس ظالم سر کو مار جواللہ کی نافرمانی کیا ہے۔پس (فوجی) شخص رک گیا اور چلدیا۔(طرطوشی)

(۱۴۹)خلیفہ معتصم خاقان کی عیادت کے لیے گیے اس کی بیماری کے وقت ۔اوراس وقت خاقان کا ایک لڑکا تھا جس کا نام فتح تھا۔تو معتصم نے اس سے کہا کہ میرا گھر اچھا ہے یا تیرے باپ کا گھر۔اس نے کہا کہ جب تک امیر المومنین میرے باپ کے گھر میں ہیں تو وہ (یعنی میرے باپ کا گھر) اچھا ہے۔ (لطائف ملوک)

(۱۵۰) وَقَالَ المعتصُم لِلْفَتِح وعلٰى يدِه خاتمَ ياقوت اَحْمَرَفى غايةِ الحُسُنِ اَرَأيتَ اَحْسَنَ من هذالخاتِمْ فقال نعم اليدُ التى فيها.(للغزالى)

(۱۵۱) قال الحسنُ والحسينُ لعبدالله بنِ جعفرٍ انك قداسرفتَ ببَذْلِ المالِ فقال بِاَبِىْ اَنْتُمَاوَاُمِّى اِنَّ اللّٰهَ عَوَّدَنِىْ اَن يتفضلَ علَّى وعوَّدتُهُ اَنْ اَتَفَضَّلَ عَلٰى عَبْدِه فاَخَافُ اَنْ اَقْطَعَ العَادَةَ فَيَقْطَعُ عَنِّىْ عادَتَهُ(للشريشى)

(۱۵۲) حُكِىَ ان رجلًاتكلَّمَ بين يَدَىِ المامونِ فَاَحْسَنَ فقال ابنُ مَنْ اَنْتَ قال ابنُ الادبِ ياامِيرَ المومنين، قال نعم النَّسبُ اِنْتَسَبْتَ اِليهِ۔(للابشيهى)

حل لغات :۔غَايَةُ الحُسْنِ ۔انتہائی خوبصورت۔ قَدْاَسْرَفْتَ باب افعال سے ماضی قریب اس کا مصدر اَلْاِسْرَافُ ۔فراخی کرنا۔بَذْلٌ۔ خرچ،قربانی۔ عَوَّدَ باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَعْوِيْدًا عادت بنانا۔ يَتَفَضَّلُ باب تَفَعُّل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَفَضُّلًا مہربانی کرنا۔ اَخَافُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع صیغہ واحد متکلم۔اس کا مصدر خَوْفًا ڈرنا۔

اَقۡطَعُ فعل مضارع باب فَتَحَ سے۔اس کا مصدر قَطۡعًا ۔جدا کرنا۔چھوڑنا۔
اِنۡتَسَبۡتَ باب افتعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلۡاِنۡتِسَابُ۔نسبت کرنا۔جوڑنا۔

ترجمہ :۔(۱۵۰) خلیفہ معتصم نے فتح سے کہا جبکہ اس کے ہاتھ میں سرخ یاقوت کی انتہائی خوبصورت انگوٹھی ہے۔کیا تم نے اس انگوٹھی سے بہتر کوئی چیز دیکھی ہے۔تو اس نے کہاہاں! وہ یہ ہاتھ جس میں یہ انگوٹھی ہے (غزالی)

(۱۵۱) حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنھما نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے فرمایا کہ آپ مال کے خرچ میں فراخی کرتے ہیں۔تو انہوں نے کہا۔میرے ماں باپ آپ دونوں پر قربان ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے تعلق سے یہ عادت بنائی ہے کہ وہ مجھ پر بے انتہا فضل فرمائے۔اور میں نے بھی یہ عادت بنائی ہے کہ اس کے بندوں پر زیادہ سے زیادہ مہربانی کروں۔تو میں ڈرتا ہوں کہ یہ عادت چھوڑ دوں تو وہ بھی میرے تعلق سے اپنی عادت چھوڑ دے۔

(۱۵۲) بیان کیا گیا ہے کہ مامون کے سامنے ایک شخص نے گفتگو کی تو بہتر (گفتگو) کی۔مامون نے پوچھا تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواباً کہا۔اے امیر المومنین میں علم وادب کا بیٹا ہوں۔امیر المومنین نے کہا۔کیا خوب نسبت ہے، جس کی طرف تم نے نسبت کی۔(اَبشیھی)

(۱۵۳) لقی ھارونُ الرشید الکسائی فی بعض طرقِہ فَوَقَفَ علیہ وتحفی بِسَوَالِہِ عن حالہ۔ فقال اَنَابِخیرٍ یا امیرَالمومنینَ وَلَولَمۡ اَجِد من ثمرةِ الادب الاماوَھَبَ اللہُ تعالٰی لی من وقوفِ امیرالمومنینَ لَکانَ ذَالِكَ کافیا محتسبًا.(للشریشی)

(۱۵۴) لَطَمَ رجلٌ قیسَ بن عاصمٍ فی جامعِ البصرةِ فقال لہ

لَعَلَّكَ خاطرتَ ان تلطم سیدَبَنِیۡ تمیمٍ، قال نَعَمۡ فقال ارۡجِع فلستُ بِہ.(للطر طوشی)

(۱۵۵) قال رجلٌ لِابن عُیَیۡنَةَ المزاحُ سنةٌ، فقال سنةٌ ولکن لمن یحسنہ (للثالبی)

(۱۵٦)ابوعیناء قال لہ المتوکلُ کیفَ تَرٰی دَارَ نَاھَذِہٖ. فقال یا امیرَالمومنین: رَأَیتُ الناسَ یبنونَ الدورَ فی الدنیا وانتَ تَبۡنِیۡ الدنیا فی دارِك وقد نظم بعضُ الادباءِ فی ھٰذا المعنٰی ولی مسٔلةٌ بعدَ فعاجلنی بِاَخۡبَارِی. بنیتَ الدارَ فی دنیاك ام دنیاك فی الدارِ (من لطائف الوزراء)

حل لغات :۔ وَقَفَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر وُقُوۡفًا۔ٹھہرنا۔تُحۡفِیۡ۔باب افعال سے فعل مضارع اسکا مصدر اَلۡاِحۡفَاء۔اصرار کرنا۔ لَمۡ اَجِدۡ باب ضَرَبَ سے نفی جحد بلم صیغہ واحد متکلم۔اس کا مصدر وُجُودًا۔پانا۔مَاوَھَبَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی منفی۔ وَھۡبًا۔ہبہ کرنا۔دینا۔لَطَمَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر لَطۡمًا تھپڑ مارنا۔طمانچہ مارنا۔ خَاطَرۡتَ باب مفاعلة سے فعل ماضی اس کا مصدر مُخَاطَرَةً بازی لگانا۔ اِرۡجِعۡ فعل امر، تو لوٹ جا۔اَلۡمِزَاحُ ہنسی، مذاق۔ یُحۡسِنُہٗ باب افعال سے فعل مضارع اور ''ھا'' ضمیر مفعول بہ ہے اس کا مصدر اِحۡسَانٌ نیکی کرنا۔اچھی طرح کرنا۔ یَبۡنُونَ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع صیغہ جمع مذکر اس کا مصدر بِنَاءً۔بنانا۔تعمیر کرنا۔قَدۡ نَظَمَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی قریب اس کا مصدر نَظۡمًا۔موزون کرنا۔پرونا۔مَسۡئَلَةٌ۔سوال، دینی قانون۔عَاجِلۡنِیۡ۔عَاجِلۡ باب مفاعلة سے فعل امر۔بمعنی جلدی کرو۔نون وقایہ 'ی' ضمیر مفعول بہ۔ اَخۡبَارٌ۔ خَبۡرٌ کی جمع ہے۔خبر۔اطلاع۔

ترجمہ:۔(۱۵۳) کسی راستہ پر ہارون رشید کی ملاقات ایک کسائی سے ہوئی۔تو ہارون رشید ٹھہرے اور باصرار اس سے اس کی حالت پوچھنے لگے۔تو اس نے کہا اے امیر المومنین! میں بخیر ہوں۔اے امیر المومنین اگر چہ میں علم و ادب کا ثمرہ نہیں پایا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک امیر المومنین کا ٹھہرنا تو مجھے عطا کیا ہے۔اور یہی کافی ہے بس۔(شریشی)

(۱۵۴) ایک شخص نے قیس بن عاصم کو بصرہ کی جامع مسجد میں طمانچہ مارا۔تو اس نے (یعنی قیس بن عاصم نے) کہا۔شاید کہ تم نے بنی تمیم کے سردار کو طمانچہ مارنے کی بازی لگائی ہے اس نے کہا ہاں! تو قیس بن عاصم نے کہا۔تو تم لوٹ جاؤ میں وہ نہیں ہوں۔(طرطوشی)

(۱۵۵) ایک شخص نے ابن عیینہ سے کہا۔ہنسی مذاق سنت ہے۔تو انہوں نے کہا۔سنت تو ہے لیکن اس شخص کے لیے جو اس کا لائق ہو۔(ثعالبی)

(۱۵۶) ابوعیناء سے متوکل نے کہا ہمارا یہ گھر کیسا پا رہے ہو۔تو اس نے کہا اے امیر المومنین! میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دنیا میں گھر بناتے ہیں اور آپ اپنے گھر میں دنیا بناتے ہیں کسی ادیب نے اسی مفہوم کو اس (شعر) میں پرویا ہے۔میرا ایک سوال ہے تو جلدی مجھے اس کا جواب دو۔تم نے اپنی دنیا میں گھر بنایا ہے یا گھر میں اپنی دنیا بنائی ہے۔(از لطائف وزراء)

الاعرابی والقمر

(۱۵۷) حُکِیَ اَنَّ اَعْرابِیًا اَضَلَّ الطریقَ فماتَ جزعًا وَایْقَنَ بِالهَلاكِ فلماطَلَعَ القمرُ اِهْتَدٰی ووَجَدَ الطریقَ، فَرَفَعَ الیه رَأسَهُ لِیَشْکُرَهُ فقال له واللّٰه ماادری مااقولُ لَكَ ولامااَقُولُ فِیكَ اقول رَفَعَكَ اللّٰهُ فاللّٰهُ قد رَفَعَكَ، ام اقول نَوَّرَكَ اللّٰهُ فاللّٰهُ

قدنَوَّرَكَ ام اقول حَسَّنَكَ اللّٰهُ فاللّٰه قدحَسَّنَكَ ولكن مابَقِی اِلّاالدعاءُ ان ینسی اللّٰهُ فی اجلِكَ وان یجعلَنی من السوءِ فِدَاكَ

حل لغات:۔جَزْعٌ۔گھبراہٹ۔ اَیْقَنَ باب افعال سے فعل ماضی۔اس کا مصدر اَلْاِیْقَان۔یقین کرنا۔ اِهْتَدٰی باب افعال سے فعل ماضی۔اس کا مصدر اَلْاِهْتِدَاءُ ہدایت پانا۔ مَااَدْرِیْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر دَرْیًا۔حیلہ سے جاننا۔ حَسَّنَ باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَحْسِیْنٌ خوبصورت بنانا۔ یَنْسِیْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر نَسْیًا بھولنا۔

ترجمہ:۔دیہاتی اور چاند۔(۱۵۷) بیان کیا گیا ہے کہ دیہاتی راستہ بھول گیا تو گھبرا کر مرنے لگا اور ہلاک ہونے کا یقین کر لیا۔پھر جب چاند طلوع ہوا۔تو ہدایت ملی اور راستہ پایا۔تو اس کی طرف اپنا سر بلند کیا تا کہ اس کا شکریہ ادا کرے۔اور اس سے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں تجھے کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔(اگر) میں کہوں کہ خدا تجھے بلند کرے تو تجھے بلند کر دیا ہے۔یا میں کہوں کہ خدا تجھے روشن کرے،تو خدا تو تجھے روشن کر چکا ہے۔یا میں کہوں کہ خدا تجھے خوبصورت بنائے۔تو خدا تو تجھے خوبصورت بنا چکا ہے۔اور لیکن باقی نہیں مگر ایک دعا۔کہ اللہ تیری موت کے بارے میں جلدی نہ کرے۔اور مجھے برائی کے لیے تیرا فدیہ بنائے۔

الاعرابی والناقة المفقودة

(۱۵۸) ضَلَّتْ ناقةٌ لِاَعْرابی فی لیلةٍ مظلمةٍ فَاَکْثَرَ فی طَلَبِها فَلَمْ یَجِدْهَا۔ فلما طَلَعَ القمرُ وَانْبَسَطَ نُوْرُهُ وَجَدَها الی جانِبِهِ بَعْضَ الاَوْدِیةِ، وقدکان اِجْتَازَ بِموضِعِها مرارًا فلم یرهَا

لِشدةِ الظلامِ فَرَفَعَ راسَه الٰی القمرِ وقال:

مـاذا اَقُولُ وقَولِی فِیْكَ ذُوحَصَرٍ ۔ وقد كَفَیْتَنِی التفصیلَ والجملاءَ اِنَ قلتُ لَازُلَتَ مرفوعًا فَاَنْتَ كذا ۔ اَوُقُلتُ زَانَكَ رَبی فَهُو قد فَعَلا (للشریشی)

(۱۵۹) غَنَّی یومًا ابراهیمُ مغنی الرشیدِ بین یَدَیهِ فقال له اَحْسَنْتَ اَحْسَنَ اللهُ اِلَیكَ۔ فقال له: یاامیرَ المومنین اِنَّمَایُحْسِنُ اللهُ بِك فاَمَرَله بِمِائَةِ الفِ درهمٍ۔

(۱۶۰)كان بهرامُ جَالِسًا ذاتَ لیلةٍ تَحتَ شَجرةٍ فسَمِعَ مِنْها صوتَ طائِرٍ فَرَ مَاهُ فَاصَابَهٗ وقال مااَحْسَنَ حفظ اللسانِ بالطائرِ والانسانِ لَوْ حَفِظَ هٰذا لِسَانَه لَمَاهَلَكَ (للاصبهائی)

حل لغات :۔ضَلَّتْ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر ضَلَالًا راستہ بھولنا بھٹکنا۔ اِنْبَسَطَ باب انفعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِنْبِسَاطُ ۔پھیلنا، دراز ہونا۔ الَاوْدِیَةُ۔ وَادِیٌّ کی جمع ہے۔گھاٹی۔جنگل۔ اِجْتَازَ باب افتعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِجْتِیَازاً۔ چلنا۔ذُوحَصَر۔ کم ،تنگ۔لَازُلْتَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی منفی اس کا مصدر زَوْلًا۔زائل ہونا۔جدا ہونا۔ زَانَكَ۔زَانَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی ''ک'' مفعول بہ اس کا مصدر زَیْنًا خوبصورت بنانا۔غنّٰی باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَغْنِیَّةً۔گانا۔ مُغَنّیْ ۔گوئیا۔گانے والا۔رَمَاهُ۔ رَمٰی فعل ماضی باب ضَرَبَ سے اس کا مصدر رَمْیًا۔پھینکنا۔اور ''ها'' مفعول بہ۔ اَصَابَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِصَابَةً۔ بروزن اِغَاثَةً۔مقصد کو پالینا۔

ترجمہ :۔ایک دیہاتی اور گمشدہ اونٹنی :۔(۱۵۸) اندھیری رات میں ایک دیہاتی کی ایک اونٹنی گم ہوگئی۔اس نے اسے بہت تلاش کیا لیکن اس کو

نہیں پایا۔پس جب چاند نکلا اور اس کی روشنی پھیلی تو اس (اونٹنی) کو کسی وادی کے کنارے میں پایا حالاں کہ اس جگہ سے کئی بار وہ گذر چکا تھا لیکن اندھیرے کی شدت سے اس کو نہیں دیکھ پایا تھا۔تو اس نے چاند کی طرف اپنا سر اٹھا کر کہا:۔میں کیا کہوں، تیرے بارے میں میرا کہنا (جتنا بھی ہو) کم ہے۔کیوں کہ تو نے مجھے تفصیلاً واجمالاً مستغنی کر دیا۔اگر میں کہوں کہ تو ہمیشہ بلند رہے۔تو تو ایسا ہی ہے۔یا کہوں کہ تجھے میرا پروردگار خوبصورت بنائے۔تو وہ ایسا ہی کیا ہے۔(شریشی)

(۱۵۹) ایک دن ہارون رشید کے گوّیے ابراھیم نے ان کے سامنے گایا۔تو ہارون رشید نے اس سے کہا۔تم نے بہت اچھا گایا ہے۔اللہ پاک تیرا بھلا کرے۔تو اس گوّیے نے ان سے کہا۔اے امیرالمومنین! بھلائی تو اللہ پاک آپ کے ساتھ کر رہا ہے۔پس (اس بات پر) ہارون رشید نے اس کو ایک لاکھ درھم دینے کا حکم دیا۔

(۱۶۰) بہرام ایک رات ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا۔تو اس نے اس (درخت) سے ایک پرندہ کی آواز سنی پس اس نے اس پرندہ کو مارا تو اپنا مقصد پالیا (یعنی پرندہ کو لگ گیا)۔اور کہا پرندہ اور انسان کی زبان کی حفاظت کیا ہی اچھی چیز ہے۔اگر یہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا تو ہلاک نہیں ہوتا۔(اصبھانی)

(۱۶۱) ابو عبدالله الفارسیِ كان یَتَقَلَّدُ قضاءَ بلخ، وكان صدیقٌ ابی یحیٰی الحمادی فكَتَبَ هٰذا اِلَیْه یُعَاتِبَهُ علی تَرْكِ المُهادَلةِ بِما یَجْلَبُ من بلخٍ فاجابَهُ ابوعبدالله قداَهْدَیْتُ لِشیخٍ عِدْلَ صابونٍ لِیَغسِلَ به طمعَهُ والسلام.(من لطائف الوزارء)

(۱۶۲) یقال اِنّ نوشیروان رَكِبَ فی بعضِ الایَّامِ فی

الربيعِ على سبيلِ الفَرُحَةِ فَيَجُعَلُ يَسِيُرُ فى الرياضِ المخضرةِ ويُشَاهِدُ الشجرَ المثمرةَ ويَنُظُرُ الىٰ الكُرُومِ اَلُفَ مَرَّةٍ۔ فَنَزَلَ عن فرسه شُكراً لِرَبِّه وخَرَّسَاجِدًا وَاضِعًا خَدَّهُ على التُّرابِ زَمَانًا طويلًا فلَمَّا رَفَعَ راَسَه قال لِاَصحُابه ان خصبَ السنينَ مِن الملوكِ والسلاطينِ وحُسُنِ نِيَّتِهم واحسانِهم اِلىٰ رِعَيّتِهم، فَالُمِنَّةُ لِلّٰهِ الذى قداَظُهَرَ حسنَ نَيَّتِنَا فى سَائِرِ الا شياءِ ۔(للغزالی)

حل لغات :۔**يَتَقَلَّدُ** باب **تفعُّل** سے فعل مضارع اس کا مصدر **تَقَلُّدًا**۔ذمہ دار ہونا۔**اَلُمُهَادَاةُ**۔صلح کرنا۔**يَجُلَبُ** باب **سَمِعَ** سے فعل مضارع اس کا مصدر **جَلُبًا**۔اکٹھا ہونا۔ **اَهُدَيُتُ** باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر **اَلُاِهُدَاءُ**۔ہدیہ کرنا۔**عِدُلٌ**۔ قیمت، مثل۔ **رَكِبَ** باب **سَمِعَ** سے فعل ماضی۔ سوار ہوا۔**الرَّبِيُعُ**۔بہار۔ **فَرُحَةٌ**۔تفریح۔خوشی۔ **اَلرِّيَاضُ**۔باغیچہ۔ **اَلُمُخُضَرَةُ**۔سبزہ زار۔ ہرا بھرا۔ **اَلُمُثُمَرَةُ** پھلدار۔**خِصُبٌ**۔خوشحالی۔ شادابی۔ **اَلُمِنَةُ**۔احسان کہا جاتا ہے **عَلَيَّ مِنَّتُهُ**یعنی اس کا مجھ پر احسان ہے۔

ترجمه :۔(۱۶۱) ابوعبداللہ فارسی ''بلخ'' کی قضا کا کام انجام دیتے تھے اور ان کا ایک دوست تھا ابو یحیی حمادی۔انہوں نے ابوعبداللہ کو ایک عتاب بھرا خط لکھا۔ان چیزوں کے بارے میں صلح کے ترک کرنے پر جو بلخ میں سے اکٹھا ہوتی ہیں (یعنی سامان غلہ وغیرہ) تو ابوعبداللہ نے اس کو جواب دیا ''میں نے شیخ کے لیے صابون کی قیمت ہدیہ کی ہے تاکہ وہ اس سے اپنی لالچ کو دھوئے۔ والسلام (از لطائف وزراء)

(۱۶۲) کہا جاتا ہے کہ نوشیرواں ایک مرتبہ موسم بہار میں تفریح کے لیے سوار ہو کر نکلا۔ تو وہ ہرے بھرے باغوں میں سیر کرتا رہا اور پھلدار درختوں کا

مشاہدہ کرتا رہا۔اور انگور کے درختوں کو ہزاروں بار دیکھا۔پس گھوڑا سے اترا اپنے رب کا شکریہ ادا کرنے کے لیے۔اور سجدہ میں گر پڑا اور بہت دیر تک اپنے سر کو مٹی پر رکھا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ سالوں کی خوشحالی وشادابی بادشاہوں اور حاکموں سے ہے اور اپنی حسن نیت اور ان کا اپنی رعایہ پر احسان کرنے سے ہے۔ پس شکر واحسان ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ہماری حسنِ نیت کو ظاہر کیا ہے تمام چیزوں میں۔

لقمان والعبيد

(١٦٣) روى عن لقمانَ ان مولاه سَكِرَ يومًا فَخَاطَرَ قومًا اَنُ يَّشُرَبَ ماءَ بحيرةٍ فلما اَفَاقَ عَرَفَ مَاوَقَعَ فيه، فَدَعَا لقمانَ وَقال لَه لِمثلِ هٰذَا كنتُ اَخُتَبِئُكَ فقال لِمَولاهُ اَخُرِجُ اباريقَك ثم اِجُمَعُهُمُ فَلَمَّا اِجُتَمَعُوا قال: عَلىٰ اىِّ شئٍ خاطَرُ تُمُوهُ قَالُوا علىٰ اَنُ يُّشَربَ ماءَ هٰذهِ البحيرةِ قال فاِنَّ لَهامَوَادّاً فَاحبِسُوا عَنُهَا موادَهَا قالُو اوَكَيُفَ نَسُتَطِيُعُ ذلك قال لقمانُ و كيف يَسُتَطِيُعُ هُوان يشرب بِهَا ولها موادٌ۔

(١٦٤) وحكى ابواسحٰقَ الثعلبى كان لقمانُ من اَهُوَنَ مماليكَ سيدِه عليه فَبَعَثَهُ مولاهُ مع عبدٍ له الىٰ بستانه يَاتُونه بشئ من ثمرٍ فَجَاؤه وما مَعَهم شئٌ قد اَكَلُوا الثمرَ وَاَحَالُو عَلىٰ لقمانَ فقال لقمانُ لِمَولاه ذُوالو جهينِ لايكونُ عندَاللهِ وَجيُهًافَا سُقِنِىُ وَاِيَّاهُمُ ماءً حميمًا ثم اَرُسِلُنَا لِنَعُدّ فَفَعَلَ فجَعَلُوُاَ يَتَقَيَّؤُنَ تلك الفاكهةَ و لقمانُ يَتَقَيَّأُ ماءً فعَرَفَ مولاه صدقَه و كذبَهم (شريشى)

حل لغات :۔سَکِرَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَکَرًا ۔مست ہونا۔ خَاطَرَ باب مُفَاعَلَة سے فعل ماضی اس کا مصدر مُخَاطَرَةً ۔شرط لگانا۔ بَحِیْرَۃٌ۔ندی۔دریا۔اَفَاقَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِفَاقَةً ہوش میں آنا۔اَخْتَبِئُكَ باب افتعال سے فعل مضارع ''ک''ضمیر مفعول بہ۔اوراس کا مصدر اَلْاِخْتِبَاءُ چھپانا۔اَبَارِیْقُ۔اِبْرِیْقٌ کی جمع ہے۔لوٹا، جگ۔ اِجْمَعْ باب فَتَحَ سے فعل امر اس کا مصدر جَمْعًا۔اکٹھا کرنا۔ موادٌ ۔آلودگی گندگی۔نَسْتَطِیْعُ باب اِسْتِنْصَار سے فعل مضارع اس کا مصدر الِاسْتِطَاعُ ۔طاقت کرنا۔ اَھْوَنُ زیادہ بے وقعت زیادہ رسوا۔ مَمَالِیْكُ ۔ مَمْلُوكٌ کی جمع ہے۔غلام۔بَعَثَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَعْثًا۔بھیجنا۔اَحَالُوا باب افعال سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اِحَالَةً کی سپرد کرنا۔حوالہ کرنا۔ اِسْقِنِیْ باب ضَرَبَ سے فعل امر اس کا مصدر سَقْیًا۔پلانا۔ یَتَقَیَّؤُنَ باب تَفَعُّل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَقَیُّوءً ا۔بتکلف قے کرنا۔

ترجمہ :۔(۱۶۳)حکیم لقمان سے مروی ہے کہ ایک دن ان کا آقا نشہ میں مست ہوا۔تو ایک قوم (یعنی کچھ لوگوں) سے یہ شرط لگائی کہ وہ ندی کا پانی پی جائے گا۔پس جب وہ ہوش میں آیا تو اسے سمجھ میں آیا کہ وہ کس (معاملہ) میں پھنس گیا ہے۔تو اس نے لقمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ میں نے تمہیں اس جیسے موقع کے لیے چھپا کر رکھا تھا۔لقمان نے اپنے آقا سے کہا آپ اپنے لوٹے، برتن کو نکلوائیں پھر ان لوگوں کو جمع کریں۔جب لوگ جمع ہو گئے۔تو لقمان نے کہا آپ لوگ ان سے کس چیز پر شرط لگائے ہیں۔انہوں نے کہا۔اس بات پر کہ وہ اس ندی کا پانی پی جائے گا۔لقمان نے کہا کہ ندی میں تو بہت گندگیاں ہیں تو آپ لوگ اس سے اس کی گندگیوں کو روکنے کا بندوبست کریں۔

انہوں نے کہا ہم کیسے اس کو روکنے کی استطاعت رکھ سکتے ہیں۔لقمان نے کہا۔ پھر کیسے وہ یہ استطاعت رکھ سکتا ہے کہ وہ اس کو پی جائے حالاں کہ اس میں بہت گندگیاں ہیں

(۱۶۴)ابواسحاق ثعلبی نے بیان کیا کہ لقمان اپنے آقا کے نزدیک اس کے تمام غلاموں میں سب سے بے وقعت تھے۔(ایک مرتبہ) ان کے آقا نے ان کو اپنے غلاموں کے ساتھ اپنے باغ میں بھیجا کہ کچھ پھل لے آئیں۔تو جب وہ لوگ ان کے پاس واپس آئے تو ان کے پاس کوئی پھل نہ تھے۔یہ لوگ تمام پھل کھا لئے ہیں۔اور لقمان پر الزام لادنے لگے۔تو لقمان نے اپنے آقا سے کہا کہ دو باتیں کہنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت نہیں ہوسکتا۔تو آپ مجھے اور انہیں گرم پانی پلائیں۔پھر ہمیں چھوڑ دیں کہ ہم دوڑیں۔تو ان کے آقا نے ایسا ہی کیا۔تو ان غلاموں نے اس میوے کی قے کرنے لگے اور لقمان نے پانی کی قے کی۔پس ان کے آقا نے ان کا سچ اور ان لوگوں کے جھوٹ کو پہچان لیا۔(شریشی)

الحاج والوديعة

(١٦٥) وصل بعض المسافرين لقصدالحج مدينة ونزل عند صاحب له. فلما تمت مدة الاقامة وعزم على الرحيل اخبر صاحبه ان عنده امانة وهى جملة من النقو دوالجواهر ويريد ان يودعها موتمنًا الى ان يرجع فلما سمع منه صاحبه ذالك استحيٰى ان يقول له ضعهاعندى خوفًا من ان يظن انه طامع فيها فاشار عليه ان يضعها عندالقاضى فاخذها و ذهب الى القاضى وقال له انى رجل غريب وار يدالحج وعندى امانة

قدرها كذا من النقود والجواهر واريد ان اسلمها الى مولانا القاضى ليحفظها الى ان اعودمن الحج واستلمها فقال له القاضى نعم خذ هذا المفتاح وافتح هذا الصندوق وضعها فيه واغلق الصندوق جيدا فَضَعُها وسلم المفتاح الى القاضى وسلم عليه وتوجه فلما قضى حجه ورجع ذهب الى القاضى ليطلب الامانة فقال له انى لااعرفك وانا عندى امانات كثيرة فمن اين اَعْرِفُ ان لك امانة عندى واطال المحاولة معه فانصرف الرجل الى صاحبه واعلمه بذالك وعابه فى هذه المشورة فاخذه وذهب الى بعض الامراء المقربين الى الملك و اخبره بتلك القضية فوعد همانه فى غَدٍيذهب الى القاضى و يجلس عنده ويخبره بقضية اخرى تحضه وَيدُخُلَ ذالك الشخص صاحب الامانة عليهما ويطلب امانة من القاضى

حل لغات:۔عَزَمَ باب ضَرَبَ سے اس کا مصدر عَزْمًا ۔پختہ ارادہ کرنا۔اَلرَّحِيلُ۔کوچ۔ اَلنُّقُودُ نَقْدٌ کی جمع ہے روپیہ۔سرمایہ۔يَوْدَعُ باب فتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر وَدْعًا ۔چھوڑنا۔مُوْتَمَنًا۔ بطورامانت۔ضَعْ باب فَتَحَ سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر وَضْعًا ۔رکھنا۔ طَامِعٌ لالچی۔اُسَلِّمُ باب تفعیل سے اس کا مصدر التسليم ۔ سپرد کرنا۔ اَلْمُحَاوَلَةُ ۔حیلہ سے طلب کرنا۔تیز کرنا۔اَلْقَضِيَّةُ۔جھگڑا۔ معاملہ۔ تَحُضُّ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَضًّا۔اکسانا۔برا نگیختہ کرنا۔

ترجمہ :۔ایک حاجی اورامانت:۔(۱٦۵)ایک مسافر حج کے قصد سے ایک شہر میں پہنچا اور اپنے ایک دوست کے پاس ٹھہرا۔پس جب ٹھہرنے کی

مدت پوری ہوئی اور کوچ کرنے کا پختہ ارادہ کیا تو اپنے دوست کو بتایا کہ ان کے پاس روپیوں اور جواہرات کی کچھ امانت ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کو بطور امانت کہیں چھوڑے یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔پس جب اس کا دوست نے اس سے یہ بات سنی تو شرمندہ ہوا کہ اس سے یہ کہے کہ اس کو میرے پاس رکھ دو خوف کرتے ہوئے اس بات کا کہ وہ اس کو اس بارے میں لالچی گمان کرے گا۔تو اسے مشورہ دیا کہ اس کو قاضی کے پاس رکھدے۔اس نے اس کو لیا اور قاضی کے پاس گیا۔اور اس نے قاضی سے کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس کچھ امانت ہے جس کی مقدار روپیوں اور جواہرات میں سے اسطرح ہے۔اور میں چاہتا ہوں کہ اس (امانت کو) مولانا قاضی کو سپرد کردوں اس کی حفاظت کرے تا آن کہ میں حج سے واپس آجاؤں۔اور اسے وصول کرلوں۔تو قاضی نے اسے کہا ہاں! یہ کنجی لو اور یہ صندوق کھولو اور اس (امانت) کو اس میں رکھدو اور صندوق اچھی طرح بند کردو۔چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔اور کنجی قاضی صاحب کو سپرد کردی اور سلام کیا اور رخصت ہوا۔

تو جب اس نے اپنا حج پورا کیا اور واپس ہوا تو قاضی کے پاس گیا تا کہ امانت طلب کرے۔تو قاضی نے اس سے کہا بے شک میں تم کو نہیں پہچانتا ہوں اور میرے پاس تو بہت ساری امانتیں ہیں تو میں کیسے پہچانوں کہ میرے پاس تمہاری بھی امانت ہے۔اور اس سے بہت بہانے کئے۔پھر وہ شخص اپنے دوست کے پاس لوٹ گیا اور اس کے بارے میں اس کو بتایا اور اس نے اس کو یہ مشورہ دینے پر برا بھلا کہا۔تو اس نے اس کو ساتھ لیا اور امراے سلطنت میں سے کسی ایک کے پاس گیا۔جو بادشاہ کا قریبی تھا۔اور اس کو اس معاملہ کے بارے میں بتایا۔پس اس نے ان دونوں سے وعدہ کیا کہ کل وہ قاضی کے پاس جائے گا اور اس کے پاس بیٹھے گا اور اس کو دوسرے معاملہ کے بارے میں بتا کر اکسائے گا

اور (اتنے میں) وہ امانت والا شخص ان کے پاس داخل ہوگا اور قاضی سے اپنی امانت طلب کر لے گا

فلما كان الغدُ ذَهَبَ ذالك الاميرُالى القاضى وجَلَسَ بِجَانِبِهِ فلما اِنْتَهٰى تعظيمُه وجلالُه من القاضى على حسبِ مقامِهِ قال له لَعَلّ السَّبَبَ الذى اَوْجَبَكَ اِلٰى تشرِ يُفِنَا بِقُدُومِكَ خيرٌ فقال له نَعَمْ وهو خيرٌ لك انشاء الله تعالٰى فقال ماهو، قال الاميرُ اِنِّى فى ليلةِ امسِ طَلَبَنِىْ الْمَلِك فَذَهَبْتُ اِلَيْهِ فلما انتهٰى المجلسُ وانْصَرَفَ الناسُ واردتُ ان انْصَرَفَ اذا هو اَمَرَنِىْ ان اتخلف عنده فَلَمَّا اخْتَلَيْنَا اَسَرَّالَىَّ اَنَّهُ يريدانِ حج فى العام القابلِ ويريداَنْ يُّسَلِّمَ المملكةَ جميعَهَا لمن يَّعْتَمِدويُؤْتَمِنُ فى ذٰلك الى ان يعودَبالسلامة فاستشا رَنِىْ فِى الْاَمْرِ فَاَشَرْتُ عليه اَن يُسلِّمَهَا لِجَنَابِكَ لما نَعْهَدُ عندك من الامانة والعِفَّةِ والصَّدَاقَةِ اَوْلٰى من تسليمِها لِبعضِ الذواتِ فَرُبَّمَا يَعْمَلُ مخالفةً اوتطْمَعُ نَفْسَهُ فى المَمْلِكَةِ فَيُثِيْرُ فِتْنَةً اونحو ذلك فَاَعْجَبَهُ هٰذا لراءِ واَجْمَعَ انه بَعْدَ يَوْمَيْنِ يَعْقِدُ مجلسًاعامًا ويفعل مااَشَرْتُ بِهِ عليه فَفَرِحَ القاضى بذلك فرحًا شديدًا واَثْنٰى عَلَيْهِ

حل لغات :۔اِنْتَهٰى باب افعال سے فعل ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے۔اصل میں اِنْتَهَىَ تھاقَالَ کے قاعدہ سے اِنْتَهٰى ہوگیا۔اس کا مصدر اَلْاِنْتِهَاءُ انتہا کو پہنچنا۔ اِجْلَالٌ شان، شوکت۔تکریم اَتَخَلَّفُ باب تَفَعُّلٌ سے مضارع صیغہ واحد متکلم، اس کا مصدر تَخَلُّفًا۔ پیچھے رہنا، ٹھہرنا۔ اِخْتَلَيْنَا باب افعال سے فعل ماضی، جمع متکلم کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر اِخْتِلَاءً تنہا ہونا۔ اَسَرَّ باب افعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب۔اس کا مصدر اِسْرَارًا

(الی) چپکے سے بیان کرنا۔ يَحُجّ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ۔اس کا مصدر حَجًّا۔قصد کرنا۔حج کرنا۔يُسَلِّمَ باب تفعیل سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر تَسْلِيمًا (الی) سپرد کرنا۔ يَعْتَمِدُ باب افتعال سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاعْتِمَادُ (علی) بھروسہ کرنا۔ يُؤْتَمِنُ باب افتعال سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب کا صیغہ۔اس کا مصدر اِئْتِمَانًا۔کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔ اَلْعِفَّةُ پاکدامنی، پارسائی۔ اَلذَّوَاتُ یہ ذُوْ کی جمع ہے۔جس کا معنی ہے "والا" يُثِيْرُ۔ باب افعال سے فعل مضارع، اس کا مصدر اِثَارَةً فتنہ برپا کرنا۔ يَعْقِدُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب۔اس کا مصدر عَقْدًا باندھنا۔ پکا کرنا۔ اَثْنٰى۔باب افعال سے فعل ماضی صیغہ واحد۔اس کا مصدر اِثْنَاءً (علی) تعریف کرنا۔

ترجمه :۔جب آئندہ کل ہوا تو وہ امیر قاضی کے پاس گیا۔اور اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔پس جب قاضی کی طرف سے اس کی تعظیم وتکریم ہو چکی اس کی شان کے مطابق۔قاضی نے اس سے کہا۔ ہماری طرف آپ کے قدم رنجہ کا سبب کوئی اچھی بات ہوگی۔تو امیر نے قاضی سے کہا ہاں۔اور وہ آپ کے لیے بہتر ہے ان شاء اللہ تعالیٰ پھر قاضی نے کہا وہ کیا بات ہے؟ امیر نے کہا گذشتہ شب بادشاہ نے مجھے بلایا تو میں اس کے پاس گیا۔پھر جب مجلس ختم ہوئی اور لوگ واپس ہوئے اور میں بھی لوٹنا چاہا۔اسی اثنا میں مجھے حکم دیا کہ میں اس کے پاس ٹھہروں۔پس جب ہم دونوں تنہا ہو گئے تو اس نے مجھے راز کی بات بتائی کہ وہ آئندہ سال حج کو جانا چاہتا ہے اور اپنی تمام حکومت ایسے شخص کو سپرد کر دینا چاہتا ہے جو اس سلسلہ میں قابل اعتماد اور امانت دار ہو۔ یہاں تک کہ وہ باسلامت واپس آئے۔اس معاملہ میں اس نے مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے آپ جناب کو

حکومت کا معاملہ سپرد کرنے کا مشورہ دیا۔ کیوں کہ ہم آپ کی امانت و دیانت اور پاکدامنی اور سچائی کو پہچانتے ہیں۔ آپ کو حکومت کا سپرد کرنا دوسروں سے بہتر ہے۔ بسا اوقات مخالفانہ کارروائی کرسکتا ہے۔ یا خود حکومت کا لالچ کرسکتا ہے۔ پس وہ فتنہ یا اس جیسی کوئی اور حرکت کرسکتا ہے۔ تو اس نے میری اس رائے کو پسند کی۔ اور دو دن کے بعد ایک عام مجلس کرے گا۔ اور وہی کرے گا جس کا میں نے مشورہ دیا۔ تو قاضی اس پر بہت خوش ہوئے اور اس کی تعریف کی۔

واذا بِصَاحِبِ الْاَمَانَةِ داخلٌ عَلَيْهِمَا فَمَثَلَ اَمَامَ القاضِى وَسَلَّمَ وقال يَاحضرةَ مولانا القاضى اَنَّ لِىْ اَمَانَةً عندك وهى كذاوكذا سَلَّمْتُها اليك وَقْتَ كذا وكذا فَمَا اَتَمَّ كلامه حتى قال القاضى نعم ياولدى وَاَنَاتَذَكَّرْتُكَ اللَّيْلَةَ عِنْدَالنَّومِ وَعَرَفْتُكَ وعَرَفْتُ امانتك فخذهذا المفتاح وَاسْتَلِمْ اَمَانَتَكَ فَاَخَذَهَا وسَلَّمَ وَانْصَرَفَ وَانْصَرَفَ ذٰلك الْاَمِيْر ايضًا فَلَمَّا مَضٰى الْمِيْعَادُ الذى وَعَدَهُ القَاضِىَ ذَهَبَ اِلٰى الاميرِ وساله فى شان المملكة والملك فقال له ايها القاضى نحن لم نخلص منك اَمانة الرجل الغريب الحاج اِلّالَمَّا مَلَّكْنَاكَ الدُّنْيَا بِاَجْمَعِهَا فَاِذَا ملكتهاباى شئى نخلصها فعرف انها حيلة وعاد خائبًا۔

حل لغات :۔مَثَلَ باب نَصَرَ یاکَرُمَ سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب کا صیغہ اس کا مصدر مُثُوْلًا۔ کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ اَمَامَ۔ آگے، سامنے۔ مَااَتَمَّ۔ باب اِفْعَال سے فعل ماضی منفی۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِتْمَامُ پورا کرنا۔ تَذَكَّرْتُ باب تفعل سے فعل ماضی، اس کا مصدر تَذَكُّرًا یاد کرنا۔ عَرَفْتُ باب ضَرَبَ فعل ماضی، واحد متکلم کا صیغہ اس کا مصدر عِرْفَةً وَعِرْفَانًا، پہچاننا۔ جاننا۔ خُذْ باب نَصَرَ سے فعل حاضر معروف اس کا

مصدر اَخْذاً۔ لینا، پکڑنا۔ اَلْمِفْتَاحُ کنجی۔ چابی۔ مَضٰی باب ضَرَبَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد غائب اس کا مصدر مَضَاءً گذر جانا۔ اَلْمِيْعَادُ مقررہ وقت، وعدہ کا زمانہ۔ وَعَدَهُ الْقَاضِىَ ۔ وَعَدَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ اس کا مصدر فاعل راجع بسوئے الامیر۔ اور ''ہ'' ضمیر مفعول بہ اول۔ راجع بسوئے المیعاد۔ اور القاضی مفعول بہ ثانی اس کا مصدر وَعْدًا اور عِدَةً۔ وعدہ کرنا۔ اَلْمَمْلِكَةُ۔ حکومت۔ لَمْ نُخَلِّصْ باب تفعیل سے نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف، صیغہ جمع متکلم اس کا مصدر تَخْلِيْصٌ (من) نجات دینا۔ چھڑانا۔ مَلَّكْنَا باب تفعیل سے فعل ماضی، صیغہ جمع متکلم اس کا مصدر تَمْلِيْكٌ مالک بنانا۔ حِيْلَةٌ۔ بہانہ۔ عَادَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر عَوْدًا لوٹنا واپس ہونا۔ خَائِبٌ۔ ناامید، محروم۔

ترجمہ :۔اور اسی اثنا میں امانت والا ان دونوں کے پاس داخل ہوا۔ اور قاضی کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور سلام کیا۔ اور کہا۔ اے حضرت مولانا قاضی! آپ کے پاس میری امانت ہے اور ایسی ایسی ہے۔ اسے میں نے آپ فلاں فلاں وقت سپرد کیا تھا۔ پس وہ اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ قاضی نے کہا ہاں! اے میرے بیٹے آج ہی رات کو سوتے وقت میں نے تجھے یاد کیا تھا۔ اور میں نے تجھے پہچان لیا۔ اور تمہاری امانت کو بھی پہچان لی۔ یہ چابی لو اور اپنی امانت قبضے میں کرلو۔ چنانچہ وہ اسے لیا۔ اور سلام کیا۔ اور واپس لوٹا۔ اور وہ امیر بھی واپس ہوا۔ پھر جب وہ مقررہ وقت گذرا جس کا وہ قاضی سے وعدہ کیا تھا۔ وہ قاضی کے پاس گیا اور حکومت اور بادشاہ کے بارے میں پوچھا۔ تو امیر نے اس سے کہا۔ اے قاضی! ہم تجھ سے ایک پردیسی حاجی کی امانت اس وقت تک نہ چھڑا سکے جب تک کہ تمہیں ساری دنیا کا مالک نہ بنادیے۔ تو جب تم دنیا کا مالک ہوجاؤ گے تو کس چیز کے بدلے میں ہم اس کو (تمسے) چھڑائیں گے۔ پس قاضی سمجھ گیا

کہ یہ ایک بہانہ تھا اور ناامید واپس لوٹا

(١٦٦) حکی عن حاتم الطائی انه مَرَّیومًابِحِلَّةِ بَنِیْ عنزة، فَاجْتَازَ بِاَسِیْرٍ عِنْدَ هُمْ وکان الْاسیرُ صعلُوکًالَایَمْلِكُ الْفِدٰی فَلَمَّا رَأٰی حَاتِمًا صَاحَ اَغِثْنِیْ یَا اَبَا سفانَةَ وَلَمْ یکُنْ مع حاتمٍ مایَفْدِیْهِ بِهٖ ضَمِنَ الفِدَاءَ لِاَمِیْرِ الْحِلَّةِ فَاَبٰی اِلَّاان یَقْبِضَهٗ قبلَ اطلاقِ الْاسیرِ فَاَقَامَ حَاتِمٌ مکانَهٗ فی الْاَسْرِ واَرْسَلَ الْاَعْرابیَ اِلٰی قومِهٖ فی اَحْیَاءِ طَیِّئٍ بَعِلَامَةٍ مِّنْهُ حتٰی اَتٰی بِالْفِدیٰ فَدَفَعَهٗ الیٰ القوم وَاَطْلَقَ نفسَه مِنْ اسرِهم (للحموی)

حل لغات: ۔حِلَّةٌ ۔اترنے کی جگہ مجلس ۔اِجْتَازَ باب افتعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِجْتِیَاز ۔چلنا، گزرنا۔ اَسِیْرٌ ۔قیدی۔ صُعْلُوْكٌ فقیر درویش۔ لَایَمْلِكَ ۔باب ضَرَبَ سے فعل مضارع منفی ۔صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر مَلْکًا مالک ہونا۔ اَلْفِدٰی ۔ مال جو چھڑانے کے لیے دیا جائے۔ صَاحَ باب ضَرَبَ فعل ماضی، اس کا مصدر صَیْحًا و صَیْحَةً (بہ) چلانا، پکارنا۔ اَغِثْنِیْ ۔اَغِثْ باب افعال سے فعل امر حاضر معروف ''ن'' وقایہ کی اور ''ی'' ضمیر مفعول بہ۔ اس کا مادہ غَوْث ہے اور اس کا مصدر اِغَاثَةً ۔اعانت کرنا، مدد کرنا۔ یَفْدِیْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر فَدًی فِدَاءً مال وغیرہ دیکر چھڑانا۔ ضَمِنَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر ضَمْنًا و ضَمَانًا ۔ضامن ہونا کفیل ہونا۔ اَبٰی باب ضَرَبَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر الف، با اور یا ہے اس کا مصدر اِبَاءً و اِبَاءَةً انکار کرنا، ناپسند کرنا۔ یَقْبِضُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر۔ اس کا مصدر قَبْضًا کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا، پنجہ سے پکڑنا۔ اِطْلَاقٌ چھوڑنا۔ اَلْاَعْرَابِیُّ وہ گنوار جو جنگل میں خانہ

بدوش رہتے ہیں۔ دیہاتی۔ اَحْیَاء جمع ہے حَیٌّ کی بمعنی قبیلہ، محلّہ۔ طَیٌّ ایک قبیلہ کا نام جو یَمَنْ سے ہے جس کی طرف حاتم طائی منسوب ہے۔ دَفَعَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر دَفْعًا (الی) ادا کرنا۔ اَطْلَقَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِطْلَاقُ آزاد کرنا۔ اَلْاَسْرُ۔قید۔

ترجمہ: (۱۶۶) حاتم طائی کے سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک بنی عنزہ کے محلّہ سے گزرا۔ تو ان کا گزر ایک قیدی کے پاس سے ہوا جو ان کے پاس (قید) تھا۔ اور وہ قیدی محتاج تھا' فدیہ کا بھی مالک نہیں تھا تو جب اس نے حاتم کو دیکھا۔ پکارا۔ اے ابوسفانہ! میری مدد فرما۔ اور حاتم کے پاس بھی کچھ نہ تھا جس سے فدیہ ادا کرے۔ چنانچہ وہ امیر محلّہ کے فدیہ کا ضامن ہو گیا۔ تو محلّہ کے امیر نے انکار کر دیا۔ مگر یہ قیدی کو آزاد کرنے سے پہلے وہ فدیہ لیگا۔ اس پر حاتم طائی اس کی جگہ قید ہو گیا اور اعرابی کو بھیجا اپنی قوم کی طرف طئ کے قبائل میں اپنی نشانی دیکر۔ یہاں تک کہ وہ فدیہ لیکر آ گیا۔ تو حاتم نے اس قوم کو فدیہ ادا کیا اور اپنے آپ کو ان کی قید سے آزاد کر لیا۔

امیر بلخ وکلبه

(١٦٧) حَکٰی حاتمُ الْاَصم ان علی بن عیسٰی بن ماهان کَانَ امیرُ بَلْخٍ وکَانَ یُحِبُّ کلَابَ الصَّیْدِ فَفَقَدَ کلبٌ مِّنْ کِلَابِهٖ یَوْمًا فَاتَّهَمَ بِهٖ جَارَ شفیقٍ فَاسْتَجَارَبِهٖ فَدَخَلَ شفیقٌ عَلَی الْاَمِیْرِ وَ قَالَ خَلُّوْ سَبِیْلَهٗ فَاِنِّیْ اَرُدُّلَکُمْ کَلْبَکُمْ اِلٰی ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ فَخَلُّوا سَبِیْلَهٗ فَانْصَرَفَ شفیقٌ مُهْتَمًّالِمَا صَنَعَ فَلَمَّا کَانَ الیومُ الثالثُ کَانَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَلْخٍ غَائِبًا وَکَانَ مِنْ رُفَقَاءِ شَفِیْقٍ وَکَانَ لِشَفِیْقٍ فَتًی وَهُوَ رَفِیْقُهٗ رَاٰیَ فِی الصَّحْرَاءِ کَلْبًافِی رَقْبَتِهٖ قَلَادَةٌ

فَقَالَ اُهْدِيه اِلٰى شفيقٍ فَحَمَّلَهُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ كَلْبُ الْاَمِيْرِ فَسَلَّمَهُ اِلَيْهِ۔(للقزوینی)

حل لغات :۔ یُحِبُّ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِحْبَابٌ محبت کرنا۔ کِلَابٌ جمع ہے کَلْبٌ کی، کُتّا۔ اَلصَّیْد۔شکار۔ فَقَدَ باب ضَرَبَ فعل ماضی، اس کا مصدر فَقْدًا کھونا، گم کرنا۔ اِتَّهَمَ باب افتعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر۔ اس کا مصدر اَلْاِتِّهَامُ بدگمانی کرنا۔ تہمت لگانا۔ جَارٌ۔ پڑوسی۔ اِسْتَجَارَ باب استفعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر، اس کا مادہ جیم واو اور یا ہے۔ اس کا مصدر اَلْاِسْتِجَارُ۔فریادرسی چاہنا، پناہ لینا۔ خَلُّوْا۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر۔ مادہ خا، لام اور یا، ہے اس کا مصدر تَخْلِيَةً (سبیلہ) آزاد کرنا۔ اَرُدُّ باب نَصَرَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد متکلم، اس کا مصدر رَدًّا۔ واپس کرنا، لوٹانا۔ مُهْتَمٌّ غمگین۔ باب افتعال سے اسم مفعول۔ صَنَعَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر صَنْعًا۔ بنانا۔ فَتًى جوان۔ رَقَبَةٌ۔ گردن۔ قَلَادَةٌ۔ پٹہ۔ اُهْدِيْ باب تفعیل سے فعل مضارع، صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر تَهْدِيَةً (الیہ) تحفہ دینا۔ حَمَّلَهُ باب تفعیل سے فعل ماضی "ہ" ضمیر مفعول بہ ہے اس کا مصدر تَحْمِيْلًا (القوم) کوچ کرنا۔ اٹھانا۔

ترجمہ :۔ حاتم آصم نے بیان کیا کہ علی بن عیسٰی بن ماھان بلخ کا امیر تھا۔ اور وہ شکاری کتوں سے بہت پیار کرتا تھا۔ پس ایک دن اس کے کتوں میں سے ایک کتا کھو گیا۔ تو اس نے شفیق کے پڑوسی پر تہمت لگادی۔ وہ اس سے (یعنی شفیق سے) فریادرسی کی۔ چنانچہ شفیق امیر کے پاس گیا اور کہا میں آپ کو آپ کا کتا تین دن تک لوٹا دوں گا۔ تو انہوں نے اس کو آزاد کردیا۔ اب شفیق غمگین ہو کر لوٹا اس کے سبب جو کچھ ہوا۔ پھر جب تیسرا دن ہوا۔ اور اہل بلخ کا ایک شخص غائب تھا جو شفیق کے دوستوں میں سے تھا۔ شفیق کا ایک جوان تھا جو اس شخص کا

www.YaNabi.in

دوست تھا، اس نے جنگل میں ایک کتا دیکھا جس کی گردن میں پٹہ تھا۔ تو اس نے کہا کہ اسے میں شفیق کو تحفہ میں دوں گا۔ چنانچہ وہ اسے لے کر شفیق کے پاس کوچ کیا۔ تو اتفاق سے وہ امیر کا کتا تھا۔ تو شفیق اسے امیر کو سپرد کردیا۔ (قزوینی)۔

اَبُودُلف وَجاره

(١٦٨) يَرْوِىْ اَنَّ رجُلًا كان جَارًا لِاَبِىْ دُلَفٍ بِبَغْدَادٍ فَاَدْرَكَتْهُ حَاجَةٌ وَرَكِبَهُ دينٌ قادحٌ حتّٰى احْتَاجَ اِلٰى بَيْعِ دَارِهٖ فَسَاوَمُوهُ فِيْهَا فَسَمّٰى لَهُمْ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالُو اَلَهُ اَنَّ دَارَكَ تَسَاوِىْ خَمْس مائَةِ دِيْنَارٍ فَقَالَ اَبِيْعُ دَارِىْ بِخَمْسِ مِائَةٍ وَجوار ابى دلف بخمس مائة فبلغ اَبَا دُلف الخبر فامر بقضاء دينه وَوَصَلَهُ وقال لَايَنْتَقِلُ مِنْ جَوَارِ نَا فَانْظُرْ كَيْفَ صَارَ الْجوارُ يُبَاعُ كَمَا يُبَاعُ الْعُقَارُ وقال الشاعرُ

يَلُوْمُوْنَنِىْ ان بعتُ بالرخص منزلى ۔ ولم يعلموا جارًا هُنَاكَ يُنَغِّصُ

فَقُلْتُ لهم كُفُّوا الْمَلَامَ فَاِنَّمَا بِجِيْرَانِهَا تَغْلُو الدِّيَارَ وتَرْخُصُ۔ (للشریشی)

حل لغات :۔ اَدْرَكَتْ باب افعال سے فعل ماضی، اس کا مصدر اَلْاِدْرَاكُ پانا۔ حَاجَةٌ اس کا فاعل ہے۔ دَيْنٌ۔ قرض۔ قَادِحٌ۔ بہت۔ اِحْتَاجَ باب افتعال سے فعل ماضی اس کا مادہ حَوْجٌ ہے اس کا مصدر اِحْتِيَاجٌ (الیہ) محتاج ہونا۔ سَاوَمُوهُ باب مُفَاعَلَة سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر مُسَاوَمَةٌ سامان کا بھاؤ کرنا۔ تُسَاوِىْ۔ برابر۔ بَلَغَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بُلُوْغٌ پہونچنا۔ وَصَلَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی،

www.YaNabi.in

اس کا مصدر وَصْلًا وَ صِلَةً ۔نیکی کرنا۔دینا۔ لَایَنْتَقِلُ باب افتعال سے فعل نہی،اس کا مصدر اَلْاِنْتِقَالُ ۔بدلنا۔منتقل ہونا۔ اَلْعُقَارُ گھر کا سامان، جائداد۔ یَلُوْمُوْنَ باب نَصَرَ سے فعل مضارع صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مادہ لَوْمٌ ہے اوراس کا مصدر لَوْمًا۔ملامت کرنا۔ اَلرَّخْصُ ۔سَسْتَا۔ یُنَغِّصُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَنْغِیْصٌ مکدّر کرنا۔کدورت امیز کرنا۔ کُفُّوا باب نَصَرَ سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر۔اس کا مصدر کَفًّاو کَفَافَةً (عن) باز رہنا، روکنا۔ جِیْرَانٌ جمع ہے جَارٌ کی۔پڑوسی ہمسایہ۔ تَغْلُو باب نَصَرَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا مصدر غُلُوًّا زیادہ ہونا۔ تَرْخَصُ باب کَرُمَ سے فعل مضارع صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا مصدر رُخْصًا سستا ہونا۔

ترجمہ :ابودلف اوراس کا پڑوسی۔(۱۶۸) راویت کی جاتی ہے کہ بغداد میں ایک شخص ابودُلف کا پڑوسی تھا۔تو اس کو ایک ضرورت پیش آ گئی اوراس پر ایک بہت بڑا قرض چڑھ گیا۔ یہاں تک کہ اپنا گھر بیچنے کی نوبت آ گئی۔ چنانچہ لوگوں نے اس سے اس کا بھاؤ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رتبایا۔لوگوں نے کہا تمہارا گھر تو پانچسو دینار کے برابر ہے۔اس پر اس نے کہا میں تو اپنا گھر پانچسو ہی میں بیچ رہا ہوں۔اورابودُلف کے پڑوس کو پانچ سو میں (بیچ رہا ہوں) پس جب ابودلف کو یہ خبر پہنچی تو اس نے قرض ادا کر دینے کا حکم دیا اوراس کیساتھ بھلائی کی (یعنی انعام سے نوازا) اور کہا ہمارے پڑوس سے مت جاؤ۔غور کرو کس طرح پڑوس کی قیمت لگی جیسا کہ جائداد کی قیمت لگتی ہے۔اورشاعر نے کہا۔لوگ مجھ پر ملامت کرتے ہیں کہ میں نے اپنا گھر سستا میں بیچ دیا حالاں کہ وہ لوگ نہیں جانتے ہیں وہاں کے پڑوسی کو جو (زندگی کو) مکدّر بنا دیتا ہے۔پس میں نے ان لوگوں سے کہا (اپنی) ملامت روکے رکھیں کیوں کہ گھروں کے پڑوسیوں کی وجہ ان کی قیمت

بڑھتی اور گھٹتی ہے۔

ابوالعلاء المعری والغلام

(۱۶۹) حُکِیَ اَنَّ غُلَامًا لَقِیَ اَبَاالْعُلَا الْمُعَرِّی فقال مَنْ اَنْتَ یَاشیخ؟ قَالَ فلانٌ قَالَ اَنْتَ الْقَائِلُ فِی شِعْرِكَ.

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ الْاَخِیْرَزَ مَانَةً ۔ لَاٰتِ بِمَالَمْ تَسْتَطِعْهُ الْاَوَائِلُ

قال نَعَمْ قال یَاعَمَّاهُ اَنَّ الْاَوَائِلَ قَدْرَ تَّبُوا ثَمَانِیَةَ وعِشْرِیْنَ حَرْفًا لِّلْهِجَاءِ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَزِیْدَ عَلَیْهَا حَرْفًا (قَال) فَدَهِشَ الْمُعَرِّی مِنْ ذَلِكَ وقَالَ اِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ لَایَعِیْشُ لِشِدَّةِ حِذْقِهٖ وَتَوَقُّدِ فَؤَادِهٖ۔(للقلیوبی)

حل لغات :۔لَقِیَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی،اس کا مصدر لِقَاءً۔ دیکھنا، ملاقات کرنا۔ لَاٰت باب ضَرَبَ فعل مضارع،صیغہ واحد متکلم،اس میں لام برائے تاکید۔اس کا مادہ الف تا اور یا ہےاس کا مصدر اِتْیَانًا (ب) لانا۔ لَمْ تَسْتَطِعْهُ باب استنصار سے نفی جد بلم،صیغہ واحد مؤنث غائب،اور ''ہ'' ضمیر مفعول بہ ہےاس کا مادہ طَوْعٌ ہےاس کا مصدر اَلْاِسْتِطَاعَة طاقت رکھنا۔ اَلْاَوَائِلُ جمع ہے اَوَّلُ کی۔ قَدْرَتَّبُوا۔باب تفعیل سے فعل ماضی قریب اس کا مصدر تَرْتِیْبٌ، ترتیب دینا۔ اَلْهِجَاءُ۔حروف کا جوڑ۔حروف الْهِجَاءِ۔یعنی الف سے لے کر یا تک اوران کا نام حروف التَّهَجِّیْ اور اَلتَّهَجِیَة بھی ہے۔ تَزِیْدُ باب ضَرَبَ فعل مضارع،اس کا مصدر زَیْدًا زیادہ کرنا۔ دَهِشَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر دَهَشًا حیران ہونا، ہکابکا ہونا۔ لَایَعِیْشُ باب ضَرَبَ سے مضارع منفی معروف،اس کا مصدر عَیْشًا۔ زندہ رہنا۔ حِذْقٌ عقلمندی۔ تَوَقُّدٌ باب تَفَعُّل کا مصدر ہے روشن مشتعل ہونا۔

اَلْفُوادُ۔دل

ترجمہ:۔(۱۶۹) ابوالعلاء المعریٰ اور ایک لڑکا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک لڑکا کی ملاقات ''ابوالعلاء المعریٰ'' سے ہوئی تو لڑکا پوچھا جناب! آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا' فلاں ہوں۔ لڑکا نے کہا آپ ہی ہیں جو اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ ''میں اگر چہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں ہوں لیکن میں وہ کرنے والا ہوں جو پہلے (لوگ) نہ کر سکے''۔ ابوالعلا نے کہاہاں۔ لڑکا نے کہا۔ چچا جان! پہلے لوگوں نے حروف تہجی کو اٹھائیس (۲۸) حروف میں مرتب کئے ہیں۔ پس آپ اس پر ایک حرف زیادہ کرسکتے ہیں۔ (راوی نے کہا) اس پر ابوالعلاء المعری حیران ہوگیا۔ اور کہا کہ یہ لڑکا اپنی کامل عقلمندی اور روشن دل کی وجہ سے (زیادہ دن) زندہ نہیں رہے گا۔ (قلیوبی)

یزیدُ وَبَد ویة

(۱۷۰) کَانَ یَزِیْدُبْنُ المهلب عندخروجه من سِجْنِ عمرَبنِ عبدالعزیز یُسَافِرُ فی الْبَرِیةِ مع اِبْنِه معاویةَ فَمَرَّ بامرأة بدویةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمَا عَنْزَةً فَلَمَّا اَكَلَا قَالَ یزیدُ لِابْنِهٖ مایکون مَعَكَ من النفقةِ؟ قال مِائَةُ دینار قال اَعْطِهَا ایاها، هٰذِهٖ فقیرةٌ یُرْضِیْهَا القلیلُ وَهِیَ ماتَعْرِفُكَ. قال اِنْ کَانَ یَرْضِیْهَا القلیلُ فَاَنَالَا یَرْضِیْنِی اِلَّا الكثیرُ وَاِنْ كَانَتْ لاتعْرِفُنِی فَاَنَا اَعْرِفُ نَفْسِی (لابن قتیبه)

حل لغات:۔ خُرُوْجٌ باب نَصَرَ سے مصدر ہے۔ نکلنا۔ بعض حضرات خَرَجَ یَخْرُجُ خَرْجًا اور دَخَلَ یَدْخُلُ دَخْلًا اور جَلَسَ یَجْلِسُ جَلْساً گردانتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے خَرَجَ یَخْرُجُ خُرُوْجًا۔

www.YaNabi.in

www.YaNabi.in

دَخَلَ یَدْخُلُ دُخُولًا۔ جَلَسَ یَجْلِسُ جُلُوسًا گردانا چاہئے۔ سِجْنٌ قید خانہ۔ اَلْبَرِّیَّةُ جنگل بیابان۔ جمع بَرَارِیُّ۔ بَدْوِیَّةٌ مؤنث بَدْوِیٌّ کی۔ دیہاتی عورت جمع بَدَاوِیُّ۔ ذَبَحَتْ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر ذَبْحًا۔ ذبح کرنا۔ عَنْزَةٌ۔ بکری۔ اَلنَّفْقَةُ خرچہ۔ اَعْطِ۔ باب افعال امر حاضر معروف اس کا مصدر اِعْطَاءً دینا۔ مادہ عین، طا، اوری، ہے۔ یُرْضِیْ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِرْضاءً خوش کرنا۔

ترجمہ:۔(۱۷۰) یزید اور ایک دیہاتی عورت۔ یزید بن مہلب عمر بن عبدالعزیز کے قید خانہ سے نکلنے کے بعد جنگل میں سفر کررہے تھے۔ اپنے بیٹے معاویہ کے ساتھ۔ تو ایک دیہاتی عورت کے پاس سے ان کا گذر ہوا۔ (اس دیہاتی عورت نے) ان دونوں کے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پس جب دونوں کھانے سے فارغ ہوئے۔ یزید نے اپنے بیٹے سے کہا۔ تمہارے پاس کتنا خرچہ ہے؟ اس نے کہا سو (۱۰۰) اشرفیاں۔ انھوں نے کہا (اس میں سے تھوڑی) اس عورت کو دے دو یہ محتاج ہے تھوڑی ہی اسے خوش کردے گی۔ اور وہ تو تمہیں پہچانتی (بھی) نہیں۔ اس کے بیٹے نے کہا اگر چہ تھوڑی اس کو خوش کرسکتی ہے۔ اگر چہ وہ مجھے نہیں پہچانتی ہے مگر میں تو اپنے نفس کو پہچانتا ہوں۔ (ابن قتیبہ)

اَلعَفو

(۱۷۱) وَقَعَتْ دِمَاءٌ بَیْنَ حَیَّیْنِ مِّنْ قُرَیش فَاَقْبَلَ اَبُوسُفْیَانَ فَمَا بَقِیَ اَحَدٌ وَاضِعَ رَأسِهٖ اِلَّا رَفَعَهٗ فَقَالَ یَامَعْشَرَ قریش هَلْ لَکُمْ فِي الْحَقِّ اَوْفِیْ مَاهُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْحَقِّ؟ قَالُوا وَهَلْ شَیْءٌ اَفْضَلُ مِنَ الْحَقِّ قَالَ نَعَم اَلْعَفُو فَبَادَرَالْقومُ فَاصْطَلَحُوا (للشریشی)

www.YaNabi.in

حل لغات :۔وقعت باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا فاعل دِمَاءٌ ہے اس کا مصدر وُقُوْعًا ۔گرنا۔ثابت ہونا۔ دِمَاءٌ جمع ہے اَلدَّمُ کی۔خون۔اس کی اصل دَمِیٌ یا بقول بعض دَمُوٌ ہے۔لام کلمہ کو حذف کردیا گیا ہے۔اور کبھی میم سے بدل لیتے ہیں اور دَمٌّ مشدّد بولتے ہیں۔ حَیَیّنِ تثنیہ ہے حَیٌ کا بمعنی قبیلہ، محلّہ۔ اَقْبَلَ باب افعال سے فعل ماضی، اس کا مصدر اَلْاِقْبَالُ (علیہ) متوجہ ہونا۔ بَقِیَ باب سمع سے فعل ماضی، اس کا مصدر بَقَاءً ثابت رہنا۔ بَادَرَ باب مفاعلة سے فعل ماضی، اس کا مصدر مُبَادَرَۃً ۔جلدی کرنا۔اِصْطَلَحُوا۔باب افتعال سے فعل ماضی، صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِصْطِلَاحُ رضامند ہونا۔عرف خاص۔کسی چیز پر اتفاق کرلینا۔اس کا مادہ صَلُحٌ ہے۔

ترجمہ :۔(۱۷۱) معافی۔قریش کے دوقبیلوں کے درمیان خونریزی واقع ہوئی تو ابوسفیان (ان کی طرف) متوجہ ہوئے۔(جو قریش کا سردار تھا) پس کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنا سر جھکائے (بیٹھا) ہو مگر سر بلند نہ کیا ہو۔ چنانچہ ابو سفیان نے کہا۔اے قریش کی جماعت (لوگو) کیا تم حق یا وہ چیز جو حق سے (بھی) بہتر ہو (پسند) کروگے؟ انھوں نے کہا کیا حق سے بھی بہتر کوئی چیز ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں! وہ معافی ہے۔(یہ سن کر) سب آگے بڑھے اور اتفاق وصلح کرلی۔

الرشید وحمید

(۱۷۲) غضب الرشید علٰی حمید الطوسی فدعاله بالنطع والسیف فبکی فقال له مایبکیك؟ فقال والله یا امیر المومنین ما افزع من الموت لانه لابدمنه وانمابکیتُ اسفا علی

www.YaNabi.in

www.YaNabi.in

خروجی من الدنیا و امیرالمومنین ساخط علیَّ فضحك و عفاعنه۔(للابشیھی)

حل لغات :۔غَضِبَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر غَضْبًا ۔غضبناک ہونا۔ دَعَا باب نَصَرَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر دَعْیًا۔ بلانا۔ اَلنَّطْعُ چمڑے کا فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لیے بچھایا جائے۔اَلسَّیْفُ تلوار۔بَکٰی۔باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَکْیًا۔رونا۔ اَفْزَعُ باب فَتَحَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر رفَزْعًا خوف کرنا۔ اَسَفًا۔باب سَمِعَ کا مصدر ہے غمگین ہونا۔سَاخِطٌ باب سَمِعَ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔غضبناک۔ناراض۔ضَحِكَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر ضَیحُکًا۔ہنسنا۔مسکرانا۔عَفَا۔باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر۔ عَفُوًا۔درگذر کرنا۔

ترجمہ :۔(۱۷۲) رشید اور حمید کا واقعہ: ایک بار رشید حمید طوسی پر غصہ ہوا تو اس نے قتل کے لیے چمڑے کا فرش اور تلوار لے کر بلایا۔تو حمید رو پڑے۔چنانچہ رشید نے اس سے کہا تجھے کیا چیز رلا رہی ہے؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! بخدا میں موت سے نہیں ڈر رہا ہوں۔اس لیے کہ اس سے تو چھٹکارہ ہی نہیں ہے۔میں تو رو اس لیے رہا ہوں کہ دنیا سے میرا نکلنا اس حالت میں ہو رہا ہے کہ امیر المومنین مجھ سے ناراض ہیں۔اس پر رشید نے ہنسا اور اس کو معاف کردیا۔(اشیھی)

المصور والمسروق

(۱۷۳) حکی عَنْ اھلِ الروم اَنَّ مصورًا دَخَلَ بَلَدَ الْیَلَا وَ نَزَلَ بقومٍ فَضَیَّفُوہُ فَلَمَّاسَکَرَ قَالَ اِنِّی صَاحِبُ مالٍ وَمَعِی کَذَاوکَذَا

www.YaNabi.in

دِیْـنَـارًا فَسَـقُـوهُ حَتّٰـی طَـفَـعَ وَاَخَـذُ وامَاكَانَ مَعَهُ وَ حَمَلُوهُ اِلَی مَـوْضَـعٍ بَـعِیْـدٍ مِنْهُمْ فَلَمَّا اَصْبَحَ وَكَانَ غَرِیْبًا لَمْ یَعْرِفِ الْقومَ وَلَا الْـمَكَانَ ذَهَبَ اِلٰی وَالیِّ الْمَدِیْنَةِ وَشَكَا فقال لَهُ الْوَالِی هَلْ تَعْرِفُ القومَ؟ قَالَ لَا قال هَلْ تَعْرِفُ المَكَانَ؟ قَالَ لَا قال فَكَیْفَ السَّبِیْلُ اِلَی ذَالِكَ؟ فـقالِ الرجلُ اِنِّی اُصَوِّرُ صُوْرَةَ الرَّجُلِ وَصُوْرَةَ اَهْلِهِ فَـاعْـرِضْهَـا. عَـلٰی الناسِ لَعَلَّ اَحَدًا یَعْرِفُهُمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ وَ عَرَضَهَا الـوَالِی الـنـاس فَـقَـالُـوا اِنَّهَا صُورَةُ فُلَانِ الْحَمَّامِیْ وَاَهْلِهِ فَاَمَرَ بِـاِحْـضَـارِهِ فَـاِذَا هُـوَ صَـاحِبُـه فَاسْتَرَ دَّمِنْهُ الْمَالَ۔(اثار البلاد للقزوینی)

حـل لـغات :۔اَلْمُـصَوِّرُ۔تصورساز۔ اَلْـمَسْرُوقُ ۔چوری۔ ضَیَّفُوا باب تفعیل فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر تَـضْیِیْفًا۔مہمان بنانا۔خاطر تواضع کرنا۔سَكِرَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَكَرًا۔ مست ہونا۔مدہوش ہونا۔سَـقُوا۔ باب ضَرَبَ فعل ماضی،صیغہ جمع مذکر،اس کا مصدر سَقْیًا۔پلانا۔ طَفَحَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی،اس کا مصدر طَـفْحًا۔ بھر جانا اور بہہ پڑنا۔مَوْضَعٌ جگہ۔ شَكَا۔باب نَصَرَ سے فعل ماضی صیغہ واحد غائب اس کا مصدر شَـكْـوًا شکایت کرنا۔اس کا مادہ شین کاف اور یا ہے۔ اَلْـوَالِیْ مالک،حاکم۔ اَلسَّبِیْلُ راستہ اُصَوِّرُ ۔باب تفعیل سے فعل مضارع صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر تَـصْوِیْرًا تصویر بنانا۔ اَعْرِضْ باب ضَرَبَ سے فعل امر حاضر معروف اس کا مصدر عَـرْضًـا ۔پیش کرنا۔ اِحْـضَـارٌ حاضر کرنا باب افعال کا مصدر ہے۔ اِسْتَـرَدَّ باب استفعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِسْتِرْدادُ۔واپس لینا۔

ترجمہ :۔(۱۷۳)تصویر سازاور چوری۔اہل روم کے بارے میں

حکایت بیان کی گئی۔ایک تصویر ساز شہر ''یلا'' میں پہنچا اور ایک قوم کے پاس اترا تو انھوں نے اس کی خاطر تواضع کی۔تو جب وہ نشہ سے مدہوش ہوا تو کہا: میں مال والا ہوں اور میرے پاس اتنی اتنی اشرفیاں ہیں۔(یہ سن کر) ان لوگوں نے اسے اور پلایا یہاں تک کہ وہ بریز ہوگیا۔اور ان لوگوں نے جو کچھ اس کے پاس تھا لے لیا۔اور اسے اٹھا کر ایسی جگہ ڈال دیا جوان سے بہت دور ہے۔پس جب صبح ہوئی تو وہ اجنبی نہ (وہاں کے) لوگوں کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس جگہ کو۔وہ شہر کے حاکم کے پاس گیا اور شکایت کی۔تو حاکم نے اس سے کہا۔کیا تم ان لوگوں کو پہچانتے ہو۔اس نے کہا نہیں۔حاکم نے کہا کیا تم اس جگہ کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ تو حاکم نے کہا تو پھر اس تک پہنچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ اس پر اس شخص نے کہا میں اس شخص کی اور اس کے گھر والوں کی تصویر بنا دیتا ہوں آپ اسے لوگوں کے سامنے پیش کریں۔شاید کوئی شخص انہیں پہچان جائے۔چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا (یعنی تصویر بنائی) اور حاکم نے اسے لوگوں پر پیش کی۔تو لوگوں نے کہا کہ یہ تصویر فلاں حمامی اور اس کے گھر والے کی ہے۔حاکم نے اسے حاضر کرنے کا حکم دیا۔تو یہ وہی شخص تھا (جس سے اس کا معاملہ ہوا تھا) چنانچہ تصویر ساز نے اس سے مال واپس لے لیا۔(قروینی کی آثار البلاد سے)

الندیم والجام

(۱۷٤)یُـقَـالُ اِنَّــهُ كَـانَ لِـنـوشیـروانَ نَدِیْمٌ وَكَانَ فِی مـجـلـسِ الشَرابَ جَامٌ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بالجوهرِ فَسَرَقَهُ النديمُ ونَـظَـرَاِلَیْهِ نَوشیروانُ وَ رَاٰهُ وَهُوَ یَخْفِیْهِ فَجَاءَ الشَّرابِی وطَلَبَ الـجـامَ فَـلَـمْ یَـجِدْهُ۔ فَنَادیٰ یااَهْلَ المجلسِ! قَدْضَاعَ لَنَاجَامٌ مِّنْ ذَهْـبٍ مُـرَ صَّـعٌ بـالجوهر فَلَا یَخْرُجَنَّ اَحَدٌحَتّٰی یَرُدَّالجامَ فقال

نوشیروان للشرابی مَکِّنُهُمْ مِنَ الْخُرُوج فَاِنَّ الَّذِی سَرَق مَایُعِیْدُهُ وَالَّذِی رَاٰهُ مَایَغْمِزُ عَلَیْهِ۔ (للطرطوشی)

حل لغات:۔اَلنَّدِیْمُ ہم نشیں۔اَلْجَامُ۔شراب پینے کا پیالہ۔ ذَهَبٌ سونا۔مُرَصَّعٌ جڑاؤ۔موتی یا جواہرات جڑا ہوا۔ اَلْجَوهَرُ قیمتی پتھر۔ سَرَقَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَرْقًا چوری کرنا۔ چرانا۔ یُخْفِیْهِ باب افعال سے فعل مضارع ''ہ''ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر اَلْاِخْفَاءُ چھپانا۔نَادٰی۔باب مُفَاعَلَة سے فعل ماضی، اس کا مادہ نفس دال اور یا ہے، اس کا مصدر مُنَادَاةً پکارنا۔قَدْضَاعَ باب ضَرَبَ فعل ماضی قریب اس کا مصدر ضَیْعًا۔ضائع کرنا۔اس کا مادہ ضاد یا اور عین ہے۔مَکِّنْ باب تفعیل سے فعل امر حاضر معروف۔اس کا مصدر تَمْکِیْنٌ قدرت دینا۔ مَایُعِیْدُ باب افعال سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر اِعَادَةٌ لوٹانا۔ مَایَغْمِزُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع منفی غَمْزًا آنکھ پلک یا آبرو سے اشارہ کرنا۔

ترجمہ:۔(۱۷۴) شرابی ہم نشیں اور شراب کا پیالہ: بیان کیا جاتا ہے کہ نوشیرواں کا ایک شرابی ساتھی تھا اور شراب کی مجلس میں ایک سونے کا پیالہ تھا۔ جو ہیرے جواہرات سے جڑا ہوا تھا۔ (ایک دن) اس ساتھی نے اس پیالہ کو چرالیا۔ اور نوشیرواں نے اسے دیکھ لیا۔ اور اسے اس وقت بھی دیکھا جب وہ پیالہ چھپا رہا تھا۔ پس جب شرابی آیا اور پیالہ ڈھونڈا تو نہیں پایا۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا اے مجلس کے لوگو! ہمارا سونے کا پیالہ جو ہیرے جواہرات سے جڑا ہے کھو گیا۔ ہرگز کوئی شخص نہیں نکلے گا جب تک کہ پیالہ واپس نہ کر دے۔ نوشیرواں نے شرابی سے کہا۔ انہیں نکلنے کی طاقت دو (یعنی نکلنے دو) اس لیے کہ جو چرایا ہے وہ نہی لوٹائے گا۔ اور جس نے دیکھا ہے وہ نہیں بتائے گا۔ (طرطوشی)

www.YaNabi.in

الکنز وَالسَّیَّاح

(۱۷۵) کَانَ فِیْ غَابِرِالزَّمَانِ ثَلَاثَةَ سَائِرِیْنَ فَوَجَدُوا کَنْزًا فَقَالُوا قَدْ جُعْنَا فَلْیَمْضِ وَاحِدٌ مِّنَّا وَلِیَبْتَعْ لَنَا طَعَامًا فَمَضٰی لِیَاتِیَهم بِطَعَامٍ فَقَالَ الصَّوَابُ اَنْ اَجْعَلَ لَهُمَا فِی الطعامِ سَمًّا قَاتِلًا لِیَاکُلَاهُ فَیَمُوتَا وَاَنْفَرِدُاَنَا بِالکنزدُوْنَهُمَا فَفَعَل ذٰلِكَ وَسَمَّ الطَّعامَ وَاتَّفَقَ الرَّجُلَانِ الاٰخرانِ اَنَّهُمَا اَذَا وَصَلَ اِلَیْهِمَا بِالطعامِ قَتَلَاهُ وَ اِنْفَرَدَا بِالکنزِ دُوْنَهُ فَلَمَّا وَصَلَ اِلَیْهِمَا بِالطَّعَامِ الْمَسْمُومِ قَتَلَاهُ وَاَکَلَا مِنَ الطعامِ فَمَاتَا فَاجْتَازَ بَعْضُ الْحُکَمَاءِ بِذٰلِكَ الْمَکَانِ فَقَالَ لِاَ صْحَابِهٖ هٰذِهِ الدُّنْیَا فَانْظُرُوا کَیْفَ قَتَلَتْ هٰؤلَاءِ الثَّلَاثَةَ وَبَقِیَتْ بَعْدَهُمْ وَیْلٌ لِطُلَّابِ الدُّنْیَا مِنَ الدَّیَّانِ (للغزالی)

حل لغات:۔اَلْکَنْزُ۔خزانہ۔ اَلسَّیَّاحُ۔ملکوں اور شہروں کی سیر کرنے والا۔اَلْغَابِرُ گذرا ہوا۔ سَائِرِیْنَ جمع ہے سَائِرٌ کی۔سیر کرنے والا۔ قَدْجُعْنَا باب نَصَرَ سے فعل ماضی، صیغہ جمع متکلم۔مادہ جیم، داو اور عین ہے اس کا مصدر جَوْعًا۔بھوکا ہونا۔ لِیَمْضِ باب ضَرَبَ سے فعل امر غائب صیغہ واحد غائب اس کا مصدر مُضِیًّا۔پورا کرنا۔جانا۔ لِیَبْتَعِ باب افتعال سے فعل امر غائب صیغہ واحد غائب اس کا مصدر اَلْاِبْتَاعُ۔خریدنا۔طَعَامٌ کھانا۔ سَمٌّ۔زہر۔یَمُوتُ۔باب نَصَرَ سے فعل مضارع، اس کا مصدر مَوْتًا مرنا۔ اَنْفَرِدُ باب انفعال سے فعل مضارع صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر اَلْاِنْفِرَادُ۔اکیلا ہونا۔ اَلْمَسْمُومُ۔زہر آلود۔ اِجْتَازَ باب افتعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر اَلْاِجْتِیَازُ۔چلنا، گذرنا۔وَیْلٌ۔خرابی۔طُلَّابٌ زیادہ طلبگار۔ اَلدَّیَّانُ۔بدلہ لینے والا۔

ترجمہ:۔گذشتہ زمانے کی (بات ہے) تین آدمی سفر کررہے تھے۔ تو انھوں نے ایک خزانہ پایا۔ پھران لوگوں نے کہا ہم تو بھوکے ہیں۔تو ہم میں سے کوئی جائے اور ہمارے لئے کھانا لے کرآئے۔ چنانچہ ایک آدمی گیا تاکہ ان کے لئے کھانا لائے۔پس اس نے کیا (یعنی سوچا) درست یہ ہے کہ میں کھانا میں ان کے لئے زہر قاتل ملادوں تاکہ اسے کھاکے وہ دونوں مرجائیں اور میں اکیلا ہوجاؤں اور میں تنہا خزانہ کا مالک بنجاؤں۔ پس اس نے ایسا ہی کیا اور کھانے میں زہر ملادیا۔ (ادھر) باقی دونوں نے اتفاق کرلیا جب وہ شخص کھانا لے کران کے پاس پہنچے تو اسے قتل کردیں اور دونوں تنہا خزانے کے مالک بنجائیں۔ چنانچہ جب وہ شخص زہر آلود کھانا لیکران کے پاس پہنچا تو ان دونوں نے اسے مارڈالا۔ اورکھائے تو وہ دونوں بھی مرگئے۔ (اس کے بعد) کسی حکیم کا اس جگہ سے گذر ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا یہ دنیا ہے۔ دیکھو! کیسے ان تینوں کو مارڈالا۔اور ان کے بعد خود باسلامت باقی ہے۔خرابی ہے دنیا کے طلبگاروں کے لیے بدلہ لینے والے (معبود) کی طرف سے۔ (امام غزالی)

اَلْجَارِيَةُ وَالْقِصْعَةُ

(١٧٦) جاءَتْ جارِيَةٌ لِاَبی عَبدِاللهِ جعفر بِقِصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ تُقَدِّمُهَا اِلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَومٌ فَاَسْرَعَتْ منهَا فَسَقَطَتْ مِن يدهِا فَانْكَسَرَتْ فَاَصَابَهُ وَاَصْحَابَهُ مِمَّا كان فيها فَارْتَاعَتِ الجارِيَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فقال لَهَا اَنْتِ حرةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُونَ كفَارَةً لِّلرَّوْعِ الَّذِىْ اَصَابَكِ ۔(للطرطوشی)

حل لغات:۔ اَلْقِصْعَةُ بڑا کاسہ۔ ثَرِيْدٌ ۔عرب کا پسندیدہ کھانا۔ جوروٹی کے ٹکڑے گوشت کے شوربے میں ڈالے جاتے ہیں۔تُقَدِّمُ باب تفعیل

www.YaNabi.in

سے فعل مضارع صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر تَقْدِيْمًا۔پیش کرنا۔ اَسْرَعَتْ باب فعال سے فعل ماضی، اس کا مصدر اَلْاِسْرَاعُ ۔جلدی کرنا۔ اِنْكَسَرَتْ باب انفعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر اَلْاِنْكِسَارُ ٹوٹنا۔ اَصَابَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مادہ صاد واؤ اور با ہے اور مصدر اَلْاِصَابَةُ ۔نازل ہونا۔گرنا۔اِرْتَاعَتْ باب افتعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر الارْتَاعُ۔ڈرنا۔گھبرانا۔حُرَّةٌ آزاد باندی۔

ترجمہ:۔(١٧٦) باندی اور کاسہ۔(ایک) ابوعبداللہ جعفر کی ایک باندی ثرید کا ایک کاسہ لیکر آئی۔اور اسے (یعنی کاسہ) ان کو پیش کیا۔اور (اس وقت ان کے پاس کچھ لوگ تھے) تو اس نے اس کو پیش کرنے میں جلدی کی جس کے سبب اس کے ہاتھ سے وہ کاسہ گرا اور ٹوٹ گیا۔تو جو کچھ اس کاسہ میں تھا اس پر اور اس کے ساتھیوں پر گرا۔اس پر باندی اس کے سامنے گھبرا کر (کانپنے) لگی تو ابوجعفر نے اس سے کہا خدا کی رضا مندی کی خاطر تو آزاد ہے شاید وہ خوف کا کفارہ ہوجائے جو تجھے پہنچا ہے۔

هارون الرشيد وابو معاوية

(١٧٧) كَانَ هَارُوْنُ الرشيدُ يَتَوَاضَعُ لِلعلماءِ قال اَبُومعاويةَ الضَرِيرِوكَانَ مِنْ علماءِ النَّاسِ اَكَلْتُ مَعَ الرشيدِ يومًا فَصَبَّ علٰى يَدِىْ الْمَاء رَجلٌ فَقَالَ لِىْ يَااَبَا مُعَاوِيَةَ اَتَدْرِىْ مَنْ صَبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَدِكَ فَقُلْتُ لَايَا اَمِيرَ المؤمنينَ قَالَ اَنَا فَقُلْتُ يَااَميرَ المؤمنينَ اَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا اِجْلَالًا لِلْعِلْمِ قال نَعَمْ۔(الفخری)

(١٧٨) لَمَّا مَرِضَ قَيْسُ بنُ سَعْدِبنِ عُبادَةَ اِسْتَبْطَاءَ اِخْوَانُه فی العِيَادَةِ فَسَالَ عَنْهُمْ فَقِيْلَ لَهُ اَنَّهُمْ يَسْتَحْيُونَ مِمَّالَكَ عَلَيْهِمْ مَنْ

الـدَّيْنِ فَقَالَ اَخْزیٰ اللّٰهُ مالًا يَمْنَعُ الْاِخْوانَ مِنَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ اَمَرَمَن يُّـنَـادِیْ مَنْ كَان لِقيسٍ عندَهُ مَالٌ فَهُو مِنْهُ فی حَلٍّ فَكَسَرَتْ عَتَبَهُ بَابِهٖ بِالْعَشِيِّ لِكَثْرَةِ الْعُوَّادِ۔(للطرطوشی)

حل لغات:۔يَتَواضَعُ باب تَفَاعُل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَـواضُعًا ۔خاک سار ہونا۔ صَبَّ باب نَـصَرَ سے فعل ماضی،اس کا مصدر صَبًّـا ۔انڈیلنا۔تَدْرِیْ باب ضَـرَبَ فعل مضارع،صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر دَرْيًـا ۔حیلہ سے جاننا۔اَلْاِجْلَالُ۔ تعظیم وتکریم۔ مَـرِضَ باب سَـمِـعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر مَـرَضًـا ومَـرْضًـا۔ بیماری ہونا۔ اِسْتَبْـطَـأَ باب استفعال فعل ماضی ۔اس کا مصدر اَلْاِ سْتِبْـطَـاءُ۔ دیر کرنے والا پانا۔ یا سمجھنا۔ اِخْـوَانٌ جمع ہے اَخٌ کی۔ بھائی۔خویش واقارب۔ يَسْتَـحْيُـونَ ۔باب استفعال سے فعل مضارع،صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِسْـتِـحْـيَـاءُ شرم کرنا۔اس کا مادہ حا اور ڈبل یا ہے۔دَيْـنٌ۔قرض۔ اَخْـزٰی ۔باب افعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر۔اس کا مصدر اَلْاِخْـزَاءُ۔ ذلیل کرنا۔يُـنَـادِیْ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر مُـنَـادَاةً ۔پکارنا۔ حَـلٌّ ادائیگی کا وقت پہنچنا۔ اَلْـعَتَبَةُ چوکھٹ،سیڑھی کا زینہ۔اس کی جمع عَتَـبٌ۔ اَلْـعَشِـیُّ۔ دن کا آخری حصہ۔شام۔ عُوَّادٌ جمع ہے عَـائِدٌ کی۔لوٹ کر آنے والا۔

ترجمہ:۔(۱۷۷)ہارون رشید اور ابو معاویہ کا واقعہ۔ہارون رشید علماے کرام کے ساتھ بڑی خاکساری کیا کرتا تھا۔ ابومعاویہ ضریر نے کہا۔(جو نابینا تھا) اور وہ لوگوں کے علما میں سے تھا۔ایک دن میں رشید کے ساتھ کھانا کھایا۔تو میرے ہاتھ پر کسی شخص نے پانی انڈیلا۔تو رشید مجھ سے کہا کیا تو جانتا ہے کہ تیرے ہاتھ پر کس نے پانی انڈیلا؟ تو میں نے کہا نہیں اے امیر

المومنین! رشید نے کہا ’’میں نے‘‘ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ایسا علم کی تعظیم وتکریم کی وجہ سے کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں ۔(فخری)

(۱۷۸) قیس بن عبادہ جب بیمار ہوئے تو ان کے خویش واقارب عیادت کے لیے آنے میں بڑی دیر کی۔تو انھوں نے ان کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ لوگ شرماتے ہیں اس بنا پر جو آپ کا ان پر قرض ہے۔(یہ سن کر) قیس نے کہا اللہ مال کو ذلیل کرے جو خویش واقارب کو ملنے سے روکتا ہے۔تو انہوں نے اس شخص کو حکم دیا جو اعلان کرتا ہے۔(یعنی اعلان کرنے والا کو) جس کے پاس قیس کا مال ہے تو وہ اس سے آزاد ہے۔ چنانچہ شام تک ان کے دروازہ کی چوکھٹ ٹوٹ گئی عیادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب۔(طرطوشی)

رسول قيصر وعمربن الْخَطَّاب

(۱۷۹)اَرْسَلَ قَيْصرُ رسولًا الٰی عمربْنِ الْخَطابِ لِيَنْظُرَ اَحْوالَهُ وَيُشَاهِدُاَ فُعَالَهُ فَلَمَّا دَخلَ الْمَدِيْنَةَ سَالَ اَهْلَهَا وَقَالَ اَيْنَ مَلِكُكُمْ فَقَالُوا: مَالَنَا مَلِكٌ بَلْ لَنَا اَمِيْرٌ قَدْ خَرَجَ اِلٰى ظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ فَخرَجَ الرَّسُولُ فِی طَلَبِهٖ فَرَاٰهُ نَائِمًافِی الشَّمْسِ عَلٰى الْاَرْضِ فَوْقَ الرَّمَلِ الْحَارِّ وَقَدْ وَضَعَ دُرَّتَهُ كَالْوِ سَادَةِ وَالْعَرَقُ يَسْقُطُ مِنْ جَبِيْنِهٖ اِلٰى اَنْ بَلَّ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ عَلٰى هٰذِهٖ الْحَالَةِ وَقَعَ الْخُشُوعُ فِی قَلْبِهٖ وَقَالَ رَجُلٌ يَكُونُ جَمِيْعُ الْمُلُوكِ لَايَقِرُّ لَهُمْ قَرارٌ فِیْ هَيْبَتِهٖ وَتَكُونُ هٰذِا حَالُه ولٰكِنَّكَ يَاعُمَرُعَدَلْتَ فَاَمِنْتَ فَنِمْتَ وَمَلِكُنَا يَجُورُ فَلَا جُرْمَ اَنَّهُ لَايَزَالُ سَاهِرًا خَائِفًا(للغزالی)

حل لغات:۔رَسُولٌ۔قاصد،ایلچی۔مَلِكٌ۔بادشاہ۔ظَـاهِرٌ۔باہر۔

اَلرَّمَلُ۔ بالو۔ ریت اَلْحَارُّ۔ گرم۔ دُرَّةٌ۔ چمڑہ کا مضبوط تسمہ جس سے گنہگار کو حد شرعی ماری جاتی ہے۔ اَلْوِسَادَةُ تکیہ۔ جَبِیْنٌ پیشانی۔ بَلَّ۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر۔ اس کا مصدر بَلًّا۔ تر کرنا۔ لَایَقِرُّ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر قَرَارًا۔ قرار پکڑنا۔ ثابت رہنا۔ هَیْبَةٌ۔ ڈر۔ خوف۔ عَدَلْتَ باب ضَرَبَ فعل ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس کا مصدر عَدْلًا۔ انصاف کرنا۔ اَمِنْتَ۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس کا مصدر اَمْنًا و اَمَنًا۔ مطمئن ہونا۔ محفوظ رہنا۔ نَمْتَ۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس کا مصدر نَوْمًا۔ اونگھنا یا سونا۔ یَجُوْرُ۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اسکا مصدر جَوْرًا۔ ظلم کرنا۔ اَلْجُرْمُ۔ گناہ۔ سَاهِرٌ۔ ساری رات بیدار رہنے والا۔ خَائِفٌ۔ خوفزدہ

ترجمہ :۔(۱۷۹) قیصر کا قاصد اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ قیصر نے (جو روم کا بادشاہ تھا) حضرت عمر کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ تاکہ ان کے احوال کو دیکھے اور ان کے کاموں کا مشاہدہ کرلے۔ تو جب وہ مدینہ شریف میں داخل ہوا۔ تو وہاں کے لوگوں سے پوچھا۔ اور کہا تمہارے بادشاہ کہاں ہیں؟ اس پر لوگوں نے کہا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے بلکہ ہمارے ایک امیر ہیں۔ جو مدینہ سے باہر گیے ہوئے ہیں۔ چنانچہ قاصد ان کی تلاش میں نکلا تو اس نے ان کو (یعنی حضرت عمر کو) دھوپ میں زمین پر گرم ریت کے اوپر سوتا ہوا دیکھا۔ اور اپنا درّہ (یعنی کورا) کو تکیہ کی طرح رکھے ہوئے ہیں۔ اور پسینہ ان کی پیشانی سے بہ رہا ہے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی۔ جب اس نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ تو اس کے دل میں عاجزی پیدا ہوگئی۔ اور اس نے (یعنی قاصد نے) کہا ایک شخص جس کی دہشت وخوف سے تمام بادشاہ کو اطمینان وچین نہیں ہے۔ اور ان کی یہ حالت ہے۔ (بے تحاشہ اس کی یہ بات نکلی) لیکن اے عمر رضی اللہ عنہ

آپ نے انصاف کیا تو محفوظ ہوکر سو رہے ہیں۔ اور ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے تو لامحالہ ہمیشہ وہ فکر مند اور خوفزدہ رہتا ہے۔ (یعنی بے چین رہتا ہے) (غزالی)

عفوز یاد

(۱۸۰) امرز یاد بضرب عنق رجل فقال اَیُّهَا الْاَمِیْرُان لی بك حرمة قال وماهی قال ان ابی جارك بالبصرة قال ومن ابوك قال یاامولائی انی نسیت اسم نفسی فیکف لاانسی اسم ابی فَرَدَّ زیادٌکُمَّه علی فَمِهٖ وضحك وعفاعنه۔ (للابشیهی)

(۱۸۱)روی ان ملکامن الملوك بنی قصرا و قال انظرو امن عاب منه شیًافا صلحوه واَعطوه درهمین فاتاه رجل فقال ان فی هٰذا القصرعیبین قال وما هما قال یموت الملك و یخرب القصر قال صدقت ثم اقبل علی نفسه وترك الدنیا۔ (للطرطوشی)

حل لغات :۔عُنُقٌ۔ گردن۔ گلا۔ حُرْمَةٌ۔ عزت، لِحَاظ۔ نَسِیْتُ۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر نَسْیَانًا نِسْیَانًا۔ بھولنا۔ اَلْکُمُّ۔ آستین۔ اس کی جمع اَکْمَامٌ۔ کِمَمَةٌ۔ فَمٌ۔ منھ۔ عَابَ۔ باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر عَیْبًا۔ عیب دار بنانا۔ بَنٰی باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَنْیًا۔ بِنَاءً۔ تعمیر کرنا۔ اَصْلِحُوا۔ باب افعال سے فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر اس کا مصدر اَلْاِصْلَاحُ۔ درست کرنا۔ اَعْطُوا باب افعال سے فعل امر حاضر صیغہ جمع مذکر۔ اس کا مصدر اَلْاِعْطَاءُ۔ عطا کرنا۔ دینا۔ اَلْقَصْرُ۔ محل۔ بالاخانہ۔ یَخْرَبُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع اس کا مصدر خَرْبًا خَرَابًا۔ اجاڑ ہونا۔ برباد ہونا۔ صَدَقْتَ۔

باب نَصَرَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر صَدْقًا و صِدْقًا ۔ سچ بولنا۔ تَرَكَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَرْكًا چھوڑنا۔

ترجمہ :۔(۱۸۰)امیر زیاد کے معاف کرنے کا واقعہ۔امیر زیاد نے ایک شخص کی گردن مارنے کا حکم دیا تو اس نے کہا اے امیر! میرے لئے آپ کی طرف سے ایک لحاظ ہے۔امیر نے کہا وہ کیا ہے۔اس شخص نے کہا میرا باپ بصرہ میں آپ کا پڑوسی ہے۔زیاد نے پوچھا تیرا باپ کون ہے۔اے میرے آقا میں تو اپنا نام بھول گیا ہوں تو اپنے باپ کا نام کیسے نہ بھولوں؟ (یہ سن کر) زیاد اپنے منھ پر اپنا آستین رکھا اور ہنسا اور اسے معاف کر دیا۔

(۱۸۱)بیان کیا گیا ہے کہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے (ایک بار) ایک محل بنایا اور کہا دیکھتے رہو کوئی اس کی کمی بتائے تو اسے درست کرلو اور اسے دو درھم دے دو۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور کہا میں اس میں دو کمیاں دیکھتا ہوں۔اس نے پوچھا وہ دونوں کیا ہیں؟ اس شخص نے کہا (۱) بادشاہ مرجائے گا (۲) اور محل برباد ہوجائے گا۔بادشاہ نے (اس سے) کہا تو نے سچ کہا پھر بادشاہ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور دنیا چھوڑ دیا۔(طرطوشی)

عفو عبدالملك

(۱۸۲) تَغَيَّظَ عبدُالمَلِكِ بنِ مَرْوانَ عَلٰى رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمْكَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ لَاَفْعَلَنَّ بِهٖ كَذَاوَكَذَا فَلَمَّا صَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهٗ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ! قَدْ صَنَعَ اللّٰهُ مَا اَحْبَبْتَ فَاصْنَعْ مَااَحَبَّ اللّٰهُ فَعَفَاعَنْهُ وَاَمَرَلَهٗ بِصِلَةٍ

حل لغات:۔تَغَيَّظَ۔باب تَفَعُّلٌ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَغَيُّظًا۔غضبناک ہونا۔ اَمْكَنَنِیْ باب افعال سے فعل ماضی اور ن وقایہ کی ی‘‘

ضمیر مفعول بہ،اس کا مصدر اَلْاِمْكَانُ ۔قدرت دینا۔ لَاَفْعَلَنَّ لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل۔ضرور ضرور میں کروں گا۔ بَيْنَ يَدَیْ۔سامنے قَدْصَنَعَ۔باب فَتَحَ سے ماضی قریب اس کا مصدر صُنْعًا۔ بنانا۔ عَفَا۔باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر عَفْوًا۔معاف کرنا۔ صِلَةٌ۔بدلہ

ترجمہ:۔(۱۸۲)عبدالملک کے معاف کرنے کا واقعہ۔خلیفہ عبدالملک بن مروان،رجاء بن حیوۃ پر سخت ناراض ہوا۔تو اس نے کہا۔بخدا۔اگر اللہ تعالی مجھے اس کی طاقت دے تو ضرور بالضرور اس کے ساتھ میں ایسا ایسا کروں گا۔تو جب رجاء بن حیوۃ ان کے سامنے ہوا۔تو انھوں نے خلیفہ سے کہا اے امیر المومنین! اللہ نے وہ کر دیا جو تجھے پسند تھا۔تو اب آپ وہ کریں جو اللہ کو پسند ہے چنانچہ خلیفہ نے اسے معاف کر دیا اور انعام دینے کا حکم دیا۔

جعفرو غلامه

(۱۸۳) حُكِیَ عَنْ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ اَنَّ غُلَامًالَهٗ وَقَفَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى يَدَيْهِ فَوَقَعَ الْاِبْرِيْقُ مِنْ يَدِالْغُلَامِ فِی الطَّسْتِ فَطَارَالرَّشَاشُ فِی وَجْهِهٖ فَنَظَرَ جَعْفَرُ اِلَيْهِ نَظْرَ مُغْضَبٍ فَقَالَ يَامَوْلَایَ اَللّٰهُ يَامُرُبِكَظْمِ الْغَيْظِ قَالَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ قَالَ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ اِذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔(للابشيهی)

حل لغات:۔ اَلْاِبْرِيْقُ۔لوٹا۔ طَارَ۔باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر طَوْرًا قریب ہونا۔اس کا مادہ طا اور را ہے۔الرَّشَاشُ۔چھینٹ۔ وَجْهٌ۔چہرہ۔مُغْضَبٌ غصہ۔ كَظْمٌ۔نگلنا۔پی جانا۔ اَلْغَيْظُ۔غصہ۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ۔احسان کرنے والے۔

ترجمہ :۔(۱۸۳) حضرت جعفر صادق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کا ایک غلام تھا۔ جو کھڑا ہو کر ان کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا تھا۔ اتنے میں غلام کے ہاتھ سے لوٹا (چھوٹ کر) طشت میں گرا۔ اور چھینٹیں ان کے چہرے پر پڑیں۔ تو جعفر نے اس کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھا۔ تو غلام نے کہا اے میرے آقا! اللہ تعالیٰ غصہ پی جانے کا حکم دیتا ہے۔ حضرت جعفر نے کہا: میں نے تجھے معاف کر دیا۔ غلام نے کہا اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ اس پر حضرت جعفر نے کہا جا! خدا کی رضا کے لیے تو آزاد ہے۔ (ابشیھی)

المهدى وابوالعتاهية

(۱۸٤) لَمَّا حَبَسَ الْمَهْدِیُ اَبَا الْعَتَاهِيَةِ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَزِيْدُبْنُ مَنْصُورِ الْحِمْيَرِیُ حتّٰى اَطْلَقَهُ فَقَالَ فِيْهِ اَبُوالْعَتَاهِيَةِ مَاقُلْتُ فِی فَضْلِهِ شَيْئًا لِاَ مُدَحَهُ ۔ اِلَّاوَفَضْلُ يَزِيْدَ فَوْقَ مَاقُلْتُ مَازُلْتُ مِنْ رَيْبِ دَهْرِیْ خَائِفًا وَجِلاً ۔ فَقَدْ كَفَانِیْ بَعْدَ اللّٰهِ مَاخِفْتُ.(للاصبهانی)

حل لغات :۔ حَبَسَ باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر حَبْسًا۔ روکنا۔ قید کرنا۔ تَکَلَّمَ باب تَفَعُّل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَکَلُّمًا۔ بات کرنا۔ اَطْلَقَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِطْلَاقُ۔ قید سے آزاد کرنا۔ لَاَمْدَحُ باب فَتَحَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر مَدْحًا۔ تعریف کرنا۔ اس میں لام برائے تعلیل ہے۔ مَازُلْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی منفی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر زَوْلًا۔ جاتا رہنا۔ مَازُلْتُ میں جاتا نہیں رہا میں ہمیشہ رہا۔ رَیْبٌ۔ خوف۔ دَهْرٌ۔ زمانہ۔ قَدْکَفَانِیْ۔ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی قریب "ن" وقایہ کی "ی" ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر کِفَایَةً۔ کافی ہونا۔

خِفْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر خَوْفًا۔ ڈرنا۔

ترجمہ :۔(۱۸۴) خلیفہ مہدی اور ابوالعتاہیہ کا واقعہ۔ جب خلیفہ مہدی نے ابوالعتاہیہ کو قید کر لیا۔ تو اس بارے میں یزید بن منصور حمیری نے بات کی یہاں تک کہ اس کو چھڑا لیا۔ چنانچہ اس بارے میں ابوالعتاہیہ نے کہا۔ میں اس کے فضل و کمال میں جو کچھ کہا تا کہ اس کی تعریف کروں مگر یزید کے فضل و کمال اس سے اوپر ہے جو کچھ میں نے کہی۔ میں ہمیشہ زمانے کی (گردش) سے خوف و اندیشہ میں رہا۔ پس میری کفایت کی وہ چیز جس سے میں خدا کے بعد ڈر رہا تھا۔

المؤبذ وانوشروان

(۱۸۵) سَمِعَ الْمُؤْبِذُفِی مَجْلِسِ اَنُوشَرْوَانَ ضَحْكَ الْخَدَمِ فَقَالَ اَمَايَهَابُ هٰولاء الْغِلْمَانُ فَقَالَ اَنُوشَرْوَانُ اِنَّمَا يَهَابُنَا اَعْدَاؤُنَا.(للثعالبی)

حل لغات :۔ اَلْمُؤْبِذُ دانشمند۔ آتش پرستوں کا حاکم۔ اَلْخَدَمُ۔ یہ لفظا اسم جمع ہے خادم کا۔ نوکر چاکر۔ یَهَابُ باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مادہ ھا'ی' اور با' ہے اس کا مصدر هَیْبًا۔ خوف کرنا۔ چوکنا رہنا۔ اَعْدَاءُ۔ جمع ہے عَدُوٌّ کی دشمن۔

ترجمہ :۔(۱۸۵) موبذ اور نوشیرواں کا واقعہ۔ موبذ (دانشمند) نوشیرواں کی مجلس میں غلاموں کو ہنستے ہوئے سنا۔ تو کہا (کیا بات ہے) یہ غلام ڈرتے نہیں ہیں۔ اس پر نوشیروان نے کہا۔ ہم سے تو صرف ہمارے دشمن ڈرتے ہیں۔ (ثعالبی)

الایثار

١٨٦۔ مِنْ عَجَائِبِ مَا ذُكِرَ فِی الْاِيْثَارِ مَا حَكَاهُ اَبُو مُحَمَّد الازدی قَالَ لَمَّا اِحْتَرَقَ الْمَسْجِدُ بِمَرْوٍ ظَنَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ النَّصَارٰی اَحْرَقُوْهُ فَاَحْرَقُوا خَانَاتِهِمْ فَقَبَضَ السُّلْطَانُ عَلٰی جَمَاعَةٍ مِنَ الَّذِيْنَ اَحْرَقُوا الْخَانَاتِ وَ كَتَبَ رِقَاعًا فِيْهَا الْقَطْعُ وَالْجَلْدُ وَ الْقَتْلُ وَ نَثَرَهَا عَلَيْهِمْ فَمَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ رُقْعَةٌ فَعَلَ بِهٖ مَا فِيْهَا فَوَقَعَتْ رُقْعَةٌ فِيْهَا الْقَتْلُ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ وَاللهِ مَاكُنْتُ اُبَالِیْ لَوْلَا اُمٌّ لِیْ وَكَانَ بِجَنْبِهٖ بَعْضُ الْفِتْيَانِ فَقَالَ لَهٗ فِیْ رُقْعَتِیَ الْجَلْدُ وَلَيْسَ لِیْ اُمٌّ فَخُذْ اَنْتَ رُقْعَتِیْ وَاَعْطِنِیْ رُقْعَتَكَ فَفَعَلَ فَقُتِلَ ذٰلِكَ الْفَتٰی وَ تُخُلِّصَ هٰذَا الرَّجُلُ ۔(للطرطوشی)

حل لغات: اَلْاِيْثَارُ ۔ ہمدردی کرنا۔ دوسرے کا مطلب اپنے مطلب پر مقدم کرنا۔ اِحْتَرَقَ ۔ باب افتعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِحْتِرَاقُ ۔ جلنا۔ ظَنَّ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر ظَنًّا ۔ گمان کرنا ۔ اَحْرَقُوا ۔ باب افعال سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِحْرَاقُ ۔ جلانا۔ خَانَاتٌ جمع ہے خَانٌ کی۔ دکان۔ سرائے ۔ رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَه کی، پرچہ۔ اَلْقَطْعُ ۔ کاٹنا۔ اَلْجَلْدُ ۔ کوڑا۔ اَلْقَتْلُ ۔ مارڈالنا۔ نَثَرَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَثْرًا بکھیرنا۔ اَلْفِتْيَانُ ۔ جوان لوگ۔ تَخَلُّصَ ۔ باب تَفَعُّلُ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَخَلُّصًا ۔ نجات پانا۔

ترجمہ: ١٨٦۔ ہمدردی کا ایک واقعہ۔ عجیب وغریب واقعہ میں سے جو ہمدردی کے بارے میں بیان کیا گیا۔ وہ واقعہ بھی ہے جسے ابومحمد ازدی نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا جب ''مرو'' شہر میں مسجد جل گئی۔ تو مسلمانوں کو گمان ہوا کہ عیسائیوں نے اسے جلایا ہے تو مسلمانون نے ان کی دکانیں سرائے جلادیئے ۔ تو بادشاہ نے ان لوگوں کی ایک جماعت کو گرفتار کرلیا جنھوں نے دکانیں جلائی

تھیں ۔ اور اس نے پرچے لکھے جس میں ہاتھ کاٹنے اور کوڑا مارنے اور قتل کے احکام تھے ۔ اور انھیں ان لوگوں پر بکھیر دیئے ۔ پس جس پر جو پرچہ گرا اس کے ساتھ وہی کیا گیا جو اس میں (لکھا) تھا۔ تو ایک پرچہ جس میں قتل کا حکم لکھا تھا ایک شخص کے ہاتھ میں پڑا۔ تو اس نے کہا بخدا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں تھا اگر میری ماں نہیں ہوتی ۔ اس کے پہلو میں ایک نوجوان تھا جس نے اس سے کہا میرا پرچہ میں کوڑا مارنے کا حکم ہے اور میرے لئے ماں کا مسئلہ بھی نہیں ہے۔ تو تم میرا پرچہ لیلو اور مجھے اپنا پرچہ دے دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تو وہ نوجوان قتل کردیا گیا اور یہ شخص چھوڑ دیا گیا۔ (طرطوشی)

الاعرابی والجراد

(١٨٧) قَالَ الْاَصْمَعِیُّ حَضَرْتُ الْبَادِيَةَ فَاِذَا اَعْرَابِیٌّ زَرَعَ بُرًّا لَهٗ فَلَمَّا قَامَ عَلٰی سُوْقِهٖ وَجَادَ سُنْبُلُهٗ اَتَتْ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَا يَدْرِیْ كَيْفَ الْحِيْلَةُ فِيْهِ فَاَنْشَدَ يَقُوْلُ :

مَرَّ الْجَرَادُ عَلٰی زَرْعِیْ فَقُلْتُ لَهٗ ۔ اَلْزِمْ طَرِيْقَكَ لَا تُوْلَعْ بِاِفْسَادٍ

فَقَامَ مِنْهُمْ خَطِيْبٌ فَوْقَ سُنْبُلَةٍ ۔ اَنَا عَلٰی سَفَرٍ لَا بُدَّ مِنْ زَادٍ۔ (للدمیری)

(١٨٨) قِيْلَ لِبَعْضِ السَّلَاطِيْنِ لِمَ لَا تُغْلِقُ الْبَابَ وَ تَقْعُدُ عَلَيْهِ الْحِجَابَ فَقَالَ اِنَّمَا يَنْبَغِیْ اَنْ اَحْفَظَ اَنَا رَعِيَّتِیْ لَا اَنْ يَّحْفَظُوْنِیْ ۔(للثعالبی)

حل لغات: اَلْبَادِيَةُ ۔ جنگل۔ زَرَعَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی اس کا مصدر زَرْعًا ۔ بیج ڈالنا۔ اَلْبُرُّ ۔ گیہوں۔ سُوْقٌ ۔ تنہ ۔ جَادَ باب

نَصَرَ سے فعل ماضی اسکا مادہ جیم، واؤ اور میم دال ہے۔اس کا مصدر جَوْدَۃٌ۔عمدہ ہونا۔ سُنْبُلَۃٌ۔بالی۔ جَرَادٌ۔ٹڈی۔ زَرْعٌ۔کھیتی۔لَاتَوْلَعْ باب سَمِعَ سے فعل نہی حاضر معروف اس کا مصدر وَلَعًاو وَلُوْعًا۔(بہ) بھڑکانا۔ زَادٌ۔توشہ۔لَاتُغْلِقْ باب افعال سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر اَلْاِ غْلَاقُ۔بند کرنا۔رِجْلٌ۔ٹڈی دل،ٹیم۔کہا جاتا ہے جَائَتْ رِجْلُ دِفَاعٍ۔یعنی بہت بڑا لشکر آیا۔ تَقَعَّدَ۔باب تَفَعُّلٌ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَقَعُّدًا انتظام کرنا۔ یَنْبَغِیْ باب انفعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اَلْاِ نْبِغَاءُ۔سہل ہونا۔ مناسب ہونا۔ رَعِیَّۃٌ۔رعایا۔قوم۔

ترجمہ :۔بدو اور ٹڈی کا واقعہ۔۱۸۷۔اصمعی نے بیان کیا کہ ایک بار میں جنگل میں گیا تو ایک دیہاتی کو دیکھا وہ اپنا گیہوں بویا ہے۔تو جب گیہوں اپنے تنے پر کھڑا ہوا۔اور اس کی بالیاں عمدہ ہوئیں۔اس پر ٹڈی کی ایک ٹیم آئی۔ آدمی اس کی طرف دیکھنے لگا۔سوچ نہیں پاتا کہ اس کے بارے میں کیا تدبیر کرے۔تو وہ شعر کہنے لگا۔

میرے کھیت پر ٹڈی آئی تو میں نے اس سے کہا۔اپنا راستہ پکڑ و فساد نہ مچاؤ۔تو ان میں سے ایک مقرر بالی پر کھڑا ہو کر کہا۔ہم مسافر ہیں تو توشہ تو ضروری ہے۔ (دمیری)

۱۸۸۔ایک بادشاہ سے پوچھا گیا کہ آپ دروازہ کیوں نہیں بند کرتے ہیں؟ حالاں کہ اس پر پردہ کا انتظام کرتے ہیں؟ اس پر بادشاہ نے کہا مناسب یہ ہے کہ میں اپنی رعایا کی حفاظت کروں نہ کہ وہ میری حفاظت کرے (ثعالبی)

عبدالرحمٰن بن عوف و عمر بن الخطاب

۱۸۹۔قَالَ عَبْدُالرحمنٰ بْنِ عَوْفِ دَعَانِیْ عُمَرُ بْنُ الخطابِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَ قَالَ قَدْ نَزَلَ بِبَابِ الْمَدِیْنَۃِ قَافِلَۃٌ وَاَخَافُ عَلَیْھِمْ اِذَانَامُوااَنْ یُسْرَقَ شَیْءٌ مِنْ مَّتَا عِھِمْ فَمَضَیْتُ مَعَہٗ فَلَمَّا وَ صَلْنَا قَالَ لِیْ نَمْ اَنْتَ ثُمَّ اَنَّہٗ جَعَلَ یَحْرُسُ الْقَافِلَۃَ طَوْلَ لَیْلَتِہٖ۔ (للغزالی)

حل لغات :اَخَافُ۔باب سمع سے فعل ماضی اس کا مصدر خَوْفًا۔ ڈرنا۔ نَامُوا۔باب سَمِعَ سے فعل ماضی،صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر نَوْمًا۔اونگھنا،سونا۔ یَسْرِقُ باب ضَرَبَ فعل مضارع اس کا سَرْقًا۔چوری کرنا۔چرانا۔مَتَاعٌ۔سامان۔مَضَیْتُ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر مَضِیًّا گذرنا۔ وَصَلْنَا باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ جمع متکلم اس کا مصدر وَصْلًا پہنچنا۔ نَمْ باب سَمِعَ سے امر حاضر معروف۔اصل میں اِنْوَمْ تھا۔واؤ متحرک اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن اس واو کی حرکت کو ماقبل کو دے دیا۔واؤ پہلے متحرک تھا اور اب اس کا ماقبل مفتوح اس واو کو الف سے بدلدیا۔اب الف اور میم کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا واؤ گر گیا۔ اِنَمْ ہوا۔ہمزہ ابتدا بالسکون کی وجہ سے آیا تھا گر گیا۔ نَمْ ہوا۔ یَحْرُسُ۔باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَرْسًا۔حفاظت کرنا۔

ترجمہ :۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر رضی اللہ عنھما کا واقعہ۔۱۸۹۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ ایک رات حضرت عمر (رضی اللہ عنھما) نے مجھے بلایا۔اور کہا مدینہ کے دروازہ پر ایک قافلہ اترا ہے۔اور میں ڈرتا ہوں کہ جب وہ لوگ سو جائیں تو ان کے سامان میں سے کچھ چوری نہ ہو جائے۔تو میں ان کے ساتھ چلا۔چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو انھوں نے مجھ سے فرمایا تم سو جاؤ اور خود پوری رات قافلہ کی حفاظت کرتے رہے۔(امام غزالی)

رَاكِبُ الْبَغْلِ

۱۹۰۔ حَدَّثَ شُبَيْبُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَوْقِفِ وَاقِفًا عَلٰى بَابِ الرَّشِيْدِ فَاِذَا رَجُلٌ بَشِعَ الْهَيْئَةَ عَلٰى بَغْلٍ قَدْ جَاءَ فَوَقَفَ وَ جَعَلَ النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَيَسْئَلُونَهُ وَيُضَا حِكُونَهُ ثُمَّ وَقَفَ فِي الْمَوْقِفِ فَاَقْبَلَ النَّاسُ يَشْكُونَ اَحْوَالَهُمْ فَوَاحِدٌ يَقُولُ كُنْتُ مُنْقَطِعًا اِلٰى فَلَانٍ فَلَمْ يَصْنَعْ بِيْ خَيْرًا وَيَقُولُ اٰخَرُ اَمَّلْتُ فُلَانًا فَخَابَ اَمَلِيْ وَ فَعَلَ بِيْ وَ يَشْكُوا اٰخَرُ مِنْ حَالِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ فَتَشَتَّ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِهَا اَحَدٌ اَرَاهُ لَا اٰخَرَ حَامِدٌ حَتّٰى كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ قَدْاُفْرِغُوا فِي قَالَبٍ وَاحِدٍ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ هُوَاَبُوالْعَتَاهِيَةَ۔ (للا صبهانی)

حل لغات:۔ رَاكِبٌ۔سوار۔ اَلْبَغْلُ۔خچر۔ حِدَّثَ۔باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَحْدِيْثًا۔بیان کرنا۔ اَلْمَوْقِفُ۔ٹھہرنے کی جگہ۔ بَشِعَ۔باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَشَعًا بدصوت ہونا۔یُضَاحِكُونَ باب مُفَاعَلَة سے فعل مضارع صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر مُضَاحَكَةٌ ہنسی،مذاق کرنا۔ اَمَّلْتُ۔باب تفعیل سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم۔مادہ الف،میم اور لام ہے اس کا مصدر تَأْمِيْلًا۔امید کرنا۔ خَابَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر خَيْبَةً۔محروم ہونا۔تَشَتُّ باب تَفَعُّلُ سے فعل ماضی مادہ شین اور ڈبل ''تا'' ہے اس کا مصدر تَشَتُّتٌ متفرق ہونا۔پھرنا۔ اَفْرَغُوا باب افعال سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِفْرَاغُ۔ڈھالنا۔انڈیلنا۔ قَالَبٌ۔سانچہ۔

ترجمہ:۔ایک خچر سوار کا واقعہ۔۱۹۰۔شبیب بن منصور بیان کیا

(کہ ایک دن) میں رشید کے دروازہ پر موقف میں کھڑا تھا۔اچانک ایک شخص بدصورت ہوکر اور خچر سوار آیا اور رُکا۔لوگ اسے سلام کرنے لگے اور اسے پوچھتے ہوئے ہنسی مذاق کرنے لگے۔پھر وہ موقف میں کھڑا ہوا۔تو لوگ (اس کی طرف) متوجہ ہوئے اور اپنے احوال کی شکایت کرنے لگے۔تو ایک شخص کہہ رہا تھا میں فلاں کے لیے لٹ گیا لیکن اس نے میرے ساتھ کچھ بھی بھلائی نہیں کی۔اور دوسرا کہہ رہا تھا۔میں نے فلاں سے امید رکھی لیکن میری امید ناکام رہی اور میرے ساتھ (زیادتی) کی گئی۔اور اسی طرح لوگ اپنی حالات کی شکایت کرتے رہے۔ چنانچہ اس شخص نے کہا۔میں نے دنیا میں گھوما تو اس میں کوئی شخص ایسا نہ دیکھا جو دوسرے کی تعریف کرے۔یہاں تک تمام لوگ ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہیں۔ اس پر میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ وہ ابوالعتاھیہ ہے۔ (اصبھانی)

يحيىٰ وابوجعفر

۱۹۱۔ كَانَ يَحْيىٰ بْنُ سَعِيْدٍ خَفِيْفَ الْحَالِ فَاسْتَقْضَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ فَقِيْلَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ نَفْسُهٗ وَاحِدَةً لَمْ

يُغَيِّرْهُ الْمَالُ (للثعالبی)

عمر والسكران

۱۹۲۔ رُوِيَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰىٓ سَكْرَانَ فَاَرَادَاَنْ يَّاخُذَهٗ لِيُعَزِّرَهٗ فَشَتَمَهُ السَّكْرَانُ فَرَجَعَ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَمَّا شَتَمَكَ تَرَكْتَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَرَكْتُهٗ لِاَنَّهٗ اَغْضَبَنِيْ فَلَوْ عَزَّرْتُهٗ لَكُنْتُ قَدِانْتَصَرْتُ لِنَفْسِيْ فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَضْرِبَ مُسْلِمًا لِحَمِيَّةِ نَفْسِيْ۔ (للشريشی)

حل لغات :۔ خَفِیْفُ الْحَالِ ۔غریب۔استقضا۔باب استفعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر۔اس کا مصدر اَلْاِ سْتِقْضَاءُ۔قاضی بنانا۔ لَمْ یَتَغَیَّرْ ۔باب تَفَعُّل سے نفی حجد بلم اس کا مصدر تَغَیُّرًا ۔بدلنا۔ لَمْ یُغَیِّرْ۔ باب تفعیل سے نفی حجد بلم اس کا مصدر تَغْیِیْرًا۔ بدلانا۔ لِیُعَزِّرَ ۔لام برائے تعلیل۔ یُعَزِّرُ باب تفعیل سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر تَعْزِیْرًا سزا دینا۔ شَتَمَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر شَتْمًا ۔گالی دینا۔ اَلسَّکْرَانُ ۔نشیلا۔بدمست رَجَعَ ۔باب ضَرَبَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر رُجُوعًا ۔لوٹنا۔رجوع کرنا۔تَرَکْتَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَرکًا ۔چھوڑنا۔ اَغْضَبَ ۔باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَلْاِغْضَابُ غصہ دلانا۔ لَکُنْتُ ۔میں لام برائے تاکید ہے کُنْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی ۔اس کا مصدر کَوْنًا۔ہونا قَدِ انْتَصَرْتُ۔باب افتعال سے فعل ماضی قریب صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر اَلْاِنْتِصَارُ۔کامیاب ہونا۔مدد کرنے میں غالب ہونا۔ اَلْحَمِیَّةُ ۔مروت۔غیرت۔

ترجمہ :۔یحییٰ اور ابو جعفر کا واقعہ۔۱۹۱۔یحییٰ بن سعید ایک غریب آدمی تھا تو ابو جعفر نے اسے قاضی بنا دیا۔(پھر بھی) وہ بدلا نہیں۔تو اس بارے میں ان سے پوچھا گیا۔تو وہ جواب دیا کہ جس کا نفس ایک ہواس کی (حالت) کو مال نہیں بدل سکتا۔

۱۹۲۔حضرت عمر اور ایک نشیلا کا واقعہ۔بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشیلا آدمی کو دیکھا تو اسے گرفتار کرنا چاہا تا کہ سزا دیں۔اتنے میں اس نشیلا آدمی نے آپ کو گالی دے دی تو آپ اسے (گرفتار کرنے سے) لوٹ گئے۔آپ سے پوچھا گیا کہ اے امیر المومنین! جب اس نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔آپ نے فرمایا میں نے اسے چھوڑ دیا اس لیے کہ اس نے مجھے غصہ دلا دیا تھا۔تو

اگر میں اس کو سزا دیتا تو ضرور میں اپنے نفس کے لیے کامیاب ہوتا۔اور میں یہ پسند نہیں کرتا ہوں کہ اپنے نفس کی مروّت کے لیے کسی مسلمان کو ماروں۔(شریشی)

عروة و عبدالملك

۱۹۳۔ دخل عروة بن الزبير مع عبدالملك بن مروان الىٰ بستان وكان عروة معرضا عن الدينا فحين رَایَ فى البستا ن مارَاٰى قال مااحسن هٰذا البستان فقال له عبد الملك انت والله احسن منه لانه يوتى اُكُلَهٗ كل عام وانت توتى اَكَلَكَ كل يوم ۔ (للشريشى)

حل لغات:۔ بُسْتَانُ۔باغ۔مُعْرِضًا ۔باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔اس کا مصدر اَلْاِعْرَاضُ (عن) روگردانی کرنا۔بے رغبت ہونا۔مَااَحْسَنُ۔کتنا اچھا۔یُوْتِیْ۔باب افعال سے فعل مضارع، مادہ ہمزہ 'تا' اور یا ہے۔اس کا مصدر اَلْاِیْتَاءُ۔دینا۔اُکُلُ ۔میوہ، پھل۔ اَکَلُ ۔کھانا۔

ترجمہ :۔عروہ اور عبد الملک کا واقعہ۔۱۹۳۔حضرت عروہ بن زبیر عبد الملک بن مروان کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے۔اور حضرت عروہ دنیا سے بے رغبت تھے۔تو جس وقت انھوں نے باغ میں وہ دیکھا جو دیکھا (یعنی قابل دید منظر) تو فرمایا کتنا اچھا ہے یہ باغ (یہ سن کر) عبد الملک نے ان سے کہا بخدا آپ اس سے بھی بہتر ہیں۔کیونکہ باغ ہر سال ایک بار اپنا پھل دیتا ہے۔اور آپ تو ہر دن اپنا کھانا (مخلوق) کو دیتے ہیں۔(شریشی)

ختم بالخیر

محمد عبد العزیز کلیمی مانک چک مالدہ

بتاریخ ۲۱ شعبان ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰/جون ۲۰۱۴ء بروز جمعہ مبارکہ۔صبح ۲/بجے۔